

شیخ دین دین

Rajah DEOBAND U.P.



جس سامنے آئی وہ بُرپا شد

دعا مسلمان داروں

P.U.

عتبرتار
سبق آموز

شجاعت

ایمان افروز
دولہ انگریز

سرداق

ISLAMIC PAPERMAKING & ISLAM

سماں مسلمان

حصہ اول

حضرت حنفیہ مالکیہ محدثین کے نسبت میں آئندہ عالمی مخصوصہ ملی علیہ السلام کی حیات بدل کئے
و اعتمادیں کوئی نیکین حضرت عاصم علی کاشاہی نامہ مخصوصہ کو وصال سے شروع ہے تابع۔
خاتم النبیینؐ کے وصال پر آن کے چالیس فارغ صاحبوں پر کیا کردی؟

فرض اور معتبرت بھر کی شیوه کیا تھی ہو؟

بہر غلطیت راشدہ کس طرح قائم ہوئی۔ اسلام کی سنت پر ہی

بانی عدوہ مکوست کیونکہ عالم دیوبھیں آئیں۔

یونیک شرکی اچھریں بانیں ٹاٹھ فرمائیں۔

شہنشاہ کو
زیادہ کی زیادہ
ان عوام کی میتوں کی
بہترین یاد رکھ جو دیکھا
اور اچھی کو توجہ دیا۔

پہنچنے والے
کامیاب ہوئے
پہنچنے والے
کامیاب ہوئے

حرب اپر
خلافت اپر
کی تہذیب اپر
وہیں پہنچنے والے
وہیں پہنچنے والے
خوبی کی صفت کی جوں پڑھائیں

حق و باطل کی تواریخ کیان
کیان ٹکرائیں وہ باطل کس طرح

ظیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ شفے
کیا کیا امور کے سر کئے؟

منسلوب ہوا؟

کاپ کتاب مکتبہ تجلی دیوبند ضلع سرگودھا
1951ء

اسلام میں جمہوریت
کا
مفهوم کیا ہے؟

اردو
پھاس پڑا
ظیم اشان
بھروسہ کی
میری الدار کو
لشیں پر منظر
کیا خبار اہما
التجدد
صبایع
نعت کی ہر
تمام ملا موصی
اقرب المو
امام راغبی
صبایع
بے حد
قیمت

ایمان افروز کتابیں

اصلاح الرسم (اردو)

اذ حضرت مولانا اشرفتی تعالیٰ ... پندگی کے بہترینیں بشمار رہیں اور طریقے ایسے نامخوب ہو گئے ہیں کہ حقیقت فیروز سالاہ ہیں لیکن ہم الاطمی کے سبب ان کی رائی سے واقع نہیں، ایسے دکھ و درج کی اصلاح کے لیے حضرت حکیم الاستاد کی تصنیف بشیر ہوا تھدھ پہنچ دیاں ماں فہم ملیں، اگریں رسالہ "صفاوی معاولات" بھی شامل ہے، لکاب معلم دینہ مع خوبصورت دیگنیں ناگل، + + + ایک جو وہی بارہ ملتیں۔

معلیم الدین (اردو)

اذ - حضرت مولانا اشرفتی تعالیٰ

بہت آسان اردو میں دین کے ضروری احکامات کی تلشیں شروع شروع ہدعت کی تفصیل، تقویٰ ف کے نکات پر معلومات الگیر گلشنہ بیعت النصوی شیخ، سراج احمد، دیگرا ہم مباحثت، خوبصورت ناگل حسب دعیت ہے ۔

الزوار الغیوب — اردو ترجمہ

ضیاء مر القلوب

حضرت حاجی شاہ احمد الشذی مشہور کتاب ضیاء مر القلوب میں شیخ و مکر بیعت و ارشاد، مرافق و مجاہد اور اس سلسلہ کے دیگر مطائف پر تفصیل کلام کیا گیا ہے، اور بہت سے روحاںی اسرار کا اکٹھاف دل و طریقہ کے سافر دیں کے لیے یہ نہایت محبوب کتاب ہے، اردو عالم قیمت صرف ۲۷/- ۔

اردو عربی لغت کی ایک عظیم کتاب

میضبأح اللenguات

پچاس ہزار سے زائد عربی الفاظ کی اردو تشریح

عظیم اشان عربی اردو لغت ایجنسیوں کے بیان سے بہتران ہے جہاں تک عربی سے اردو میں لفاظ کا ترتیب ہے اور تشریح کا قابل برآجگہ اس درجہ کی کوئی دلکشی وجود نہیں آتی، مالاہ اسال کی عرق جہی اور لکھنوں کے بعدتری تقطیع کے ایکہر سے زائد صفات ہر قتلہ ہمیزمی المقدر لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں پہنچ کیا جا رہا ہے ۔

المجدد — عربی لغت کا جلدیوں کا بولیں اس وقت سمجھتے زیادہ جبایہ اردو خوبصورت سمجھی جسما فی ہے ۔

مصباح اللenguات: — جلدیوں اس کتاب کا پہلا جلد کیا گیا ہے بلکہ اس کی ترتیب عربی لغت کی بہت اسی دوسری بندپالی و درمیں کتابوں سے اخذ استنباط کی تمام صاحبوں کو کام میں لا کر مدالی گئی ہے، جیسے قائم تعالیٰ العروض اقرب الموارد، مجہرۃ اللenguات، سہایہ اذیز، الحبہان، مضررات امام رضا، کتاب الاعمال، مشہور الاربع، صراح وغیرہ ۔

مصباح اللenguات: — انگریزی مال، اردو محوال، سما کیتے ہے خوب مفید ہے، حبیل خوبصورت اور مضبوط، من گرد پوش قیمت سولہ روپے ۔

میخواہ جلوہ خصوص ہے، ملائے خوبیں بھروسی بھفت اخوبی بھرات
پیش میکل، واصحاء بہرین اور ایض ایم فوائدنا خوبی بھروسی، کاہت
دینہ زیر ب، کاغذ صفید، پری فیر بھر د بھر د و د سے۔

**حضرت شاہ ولی الشریعت الشرطی کی جسم
مفرکۃ الاراقنیف قول الحسین فی سوار السبل کامل ردو تر**

شمار السبل

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے کہ
مالک و مالکیہ پر قتل کلام ہے، بل وہ بہت وہ کام کو ضم کے نہایت
اکابر ہے اس اس باب میں بہت افراد اور طبقے پر ہی ہے۔
”سوار السبل کاملاً العجمی سخن پر بہبیج کے لئے نہایت معجزہ کا
صحفات منتظر قیمت ہے۔

بوازنا نسوان دردار دار

علمی خزانے

کیمی الارست مولانا اشرفتی کے بیشمار مظاہر سے مخفی
کئے ہوئے ان شاہکار و مظاہر کا جمود جس میں بہت سے دینی
و مدنی ایم موضو عات پر ضبط و طبع کا اور ہائے نظری سے کلام ایگا
ہے، زبانِ علم فہم ہے۔

و جھوپون جو مکمل قیمت پر دردہ رہے

خیر الموالیں کامل

ترجمہ اردو و ترجمہ المجلیں

بہترین دعویوں کا مشہور جبوہ، قیمت پارہ رہے۔

حکایات صحابہ

صحابی جزو دل اور حور کوں بچوں کے دکشیق آموز و ایمان
اخروز ما تھات ہن کے مطالعہ سے دین تازہ اور صحتہ کشادہ ہوتا
ہے تاڑہ ایڈیشن جلد کتابت نے طباعت، اور صفید کاغذ، جلد پر خوبیت
گرد پوش، عذری دے رہے چاہئے۔

خلفاء راشدین

مودع ہجھ مولانا عبدالحکوم صاحب اپنی شریعتہ انجم کھستہ
خلفاء راشدین کی سیرت پر لکھی گئی تھی اکتوبر میں اس
تالیف کو ایک انتیاری شان اور خاص مقام حاصل ہے، مؤلف
رذشیعت کے میدان میں ہوتہ شہرت پاچھے ہی ”خلفاء راشدین“
اس آپکے اس بات کا خاص مخاذ دکھائے کہ جن روایات و ادعیات
سے اہل تشیع کو اپنے سلک کی تاویل اور ایمان منست پا جاؤ اُن کا موت
مقاموں کی تشریع صحیح تاریک روایات کی روشنی میں اصرار چکر دی
جاستے کہ حق پر باطل کی روشن کا محقق نہ رہے اور اشتباہات کی بھکنی
ہو جائے۔ قیمت دو روپے آٹھ لائلے (مجدد۔ ہے)

مبارکہ شاہ بھر سانپورہ

باخبر حضرات جامستے ہیں کہ مولانا مرفق اصحاب ناظری
نے فرمائے یادیوں سے مناظرے کے ادبیں
ان کے ایک ایم اور محیث غربی مناظر کی دیسیں تفصیل
”می حضرت شاہ بھر نبود“ میں ملاحظہ فرمائیے۔ لائن اور انداز بھر پر
آپ شیش نہ کریں تو ہمارا ذمہ، قیمت صرف عو۔

مناجات مقصوں

مع قشہ بات خندانشد صلوة الرسول یعنی ادھمہ الوده و قرآنی دعائیں
جس میں عزاد عایسیں قرآن تشریف اور احادیث صحیحہ حضرت
الخلج مولانا شاہ محمد اشرفتی صاحب مظلہ بنی جعفر کا بہرہ کے
ہر دن کیلئے علیحدہ علیحدہ سات نزولوں میں تقسیم فرائیں اور جس کا
اردو میں متفہوم ترجمہ بھی ساری متلوں میں کراویا گیا ہے، مجید جو اکیلہ
ملکتہ بھی گھٹی اور بڑھیا سب طرح کی جاریں فرمائیں کہیں، اپنے جس سیار کی جلوں جاہے ہوں اس کی تفصیل تکمیل

مکتبہ بھی گھٹی اور بڑھیا سب طرح کی جاریں فرمائیں کہیں، اپنے جس سیار کی جلوں جاہے ہوں اس کی تفصیل تکمیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شہزادہ

دیوبند

ماہنامہ

جعفر

ہر انگریزہ کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے
عام لامہ قیمت پاچ روپے
فی بدر چھ ساٹ آئے
معززین سے سالانہ چندہ حساب مطاعت

پابند ماہ فروری ۱۹۵۵ء

نمبر	محروم	صاحب محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
۱	اعنایخن	جانب تحریری	یہ نایخنے علیل اسلام	۹	۶	۳۰	عمر عثمانی
۲	حکیمی ڈاک	مولانا ابو محمد امام الدین	امریکیں کیسا ہم اپنی کیا جائے	۱۰	۱۱	۴۱	ادارہ
۳	دارنگ	جانب سن البن شہید	خواں اسلامیں کی دعوت	۱۱	۲۲	۷۴	جانب ابن الدین رضا انگری
۴	ناشر اختراء	بیگم عظیم زیری	ذیاب طس	۱۲	۳۳	۰	عمر عثمانی
۵	اسلام اغیار کی نظریں	ادارہ	کھسے کھوٹے	۱۳	۲۲	۳۰	جانب حمد علی بیگ حس
۶	مسجد میخانے شکب	جانب فتوح حامیوری	گھبٹے زنگ زنگ	۱۴	۲۷	۲۷	ملائیں العرب ہنی
۷	ایمان خداوندی والہ خالق و اعمال	مختلف شرعاں	ستغوات	۱۵	۳۹	۳۹	مولانا استغوار نعیان
۸	مسنل	مختلف شرعاں	منظومات	۱۶	۳۱	۳۱	۱۱ حبیبہ

پاکستانیہ۔ جا بشیخ سیم الدین حبیب

ترتیب دینے والے
عمر عثمانی فریض عثمانی

رسائل نداد و خط و کاہت کا پتہ

فخر بحکیم دیوبند ضلع سہارنپور پوری،

ملک بی ۵/۲۳ قائم آباد کراچی (پاکستان)

عمر عثمانی پرنٹر پبلیشورز "محبوب المطابق پرنس" تریلی سے جمع کر اپنے فخر بحکیم دیوبند سے شائع ہے۔

اعازخون

(عامہ علمانی)

والمحترم حضرت مولانا مطلوب الرحمن عثمانی کو جامنکاہ حلاشتا

لپٹے پاس سے ایک تحریک لاس کاٹت دیتے ہوئے کہا کریں گے
اپنے بھائی۔

اس طرف تھم فرنجی پوسٹ موف کو جتنا بھی اپنے ہوتا کہ معا
مکر و مسرت ہی لوگوں اس نے ایک قدم اسے بڑھتے ہوئے ان کے
گریبان ہر ماہہ ڈالا اور کہا کہ وہ کچھ جو کچھ دیکھیے 1

اس طرح جعلی فریج کے ایک ذریں درجن و راہبر کی ایک
درستی کشکش کا آغاز ہوا، وہیں کو قدم تاہم خال ہو گا کہ یہ مسیدہ و
ضیف ایک بھی بھر گر جس سے لرزہ برداشم ہو کر سر تسلیم کر دیا، تھاں
بھی بھی کہتا ہے کہ جب مقابله کو تجویز جاتی اور ضیف یہاں اپنے کا ہو تو
بولا جائے کو بلکہ، کامست چھپاہار ڈال دیتے چاہیں، مگر قیاس ہمیشہ
درست ہیں جو کرتا، جس نے شیخ المہندس کے ہندو شیخ آزادی کوئی
ہو، جس نے بھرپوری بھی قلمدہ بودت میں لاٹھیوں اور چھپریوں کے زیر
سایہ قرآن و سنت کا پرچم لہرا دیا ہو، جو اپنی زندگی خدا کے حوصلے کو جھکاہو
وہ ایک بہیں کے اسے چھپاہار دیتے والا کہاں مختاہ بندوں قریب کریں
جگہ سے ڈرتا اور ہمارا ان لیتا ہے، شجاع کرو چکر کوئی دودو ہو تو کتنا اور

سینے پر وارکا کہ موت قبول کو لیتا ہے، وہ اپنے وقار و حرمت اور حق کی حقا
پارہ ہائی خطرے سے جھوٹا ہیں کرتا، چنانچہ شیرس کے گمان و قیاس کے
بیکس موسوفتے بافت کی اور اس وقت اس ظالمت اپنے ہاتھیں بطور
چھپاہار ہوئی اشکست اپنے دارکش، اس کا ارادہ سر و فخر ہو چکا کیونکہ
کر رہیے اور پرورے سے سب کوئی تھاں کا تھا، موسوفتے خالی و اشکست
مادر و مسرت کے، اور جو بیوی بھائے سر کے لئے تاک، سینے اور اس کو ہمیشہ
فرسائی سر قیادی فریج کے ایک ذریں نظر میں مطلوب کی

ناظر بن جبل کے نئے و خبر ماحدث ملال درج ہو گی کہ ۱۴
جنوری ۱۹۷۶ء کو راتِ المسنہ فکے والد جناب مولانا مطلوب الرحمن
صاحب عثمانی کو ایک ایسا خادم تھیں ایسا حصہ کی تفصیل انتہائی ہم اکابر
اور زندگان ہے، بعض رخصیات میں اگرچہ بعض تفصیلات شائع
ہو چکی ہیں، لیکن ابھی موجود ہوئے بیان دنیاگی اور فکر و ادراز کا اندازہ
کرائے کے نئے میری مکمل تصریحات یہاں قابل تطبیق ہے جوں گی۔

والدہ اصحاب کی اگر اس وقت تقریباً ۳۵ سال ہے، اگر یا
”شیخ فانی“ کے درجہ میں پہنچ چکے ہیں، اب ۱۴ جنوری ۱۹۷۶ء کو
ہیگاہ سے واسطے غازی ایا باد دیوبند تشریف لارہے تھے،
وائق حضرات جانتے ہیں کہ قصیدہ کی ساری زندگی سفروں میں گزندی
ہے، جب اگرزر کی مولادت میں انہیں بڑھتے ہے جب بھی اسے دن
در دن کہتے ہرستے تھے، اب الشکی مولادت میں ارشاد د
ہایت کی خدمات انجام دیتے ہیں، تسبیحی زندگی کا مشیر حصہ
سفروں میں کہتے ہا۔

غاذی اہاد سے روپہند کے نئے دل کم و بیش گیارہ بجے دن
روانہ ہوئی، اپنے حسپت ہموں سکنڈ کے نوبیں ہوا رہتے، وہاں میں اپنے خالی
ہو گیا اور اپنے تہوارے گئے، دیوبند کو تھا اسٹینشن سے کھتوں ہیں،
سے گاڑی بھی تو ایک جوان شخص جعلی کا دویں اسی آپ کے نامہ ہے مصلی یا
اور لکٹ مارا، اگرچہ قیافی کے سوا کسی کوشش دکھلانا مارا فریکے نے
ضرمدی بھیجیں ہوتا، لیکن موسوفتے خیال کیا کہ مکن ہے ہی اپنے
کا، ہی ہو گھٹ دکھلا دیا، اس نے اپنے کاٹت اپنی جیب میں، رکھا اور

اسٹیشن پر گئے ہوئے تھے۔ کاروی اسٹیشن پر ہبہ کی تو حصب مکمل اخنوں نے سیکنڈ کلاس دیکھے، والد تو اخنوں کیا تھے پاں ایکسا ڈبیں خور بہت اب اس اور ساتھ ساتھ کچھ مسافر ووں کی پاتیں کافیں ہیں لیں گے جس سے معلوم ہوا کہ ایک ایسے ایجنسی ملیکے کے سامنے کلاس سا فر کو فلزیک کے اسٹیشن سے پولیس، سرکاری ہسپتال میں لے لئے گئے ہیں، وہ نوں بھائیوں میں سے ایک فرم موڑا تو اسے کی طرف بھاگا اور راستہ گھرا کر ہم تھر کے لوگوں کو اطلاع دی کہ ابھی کو ایسا ایسا واقعہ پیش آگیا ہے۔

اس اطلاع کو سکریم سب کی کمالت ہوئی اس کا اندازہ کیا ہے اور اس کے سامنے ہو ایک بھرپور تھر کے سرست بزرگ کی رکھی اخانت کو وکوس کر سکتے ہوں، واقعہ ہے کہ ایک لوگوں کی جنہیں یہ موس ہوا کہ جہاد سے باپ تم سے مدد ہو گئے تو ایسا لکھیے خودوں کے سامنے سے کوئی دیر پورہ جوست نہیں ہو اور سامنے ایک کائن ان ودق و سماں ہو جسکی تاریک تھوڑی بھی سکون محفوظ رکنا ہو!

مکتبہ خدا فرموش اور قابو پرست وہیں ہم نفس کے بعد سے اسکی حسبی بردی پاہنچوں اور طبیعت ہیں گھبراتی ہے۔

کسی ترین کا وقت تو فی الحال تھا انہیں، ہم مدھماں کی خوبیوں کی طرف بھاگے اور ایک بھائی کو گم ہوتے ہم سید الحمد کے اس دارالعلوم بھیجا، کچھ دریں وہ بھی اور میرے تائے زائد بھائی جانب قاری علیل اُنک ماحصل اور سعیتی عزیزی مشہود الرحمن اُنے پہاڑے گئے، ہم رُشتہ اعلیٰ، راگیروں اور مسافروں میں مذکورہ واقعہ کی باگشت بھی سے کافی تھی، کوئی کچھ تھا کوئی کچھ، ہم وہ چھپتے، دم بکر، سراسر ہم مورث کی خاک چھاتے ہوئے کئی بار کوہ میرے دل میں صرف پیارا ہوئی کہ اسے کاش وہ ابھی نہ ہوں کوئی اور جو، بھائی علیل اُنھے پڑے ہی نہ ہوں، لیکن معافیتی ملامت کی کاری خود فرض افسان تو پنج میہیت دو صروں کے سردار میں کتنا ہیں ہے! یکیتی وہ تیرا ہاپ دنہا کا تو کسی اور کا ہاپ ہو گا، کیا معلوم اس کا کنہیر تیرے کئی سے بھی بیان ہو، کیا خبر اس کے دیر ساہ پلنے والے افراد اس کے تجھ سے ایسا وہ محتاج ہوں ا।

پون مختینہ ہم مظفہ نگہ پہنچ گئے، سرکاری ہسپتال کے اھاطیں قدام سکتے ہوئے ہم سب اپنی جگہ درسے، تبتہ، مہرہ، لب تھے کہ نہ چاہئے اب کیا سن لیں گے، کیا دیکھ لیں گے، دل چاہتا تھا بھیری

جہاں دشمنی ہوں کہ تھی جانقہ سا اور گذاہتی بھاڑی تھی تھی اسٹاک کے وارپاری رہے، اُنہے ہوئے جیڑے اور پھر ہوئے رخسار سے ہوتا ہوئے خون بس کی قوت جاذب کو الہم بلح اسرارہ کر کے ڈبہ کیا ہے پھر پہنچا، زندہ، کارویا مارخ خون، ایک ایسے ضیف، المراسان کا خون جس کی جسمانی قرتوں کا خدا نہ قریب لگھتے۔

لیکن لے جب دیکھا کہ سرست پاک خون میں شرابوں پہنچ کے ہو گہوڑہ حادثہ تو ہمیشہ ہوتا ہے نہ ماختہ ترک کرتا ہے تو اس کا اندازہ دہنی قلباڑی کا کمزورم قتل نکل جاپوں کا اور جان ڈلان جسم کی پری کوئٹہ کے ساتھ اس سے کوکش کی دوسروں کو در دادہ کی وادہ ہے پھر یہ میں اس کو کوشش کو کامیابی نہیں کیا ہے پس کے تھے اور ہم نے سارا کسی ملٹی خدم کر دیکھا، اور ایک بار تو واقعی وہ انہیں در دادہ سے کافی باہر کر دیتے ہیں میں کامیاب ہو گیا، میکن دفع خونو ناہیں ابھی موت نہیں لکھی تھی، لہذا مامیں پاہنچوں اور دنہار ہجوماں کے دماغی قوازن اور خواص سے عزم ہیں ہمیں ہوا تھا، اپنے ایک ماخوسیتی کا پلٹا پایا اور ایک باقاعدہ تھاتہ دہن کو اس طرح پکڑا کر

قنا کی راہ میں دو نوں چینی گے دوش ہو دش!

کاروی اور اسٹیشنوں کے دریان کا حصہ تھے ریا وہ حضرت کریمی تھی، کل پرہیز کی گھر مکھڑا ہمہت بتہر ہی تھی کہ فدائیوں سے اسہر کم کر کی شرمن کر دیتی ہے، شیطان کے ہر کاٹے سے ایک اخسری بھرپور کوشش کی، جس کام کو اس کے قیاس سے چند ہوں یہی کامیابی کے ساتھ ہم ہو جانا پاہنچتی تھا، اسے کافی وقت اور لست صرف کرنے کے بعد بھی ناکام دیکھ کر اس کے حواس پر لے گئے، اور اضطرار و احتمال کے نام میں اسٹک باختہ سے پچھاٹ لگئی، کاروی اب کافی ہیکی ہوئے لگی تھی، وہ جست کم کے پاکان پر آیا اور پھر اس طبع غائب ہو گیا میسے جامیں نہاد لے جو ہر احمد قائل ایک غائب ہو جاتے ہیں۔

کوئی جا سوئی اپنا نہ ہو تا قوائم الحروف کے لئے کافی سخن زانی کی گھانیش تھی، میکن افسوس یہ حقیقت ہے بھیاں کے اور دل دوز حقیقت، تھوڑے کچھ ایک شیخ قافی اور جوان کا مقام، ایک طرف تھیہ دو ہمی طرف سال خورہ ہالی باختہ، ایک طرف حرص، دھوکہ کا جون انگیز و لولہ، دوسری طرف ماختہ کا سیفیہ و تینی مذہب۔

والدھا صاحب کے اطلاء خطا پر میرے دھپور سے بھائی روپیہ کے

عیادت لرنہاں الون کی قفار مژد و عزیزی تو اس سے کچھ تحریک ہو جاؤ گا
جسکیلئے پر تجارتی مارچی بھی مناسب نہ ہو سکی گی۔ اکثر حل شاہزاد کا طلب ہے
کہ پستان کے کارخانے سے بڑی خوش حنلوں اور خندہ پیشناہ سے
میری درخواست ملتی رہے، کرنی اور چند بھی ٹھوں میں میں ایک بہت اچھا
داروں میں گب، جو ایک غافر گھر کے تمام ضروری اجزاء پر مشتمل تھا جسی
وہ بھی کامیاب بڑی پیشان تھا اگر کام اور اب اُس کا ذمی کا وقت پھر کا
تھا جو غافر گھر سے سارے چھ پہل کو سما سات بچے دیج دینے پر ملچھی ہے
میری اس سے دل بہت بہت نہایت ضروری تھا، کیونکہ میری ماں بھی
خوف وہ راس اور دلن و چھیں کی کمیت میں سراپا چشم انداز ہیں جو کئی تھیں
ان کے دلوں کی کیفیات کیم کہیئے، بدستور خبر سی نئے کام ہیں خطرہ
انھیں سزا یہ ہے جیسا کہ ہر کوئے تھا، میرے بھائیش میں گھر کے
پہنچنا مشکل نہ گیا، جسے دیکھو تو اندر کا کوپری ہائستان سے ملے کی
غیرہ ہے، خادوش تھر جوکی آں کی طرح صارے شہر ہی پہنچ کر تھی
اپنے بیکانے، ہندو سمنان سب اصل داقدس نے کوئی بستھتے
بھلاں کیا کہتا اور کیوں کہ کہتا، گھر پوچھا تو امردوں کا جم غافر تھا، ان سے
صرف لظر کوستہ ہوئے میدان دنگیا یہاں بھی کچھ خوبیں تھیں، عزیز بھیں
ہمسایاں، جان پہچان والیں، دلی دلی سکیاں کا لون میں پڑیں،
میں نے انھمار کیسا تھاں بیان کیا تو یہ سکیاں گزی و بکاں تھیں
ہوئے تھیں، میں نے خود کو پختہ بناستہ ہوئے سپاٹ بھیج دیا کہ
”روڈ ٹھیں، بہتر انکھیں اس فون ہی کے تھے ہیں، لفڑ کوہ
خوانِ مسلمون کے ان جانب اذوں کی طرف جیسی صور کے فرونوں نے

بھانسیاں دے دیں، مان کر کوئوں مظلوموں کی طرف جیسی میتوں جیسے بند
کر دیا گیا اور ان مظلوموں کے بیکس و سبی سہلاں پس ماندگان کو جو شخص
کسی طرح کی مدد و نیت سے اسے بھی گرفتار کر لیا تھا تھے، ان کے مقابلوں میں
لائم پر اپنی کوئی ابتلاء کر کیا ہیں ہے:

قاعدہ ہے کہ ایک مصیت کے مقابلہ میں اگر وسری بخوبیت
پیش کردی جائے تو چوکی مصیت کا بیجا نک پن ماں دن پڑھا کہے جانپ
میرا ”واعظ“ کا درگرد ہا اور گزی تمام دن سکا۔

رات پہاڑ کی طرح کئی، لیکن کئی، صحیح مالدہ اور بیرون کو
لیکر غافر گھر لانچ گی، معلوم ہوا کہ ہون رات اٹھ بکھر بند ہو اپنے اور
انہ کاٹی و قفسے نہو اسخوا ناک اور مٹھے سے شکست ہے۔ وہ اتنے ملی

کے موجودہ محاذ کو مشاہدہ خبر نہ کی پہنچتی ہیں صدیاں لگ جائیں
وقت میں جگہم جائے۔

لیکن وقت کا دھارا کس کے ہاتھوں دکتا ہے، ایک بڑے
کمرے میں دستیوں مر ٹھوں کی چار پانچیں کے ہاتھوں پہنچوں نے دیکھا
کہ والرم احمد گلے تک رضا نیاں اور کسب اور کام پر پڑے ہیں، صرف
گورن نکل پڑیاں بند می ہوتی ہیں جوتاں اور رہار کے خون سے
شراب ہیں، صرف ایک آنکھ نظر اڑی تھی جو، بیرون کے دریاں دشی
کا یک تحریک نقلہ معلوم دیتی تھی، واقعہ ہے کہ اگر بے خبری میں
اچانک ہم اپنی اس حال میں دیکھ پاتے تو ہرگز روشنی ہے کہ میں کہ
ہے ماہی ہیں، راقم المدوف تو خون میں نہیں کیا کتاب دل اکابر کی طرف
ہبھٹ لگا اور باقی حضرات کے سروں پر انہوں نے اسی شفقت بھرتے انداز
سے سخیر وار و سوت شفقت پھیرا، جس کے ہاتھوں ہدیشہ ان کے سفرے
وہ پیسی پر نگری ہیں، اس انداد دیر ہے میں سے ان کے ہوش و حواس کی
وہ سلسلی کا یقین کر کے ہی بھی قریب ایسی گلیاں کوئی سمجھے ایک
شفق بائیک کے دست شفقت کا لبس جس درج سکون و طہانت
بھشتھے اس کا بیان ناظموں میں ہیں ہو سکتا، یہ جس ہے باپ
ایک ہمادت گزار مرشد اور صاحب بزرگ ہو تو اسی تقدیس و تبرکت
اھنڈ بھی ہو جاتا ہے، میں نے تو اپنی جگہ اس وقت کے دست
شفقت کو اس نے بہت ضروری سمجھا کہ کام معلوم یا آخری موقع ہو
(فضیل احمد)

فاظ فریب سہے کہ اس وقت کا منتظر ہے مالیہ اس کن اور
دل چیزوں سے والا تھا، استئنہ میں فاکٹری ہدایت کی کوئی بیان کے
گرد چھمٹانا نہ کیا جائے ہم بیٹھ لے لیکن اب اجھے زو کا اور ہم جس سے
کسی کے استفادہ پر واقعہ کی جس تفضلیں ہو، جائز لگتے تھے اسے
فاظ تھک پہنچانے کی سچی کی، میرے سینے اس وقت اس باتیں
کوئی دلپی نہ تھی کہ سب کچھ کیسے جو اکیوں جو، لکھ میرے سامنے صرف
ایک بہول خطا وہ یہ کہ جس طرح ملکن جو ان کے بیچے ہوتے ہیں جادہ
گھری کے سامن ہمیا ہو سکیں، چنانچہ وہاں سے پلکریں ہاتھ لایا اور
ڈاکٹر و فریب سے علیحدہ پرانی بیٹہ دل نے کئی بخوبیت کی، میں جاننا
ٹھاکر سے کارہی کر کے سرتاہلہ یعنی ماحول ایک حساس اور ہوشمند
ذمی کے سیئے صد اکار نہیں ہو سکتے، ملا دہ اسی پرند بھروسہ عقولی ہیں

خطویں لکھدی۔ ابھیں بھیجنے چاہا کہ "تو نئے" کا لفظ دارماں اور امیر پڑھتے
ہیں، بعض "ترے" "گئی" ہیں، یا خوب شدید سے کافی تھا فرگوں کی ہیں،
لکھاں نذر صاحبست کی پوچھا کیوں کی تقدیم ہے، تو ایسا بھروسی کا اصطلاحی
لفظ کہتے ہوئے انھوں نے راز بخوا کہ جملگی تو نئے اور ترے دلوں
حالتیں بنائیں گے لفاظ لہتے ہیں۔

اوہ منونی سب ٹوٹ گئے ہیں، ہجرے اور پسلیوں پر بخت چوتھیں ہیں، ایک
آنکھ کا مال کچھ بخوبی کہا اسکتا جب تک وہی کام ہو۔

یہاں میں پانچ ماں کی تعریف میں چند لفاظ کے لیے بخوبی، مکتا
تھریں اس مات کی بخوبی کہ وہ انتہا فیضی اور صبر و پوت والی خاتون

ہیں، ان صفات کا توہین ان کی موقوفی پر خوشگواری اور عادی ہو یا کچھ جوں
جب فاکٹری ٹکیوں نے بیرونی زندگی سے بالکل مالی سی غلام ہرگز کہدی اور
فلانگ کے سے باقی اٹھالیا، ایک بار کوئی بیرونی ایکٹری بھی فاکٹری کا مکان چاہکا
لیکن سالم قویزی مات ہے کوئی سادگی کی دعویٰ، اس دارالدر کی
جس سلسلے میں جنگل کی تیار داری ہیں، کافی باز بسیں واقعیں، انکھوں میں
کافی دھی جوں، اس دارالدر کی جس کارل اس قدر نرم ہے کہ بھادری کو
ہاتھ کا قوالد ہے میں شامل نہیں ہوتا، بھوجا لوز کو سی اپنے پوچھتے
ہیں، ریکوں سکیں۔

تعریف میں اس حسن خیال اور پاکیزگی کا نکار و نظر کی کرنے کا
ہوں جوان کے اس آزمائشی وقت پر کچھ ہمارے الفاظ استغاثہ تھا، جو کی طرف
اپنے ذہنی شریک بیک حیات کے خون آؤ دھینک، چھپے کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا جائے۔

"ذہنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دنداں مبارک شہید ہوئے
تھے، اپ کے پھرہ مبارک پر کسی زخم آئئے تھے، ان کی معمولی مشاہد
بھی اسلام کی رحمت سے ہے" ।

اللہ اکبر! ع خوشہ وہ سرچنے نسبت کسی کے استاذ کریں ہے

یہ بحث نزیکے کو بجا وہارک کی شہادت دنداں اور دھوندہ
و افسوس کی محنت میں کیا مغلظی ربط ہے؟ چلیتھٹھاک دنایاں پاک
قابلِ علاحدہ ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب وہ تیریں جو نیچے
بیچیں اتراتی ہیں، مکبرا جاتی ہیں، ازگرد رفت، بہ جاتی ہیں، بیرونی دارالدر کی
"رونا فی خیال" قلب و ذہن کی کس فضا کا پورہ تھی ہے؟ صدر دارا شرک
ہے اس دا موطلق کا جس نے مجدد اسیہ کو صرف باہم ہیں مانی بھی
"مودن دھی" الحمد للہ علی احسانہ۔

بات کافی بیٹھی ہو گئی، حضرت کہ تیرے دن ایکسرے ہو جس
چیز ہا کہ جھپڑے اور پسلی کی بخوبی میں ٹوٹ گئی ہیں، اس تو نئے میں اطمینان
کیا اور تھرا ڈھنے سے فوٹنے کی اطلاع و بکر فراہیا کہ فوٹ سول سرجن کے
پاس گیا ہوا ہے خور کے بعد دعا مل جاؤ گا، یعنی اطلاع میں سے اس دن کے

آج ان طبعوں کو لکھتے وقت ہیں جس پیشال میں اتنا ہے
افاQNہا میں تیری سے جو براہ راست، خسارا کا زخم جو لینا ہے کا احمد مدل
بھر جائے، بھر جو کا دم بر لئے نام ہے، بس بڑی لطفیں ہے سب کے کے
حکایتی کے ساتھ اپسیوں سخت دکو جو تسلیم ہے، بکھاری اتفاق ہے کہ رات
میں گھنٹہ بھر بھی نہیں ہو پاست، کروٹ۔ یعنی سمجھی، سائک معدن ہیں
تاہم یقین کی جاتی ہے کہ جس اور جم اور ایگیں نے دوبارہ زندگی مطافر کر
ہماں کے ہالی نہار پر کرم کیا ہے اس کے خلص سے سب تکلیفیں جلد
وروپ ہو جائیں گی، اگرچہ اس عمر ضعیفی میں کافی بخوبی ہو جائیں کے
نقاش کی تلافی بظاہر نا ممکن ہے، میکن جب قادر و مطلق کی چشم توجہ
مہربان ہو تو یہ عمومی نقاش کوئی بھی نہیں ہے، ڈاکٹر صاحبان خود
ایک دھبیہ بہ جہزادی کے افال و اندام کی غیر معمولی رفتار کے
انداز سے اور تو قلم کے بالکل خلاف ہے، دو دن گھنکوں میں ہو جو
صاحبیت ایک بات بڑے مزے کی ہے، بعض مریدین امامیت کے بارے
میں اپنے لفظی نظر سے کچھ واقعیت بہم ہو گوارہ ہے تھے، جسے سن کر
اپنا نے فرمایا:-

"یہ تو خوش ہوں کہ مولا ناکو یہ ہاد فریضیں آئیں، اگر نہ ادا تو
ان جسمی ہستی کی ہدمت کا موقع ہیں کہاں نصیب ہوتا
ہے؟" میں نہ صرف سوں سو روشن صاحب کا لکھنور پیشال کے قلم سے
حتم قابل ذکر ملکہ دلی شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے جس دسیج
اخلاق، فری اور ذمہ داری کے ساتھ دارالکام عالم کی واقعی نہاد ناپاب
اوکیاں اب او غیر معمولی ہے، صرف ڈاکٹر اس کیا کہ تھر صاحبان بخوبی
چھوٹے مذاہیں اور جھاں لوں تک نے ہے مزدھدھت کا وہ معیار پیش
کیا ہے جس کے سے ہیں اور یہ رے نام اسٹر ان کے مذون ہیں۔
فجز امام اللہ خیر الراخیزا۔

خیارات پر کش کو جو بے شمار حصہ اس تشریف لائے، اگرچہ
ان کا فرض تھا، لیکن موجودہ درستی میں جبکہ فرض کی ادا گئی ایک لارڈ کے

بیس ہائیں تجویزی مکتباوہ پر چوتھی رہو کر دلی چالا جانہ ہے تو قہارہ بکھرے
ہے۔ اج扭ی نکتے کا آیام مذکورہ واقعہ کو اس طرح کہرے کے
کاتب، ایم پیری مخفی، مولانا، سمجھی مuttle ہو کر رہ گئے، اسی فعل کے باعث
اگر شمارہ کوہ دریں چھپ سکتا تو ناظرین معاف فرمائیں۔
حیادت کے سلسلہ میں اس دوستان میں جو بہتر سے خطوط
اہم تر ائے ہیں نئے حقیقی الوساح ان کے ضروری جوابات خود دینے
اور فستر سے دوسلنے میں درج نہیں کیا، حقیقی کہ دو جنڈ مظہر خود
کے دو میان مسلسل اور فست کی حالت میں رہیں اور مولیں جو
لکھے، تاہم اگر بعض خطوط مفسرہ جوابوں کے ہوں تو اکھیر سے
حوالہ پہنچا ہو تو اس کے لئے ہیں ایسے کوہ فرمادیں سے معاف
کا خواست گا ہوں۔ (اج扭ی مستہ)

چہرہ اللہ المبارک

متجمسم (اردو)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مرکتبہ الاماکنہ میں
محب اڑالہ مذکورہ ممتاز مقام حاصل ہے وہ اہل علم سے پوشیدہ ہیں
فہر، لصوف، اخلاقی، حدیث، فلسفہ، حکمت، تشریف،
وغیرہ، تمام علوم و فنون کا ہر روح نواز گذشتہ اب زبان اور دد
میں اپ کیستے رہتی ہیں، بعض اہل علم کا بہانہ نکل خیال ہے
کہ گذشتہ بارہ سو سالوں میں اپنی نویعت اور حسن و خوبی کے
لحاظ سے یہ کتاب لا جواب اور مفترسے۔

اردو و تجویز حضرات کے نئے "لور ٹھراج، المطابع" نے اسے
خاص معیار طبقت و کیا بت پڑائے کیا ہے، اصل عربی، تحقیق کے مقابلے
میں ملیں اور ترجیح، جس کا سہرا تفسیر حقانی جس کا شہر تفسیر کے مصنف
علاء الدین الدمشقی کے سر ہے، اپکے شش قریب طرز تحریر میں ذمیت و تائی اور
شکننگی پیدا کرنے کی خاطر مندرجہ علامہ سے لفڑتائی بھی کراں گئی ہے،

وہ جلدی میں کامل، قیمت جلدی، وہ جلد میں روپی، مجمل اعلیٰ
تینیں ہیں۔ مکتبہ بخاری دیوبند (دیوبنی)

جنگر بھی ہے، میں اس ز محنت میا درت کو کلائیں لشکر بھتا ہوں مخاس
ٹھرپر وہ جسد و دست میری دلی یعنی نیت کے سختی میں، بخوبی نے
جادو شکر کرے، ز لاستہ بھی سی دل جو بند شلیخوں کی تھا، جس دیساں ہے پتال
حیات کو کبھی تشریف لائے، بعدہ جس حضرت مولانا مولیٰ طیب صاحب
بہتر دارالعلوم دیوبند اور جنگی صفتی الرحمن صاحب خانی دیوبند
میں سودا صاحب، مولوی رفعی احمد صاحب اور ان دیگر عرضہ بند کوکل
شکر بگزارہوں جنہوں اپنا تحقیق وقت صرف کیسے ز محنت سفر فرمائی
اہمیت پتال کے لکھ کر رکت و معاویت سے تھمد کیا۔

پولیس اپندا فی آئینی کارروائی کو کے رہبرن کی تلاش پر چکے
ہیں۔ نئے چلچی مژہ کے واقعات میں راہبرن کے خیالات و وجہات جس
لکھیکے بیان کیے ہیں، وہ اصل میں والد صاحب کے بیانات اور دیگر
توکوں کے خیالات پر پہنچی ہے، جوستے پرچھتے تو میر جمال دہلوی کے
راہبرن کا قاتلانہ ارادہ مغض و حقیقی اور جنگی تھا، مطابق اور قیاس اگر کچھ
دوں پہنچتے ہیں تو جو کہوں گا کہ وہ پہنچ بھی سے تھا اور بوقت کی تھیں جو کہ
آپ اتنا کوئی نکل کہوں کے تھا اولی اس کے سوا اور کوئی تھیں تو اس کی
آپ کی پوری ایکمیہ بھوگی کہ مذکورہ طریقہ پر کہوں کا تابع
ہے۔ قاتلانہ اس کی پوری ایکمیہ بیان سے ماہر پیش کروں گا اور
کرنے والے کے بعد میں صاف کوچی بیان سے ماہر پیش کروں گا اور
اس کے لئے کوئی ذریعہ سب سماں ہا قاعدہ گھبٹ سے سیطرہ لے جاؤں گے
میں ہے وہ واقعی میرا ہے، صاف جب کہیں ہو اگر اپا یا جائے کہ تو اس کی
جبکہ سے شیر والا تھرڈ کا اس کا مکمل لٹک جائے، جس پر مکر لوگ اپندا فی
تحقیق اس مقام پر کریں گے جہاں کا کہا دلکش ہے، غارہ بھر کر رہا تھیق
کی اس طبلہ بہت ایں کافی وقت ضائع ہو جائے گا، اور مجھے ہر طبق کا خود
حنا فتحی تلاعیج کا موقع مل جائے گا۔

گہ بایا ہر پیش کریا کریں اور سماں سماں بیجاۓ کی
ایکم بھلہ بھی سوچنے کی تھی، البتہ بایہر پیش کریں سے بھلہ اسے نے ضروری
کھا کر جبکہ خالی کر لے تاکہ جان جیسی حیرت شے کے ساتھ پر مسی مسلم
غمت ضائع نہ ہو جائے!

بہر حال جو ہونا تھا ہو چکا، میں ناظرین سے گزارش کروں گا کہ
ایجی کی صحت، عافیت کے لیے دا فرمائیں۔

یہ ناظرین جانتے ہیں کہ جلی ہر یا وہ بھی چھپتا ہے، اسی تو
اسے تقریباً اٹھوں دن پہلے مکمل کر کے دلی بیویوں میں پڑھتا ہے جو کیوں

بُلْكَمُکْرُج

نافل جواب | جن و جو بات سے بعض سوالات تقابل جواب ٹھیک اور رتی کر دیتے جاتے ہیں ان میں دو ٹری و جیسی خاص قوتوں پر قائم طبق
لایپر دلی سے باز نہیں آتے۔ حقیقت میں یہ موضوں کی استفادہ کی اہمیت اور جواب دینے والے جو بمعضی دوست
خیال کیجئے کہ ایک طویل سوال کے لئے کارڈ ہستہ میں کرنا اور حدیث و آیت کو بآراب صحیح لکھنا اس داشتہ کا کام ہو سکتا ہے۔ خیری اگر
صف نہیں ہے تو ہم اگر معاورہ اسے پڑھیں تو کتاب کیونکہ درست لکھ دیے گا۔ مانیں کو چاہیے کہ سوالات معقول اور ہمیں الوجہ تصور
لکھیں۔ خیری صاف ہے۔ آیات اعراب سے عزیز ہوں۔ ان چیزوں کا الحفاظہ نہ کرنے کے باعث ہم تو ان کے سوالات رتی کر دینے پر بخوبی جانتے
ہیں اور وہ انتظار ہی میں نہ ہے ہیر اکابر جواب شایق ہو۔ ذیل میں ہم چند سوالات کے روی کے جانے کی اطلاع دیتے ہیں۔ جو اس نہ کے
لئے اس میں سائنسی ہے۔

(۱) جناب بعد ارجمند الجیہ صاحب سلطیح یا بدھ حیدر آزاد کرنی صلح گولنڈہ۔ آپ پانچ چھ سال سے تخلی کے خریدار ہیں لیکن
خریداری نہ کر خود ہیں لکھا اور پتہ بھی نہیں رکھتے ہیں جس پر اکاذن کی ہمراگئی ہے۔ آپ کا سوال طویل ہے جو اس تقابل تھا کہ ناس نے
میں صاف صاف لکھ کر بخواجا آئے لیکن آپ نے کارڈ میں بھی کچھ کرو دیا ہے اگر جواب دینا ضروری ہو تو دوبارہ بھیجئے۔

(۲) محمد تقی الدین۔ کلرک ڈی ایس اور۔ سکلتہ۔ آپ نے پردازہ نہیں لکھا اور تحریر بھی نہیں رکھتے ہیں۔ علاوه ازیں آپ کا سوال بہت
طویل ہے جس میں خواہ خواہ زدن و شوہر کی طویل پائیں تحریر کی گئی ہیں۔ برداہ کرم ہمی دستاںوں کے عومن تھر کام کی باتیں لکھنے اور خوش خط لکھنے ا
(۳) سیف الدین۔ کوئٹہ بلوچستان۔ آپ کے سوالات لا اعلیٰ قسم کے ہیں۔ مرنسے کے بعد جو کچھ ہو گا اس کی محل تصور کوئی نہیں کھوچ
سکتا۔ خواہ خواہ کی، مانعی بیٹشی میں پڑنے کی بیانات ایمان بالغیہ کے محل عقیدے پر بیان رکھتے۔

(۴) محمد میاس۔ گلی ۵۹۔ محلہ۔۔۔ پڑھا نہیں جاتا۔۔۔ شہر آرسی یا آرقی ہے یا تحدا جائے کیا۔۔۔ بتائیے پہر میں یہ عالی ہے تو مسنوں
میں کیا نہ ہو گا۔ آپ کا سوال خود نہ لکھیں بلکہ کی صاف تحریر و اسے کھوویں۔

شکح و طلاق کے جھگڑے | ایک ہند کے بعد سے زن و شوہر کے جو بیت سے بھیدہ معلٹے پیدا ہو گئے ہیں ان کے متعلق ہمیں شمار
سوال اس موصول ہوتے ہیں۔ جہاں تک شرعی جواب کا سوال ہے ہم کسی بھی پیشیدہ سکلہ پر اپنی حلوبات کا
انہاد کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن وہ جیز فقر سے آسکے ہے وہ ہائے سہم میں نہیں۔ مشتعل بعض شوہر یوں ہوئے میں جھوڑ کر پاکستان
جا پڑتے ہیں اور خرچ نہیں دیتے۔ طلاق دیتے ہیں۔ ایسے حالات میں سماں کی خشائی سوال یہ ہوتا ہے کہ طلاق کا نتیجہ دیا جاتے یا شکن کا
مکمل تباہ جاتے تو طلاق کا معاملہ تو انسان نہیں۔ رہاں تو اسکے لئے مولانا حسن احمد مذکور یا مولانا حنفی الرحمن ناظم جمیعہ العلماء یا ابی طلح
کے کسی اور مصائب میں جلال و نعمت بزرگ کی طرف رجویت کرنا چاہیے۔ بھی لوگ اپنے علم فرض اور اثر و اقتدار کے مانع کوئی مناسب راستہ
نکال سکتے ہیں۔ نہیں سے بے سوال لکھنا اور جواب چاہیا عملہ کو قی قائدہ نہیں دی سکتا۔ پس ایسے تمام سوالات جن کا محصلہ شرعی مسئلہ پوچھنا
نہیں۔ بلکہ "ترکیب اور علاج" پر مچنا ہے ناقابل اشاعت ہیں۔ (جیب)

بادو جو داں تدریج بکرو، پہنچتی ہیں۔ اور حب جاریج از ہر کے علاوہ ساری دلگی
درس و تدريس اور عدالت فقد اور قرآن مجید کی شیعہ میں خرچ کردی گئے کے
باوجود داں افسوسناک نہ رکھا پت ہو سکتے ہیں، جن کی مثالیں یورپ میں
امریکے کے دہروں میں بھی کم ہی ملتی ہیں تو ہر سیرت سازی کے لحاظ
سے اسلام کو کس حد تک کا میاب سما جاسکتا ہے؟ برائے ہر ہزار اسکے
پرچمیں جواب دیں۔

چو اٹھتے:-

اگر دعا اتعانت و شواہد ہی کی دلیل سے اسلام کی سیرت سازی پر
رسانے قائم کرنی ہے تو موجودہ دور نامبار کے بجائے دو صفت کی تابعیت
ملاحظہ کیجئے۔ ان لوگوں کے حال پڑھتے جھوٹ نے اسلام کو اس کے قام
گوشوں اور دھron کے ساتھ اپایا اور زندگی کے ہر شعبہ کو قرآن و سنت کی
تابع رکھا۔ یقیناً آپ کا شیرینے خوبی میں سے جو سیرت و کو درکست کئے
مشائیں اور معیاری کیمی جا سکتے ہیں، صھایہ کرم تو خوبی کے دار سیرت کے
بھی میکن تابعیں اور تجھ نامیں اور احمد و مسیحیں اور بعض علماء اسلام
اور پڑراوں عوامی اسلام بلند سیرت و کو درکار کے ایسے نمونے ہو گزدے ہے۔
جس میں پر اُن کے قیامت میں بھی خمسہ کیا جانا احتیاط اور آن دست بد
بھی فخر کیا جائے اور آئندہ بھی فخر کیا جانا رہے گا۔

نفس اور فساد کا اصل سرخی پر یقیناً وہ خام قصور ہے جو اسلام کی
حقیقت سے بالکل مستفاد ہوتے ہوئے بھی اسلام کے پہنچاروں میں پیدا
ہو گیا ہے۔ یعنی باطل سے صلح اور عاص خاص معاملات میں دین کی طبق نظر
اسلام ایک سیاست گیر و قوی نظام ہے۔ یہکہ بسط اسراری زندگی ہے۔
جز طبعی سی ورک سمجھے ہو، اذانہ مخالف اس کے لئے ضروری ہے کہ
اس کے قام اجر اپورس اذان کے ساتھ ترکیب ویکی جائیں۔ درست یہکہ
یا چن جرکم کریئے سستھنے کے اثرات کم بلکہ بعض حالات میں قطعی ضائعی
ہو جاتے ہیں اسی طرح اسلام کا سکون شفا اگر اپنے قائم اجزائے کے ساتھ متعال
نکایات سے تو اس سے مکمل فائدے کی قوی رکھنا ہر گز دست بھیں اور
نامہ نہ ہوتے کی ذات درستی سمجھ پر نہیں استعمال کرنے والوں پر ہے۔
نام طور پر کچھ لیا گیا ہے کہ اُن عبادات پر کارہت پرچمیں
قرآن و سنت نے اوقات و میقات کے ساتھ مقرر کر دیا ہے اور یہی کمکن
مسلمان ہو جانا ہے اور خدا کی ایک سمجھ فہرست بھی اس کے دفعہ نہیں
پر لطب و بیان کافی ہے۔ لیکن علی زندگی کے معاملات و کوائف میں اسلامی

سوال ۶:- از اخزاں یا مکلتہ۔ اسلام اور سیرت سازی۔
ہندستان کی ایک قسم صلی عزیز کے نیچے میں بچی کہ مشری
زندگی کو نظر دکھتے ہوئے اب قوم کو اسلام سے بہت زیادہ قریب پاتا
ہوں۔ مگر ساتھ ہی وقت دو قضا ایسے و احتمال پیش آتے رہے ہیں کہ سیرت
سازی کے نقطہ نظر سے ہیں، اسلام کی کامیابی سے بھی بھی صدر دین مکار
ہو جائے ہوں۔ برائے ہم یا ان تفصیلی جواب دے کر مجھے شکر فراہم کیں۔

تمام اسلامی مالک میں اور عین غیر اسلامی مالک میں بھی بن میں
ہمارا مالک ہندوستان بھی شامل ہے۔ اسلامی نظامِ حیات کو جاری اور
نافذ کرنے کی جان توڑا کشہر کی جاری ہے اور اس بنیاد پر قومِ بکری اور
علمی عزیز کیسی بھی عملی ہیں جو ترقیاتی تمامِ ماہمیں دار و سرمنگی کی نسل
سے گزر دی جیں۔ مگر، ہنس کے عمارا کر کا طبق اور دینی درستگا ہوں کے
طلب وجہیں اس تحریک سے پڑھواؤں کے ذریعہ انجام دیا جائے ہے۔
 صرف اس کے ساتھ ہی نہیں بلکہ نظامِ باطن اور رضاخواہی طاقتور سے
جھوٹ جو ایک اسلامی تحریکوں کو مٹانے کے درپیے ہیں، جنابِ حمال میں
ایک ایسا دروناک واقعہ صورت میثیں آیا جہاں جامعہ ازہر نے علمائے
یافعی حکومت کے اشخاص پر تحریک اسلامی کے عجاہدوں کو دائرۃ
اسلام سے خارج اور کافر قرار دے دیا۔ یہ ساتھ علمی عموماً اس وقت پیش
ہوا کرتا ہے جب کہ یہ فاہرین اسلام اور خدا کے برگزیدہ ہندوستانی اتحادی
حکمت آزادیوں سے گذر رہتے ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں بھی ایسے
انسپریشن ایک نہیں بلکہ میکوں ہیں، میرے احساسات کی حد
مکن ہندوستان میں تحریک اسلامی کے جو لیدر اور قدار سمجھے ہیں، ان کی
گرفتاری میں ان سازشوں کا بھی بہت کچھ حصہ ہے۔ خدا نے اس سے
وہ احساسات صحیح ہوں۔ تحریک، صلی کے خلاف ان پنچاگہ اور بیس میں ج
قابل غور پہنچے دہی کر ان پنچاگوں کے دینا یا یہی بزرگاں دین دین ہیں
جمحوں نے اپنی ساری علیتیت اور بصریتی میں اگذاری ای اور ان کے
تزمیت پا قدر دوپنہیں بلکہ بیکاروں اور پڑراووں کی تعداد میں سارے
علماء اسلام میں پھیلے ہوتے ہیں اور آج بھی تحریک اور سیرت سازی کا یہ
مقبرہ کام ایک اچھا ہے۔ یا جانے پر طاں کے چاروں طرف پھیلا ہوا
ہے جس کی نیکی میں شانِ طلاقی تھا۔

اب بر و مہ را ان تک پہنچے جائیں کہ دیوبندی مظاہر العلوم اور مکتب
جہادت کی مقدوس سنتیاں جب ساری عورت سازی اور اسلامی نفس کے

نہیں۔ اگر اپ کا سوال سالی ہی سے تعلق ہاتھ اور جواب یہ ہے۔
سالی سے زنا بہت بڑا گناہ ہونے کے باوجود یہی کو حرام نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص یہکے بعد دیگر نے دو ہنسوں سے نکاح کرتو تو وہ را نکاح نامد ہو گا اور یہ حرام است۔ چلہئے کہ دوسرا کو وجود اندرست اور
شب زانہ لگز جانشی کی صورت میں تاحدت یہی سے پرہیز کرے۔

سوال ششم۔ (الیٹا) چنگی بچانا۔
چنگی بچانا جمال پر مول کی جاتی ہے شرعاً نقطہ نظر سے جائز ہے
یا ناجائز؟

جوابات:-

چنگی بچانا ناجائز۔ ال من میں جائز نہیں ہے۔ زیادہ واضح یوں بحث کے
کھلکھلات کے باہمے میں آپ کو شریعت بخادست خود رج پر محروم
ذکر کریں، بلکہ امن و امان کے ساتھ ہے کا مکمل ہے، اس کے تمام ایسے
وقایتی کی امدادت آپ پر لازم ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہوں۔
چنگی بچانے کا مطلب ہے ہو گا کہ جو پیر بطور چنگی ادا کرنا تا نافی اعتباً سے
آپ پر لازم تھا اسے پوری سے بچا کر آپ نے قابوں کی خلاف ورزی
کی ہے۔

ہاں الگرسی خاص جگہ پہنچی انہی غیر منصفانہ ہو کر عام اقتداء می
او کارہ باری عدالت کی روشنی میں اسے تعیناً ظلم کہا جائے اور اسے
ادا کر کے مال پر قابل گزارہ تھے کہا مکن نہ ہو تو غالباً بچانے کا جواز نہیں
ستھا ہے تاہم اس کی عقین کسی اور نہیں اسی ادارے سے کی جاتے اور تحریر
کی جاتے۔

سوال ششم۔ (دنا موبہن نادر) اہل قبر سے مد و چاہنا
حدیث شریف۔ الف) ایمن علماء المسنو و میکون فی آخر الزہرا
علماء یعنی علیهم السلام باب العمل و یعنی باب الجدل۔
(عملاتے سرست کوچو آخری زمانے میں ہوں گے۔ جن پر حمل کا
دردازہ نہ ہو جائے کا اور جنگ و جدل کا دردازہ مکمل جائے گا)

دوسرا حدیث میں اسے:-

اذَا تَعْبَرْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَاسْتَعْيِنُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ۔

(جوب تم کسی معاملہ میں جیران ہو تو اہل قبور سے مدد چاہو)
الہسان کو دینی امور میں ضرور مکمل آئے ہیں۔ بعض اوقات شیخیت
و پڑشاہیاں بخانہ اللہ استبدال ہجی ہوتی ہیں۔ پھر نبہ کو صبر اور شکر سے

احکام گو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ باطل سے نصرف صحیح بلکہ وستی کری
جاتی ہے مصلح احمد عطا کی حدیث مسلمی فتاویں کو فن کر دیا جاتا ہے
اس طرح قدمتوں پر بعض دستکفر ہوں۔ بعض کی حالت پسیدا کری
جاتی ہے اور اپنا ہر سبھے کی جانب کسی طرح کہی اسلامی نہیں۔ اور اس سے
پیدا ہونے والے تقاضی کی ذمہ داری اسلام پر نہیں۔

مانند وہ دوسرے دوسرے دن بھی اور عطا اقریر کے مناظر تو بے شک
بہت نظر آتے ہیں۔ یعنی ممبر و موابب سے بہت کر جب عمل زندگی کے
معاملات کو دیکھا جاتے تو نظر آتا ہے کہ چارست میں بمعاشرت میں
تعلقات میں ملازمت ہیں یعنی دین میں اسلامی احکام کی طبق پیدا ہے اور
نفس ہی نفس کی کار فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ اگر معاملہ باطل سے ملک
لینے اور زخم کھانے کا پتہ جاتے تو بزرگی راحت پسندی فاپت پرستی
اور خطرات سے دور رہنے کی خواہش تراکن و مذکور سے اُن ایام سے
احادیث کو ڈھونڈنے کو ہوندگر لاتی ہے جیسیں صلح اور تسلیم زخم کرنے کے
جو از میں ہیں کی جائیں جس کے نزدیک اپنے ہمیوں کو شفعت کو اپنے تلوہ
کو صدیات سے اپنے اپنے دیپال کرنا ثابت ہے پیا یا جا سکے۔ گویا
اسلام کو اس طرح اغفار کیا جاتے کہ میہماں ہاڑپ اور کڑھا کڑھا
تحتو۔ اسلام صرف مسجد و میر کا نہ ہب ہیں۔ مسلمان کا نہ اور ابتلاء وہ
اڑھائیں کی گھائیاں بھی اس کے دائرہ میں شامل ہیں۔ جو ان گھائیوں سے
وہنے بجا جاتے نہیں دکردار کی آئی صلاحت نہ کیلئے اسی پیچ سکتا ہے۔

سوال ششم۔ (از محمد عبدالشہد رام پور) سالی کا مستان

دسمبر تھہر کا تجھی بجزت سالی نہ ہے۔ عطفہ ۲۷ پر دردی شمع کے
عکان سے آپ نے کہا ہے کہ دو فوں ملکہ سالی کی جگہ سالی بھپ گیا ہے۔
یہ سوال بہتر میرا زی بھیجا ہے۔ یعنی آپ کا من درہ بالا جلد میری سمجھ میں
نہیں آیا مستانہ سالی ہی کے تعلق ہا انکہ سالی کے۔ ہر باری خدا کو تجھی کی اسی
اشاعت میں اس سلسلہ پر دشمنی ہیں۔

جوابات:-

سنبلہ شک سالی ہی کے تعلق ہوگا۔ یعنی غیری شکنچ کو بعث
ہمہ نے سالی کو ساس پڑھ کر جواب لکھا۔ اور بعد میں برکشہ بہوں کا تب
صاحب ہے اسے "سالی" ہی کہدیا۔

ہر طالب اسلامی کی مزید روقدح میں پڑے بغیر اس بیوں بھٹکے کر
سوال پڑھو۔ میر کو چھمٹ کے کہا ہے اس سے تعلق ہے۔ سالی سے

برکت کے خیال سے جانا اور خدا سے دعا مانگنا اور حاصل ضرورت کے لئے اپنے ہو سکتا ہے۔ لیکن جو چیز میں کردہ من گھرست حدیث میں کسی بھی ہے وہ بالکل جدا گانہ ہے۔ وہ تو شرک کر جائے مسلمانوں کی قبریتی اور مردہ نمازی ہی ہے جس نے اسے جتنا بات اُمر تھا اور زندہ درگور نہادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر حرم کرے۔

سوال ۶: اگر یہ شوکت نہیں۔ حیدر آباد، دکن۔ سعیہ سعاشیات اسلام کی رو سے جان و مال کا ہمیکا ناجائز ہے؟ واضح دلائل سے تفصیل تراویح۔

جواب ۶:

اسلامی سعاشیات ہر قبیل طبقوں پر جان و مال کے ہمیکے کو کسی تنگی کا نہیں ہے۔ مال و جان کو اسکے ہمیکے میں قرار اور بدل دو یا کافر فرمائیں جس کی توجیہ ہے کہ یہی کہنے پڑی صاف شدہ مال و جان کا ذر جو رہیے الگ کو ادا کرنی ہے وہ حقیقت میں صاف شدہ مال کا معنو ہیں، بلکہ اُس رقم کا معاون ہے جو الگ کا ہے یا بلکہ قسط کی کو ادا کرنا رہا ہے۔ لہذا صورۂ اس کے قارہبے میں کیا شک ہے اور حقیقتاً یہ سود ہے۔ کیونکہ مال و جان ادکی برآمدی کی شکل میں کہنی جو روایات ادا کرنی ہے وہ الگ۔ متعطلوں میں صاف شدہ روپ سے زیادہ ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ روپے کی ایک متعین مقدار کے میان میں اس سے زیادہ روپے کی ادا گئی۔ یہ سود اور روپے ہے۔

فتنی زمان میں اسے یوں کہہ سمجھے کہ تعليق الملائک علی الخطأ فاما مال فی الجانبین کے اختبار سے قارئے اور عذر استراط المسان فی الجانبین فیما یحجب فیه المسایلات کا لحاظ کرو ہو۔

سوال ۷: (الپیش) زکوٰۃ

ایک شخص نے اپنے مکان کی قرض سے تحریر کی۔ اور بعد سے اس کے کرایہ سے تحریری قرض ادا کر رہا ہے۔ جس کا ذریعہ معاش ملازمت ہے جس کی تحریک اس کے اخراجات کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ کچھ پس انداز نہیں کر سکتا۔ اگر وہ چاہے ایک سال کی مدت میں تصور و سور و پیہ کی بھی سکتا ہے مگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ اگر وہ چاہے تو کس طرح زکوٰۃ سے کیا سال بھر کی تحریر آدمی خرچ پر وہ بلا کچھ بچاتے

زکوٰۃ کاں سکتا ہے یا نہیں؟

جواب ۷: ایسے شخص پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ زکوٰۃ کا وجوب

یافت آن وحدت سے یا کسی بزرگ ایلی دل کے حضور میں باشنس سے درینے لمحہ ہے ایلی قورسے۔ احادیث سے توصیف یہ تلاہ ہے کہ شکل میں اپنے والترین کی قبر پر جاؤ اور دعا مانگو برکت درجت ہو جائی۔ دونوں مدینوں کی وضاحت نہ شدہ اور مزید اذکار نہیں ہیں۔ یعنی بالبیرون اجر کم الرحم۔

جواب ۸:

چنانکہ علماء مسند کا تعلق ہے تو ہذا شبہ تاریخ کے ہر دو میں زبان کی کارستنیاں تباہ کارستنیاں اور شیطانیاں تباہ کارستنیاں نظر آتی ہیں۔ یہ ایک طرف جہاں ایلی انتہدار کی خواہند جاہ و منصب کی طلب اور دنیا کی خاطر شروع ہوتی ہے تو اندر کا راتاں ایجس ایتی سے ہیں دنیا خود کیا جاد دینی شاغل و عفت ہیں۔ پیریوں سے اسلام کی روح عمل اور جذبہ تجہیز ادا کو سمجھی پا جو لام کوستے رہتے ہیں۔ شیطان کی تدبیت ہیں جو نسبتاً زیادہ آسمان سے مگر ادا کرتے ہیں۔ یہ بھیٹر کے لباس میں بھیٹر ہیں یہ وسیدے اور نیک دل انسانوں کے جذبہ دنیا کے دروازہ سے داخل ہو کر دل و روح اور ایمان و ضمیر کا غنچہ چھستے ہیں۔

رہی دوسری صورتی عبارتہ ادا تھیت یعنی اتواء حدیث کہ الفقط حدیث کی توجیہ ہے۔

و عصی اسلام کا زر ابھی مراجع متعدد ہو وہ اذایت کی بحث سے قطع نظر کر کے بھی درایتاً کہہ سکتا ہے کہ عبارت من گھرست بجزت خدا سے نہ ڈرنے والوں نے حدیث "کانا ام دے کر اپناز ھکانا جنم بنایا ہے۔ اتفاقاً المحدثین۔ ملک الاما علمتم فعن کذاب على متعصمن افلاطیبو مقدس الا من الناز (رواه الترمذی)

غور طلب ہے کہ جو رسول نبھرم با وجود مخصوص ہونے کے سراپا عمل ہو اور جس نے انسانوں کو وہ قوچہ کے جاں سے نکال کر جسد جسد کا وسیع میں ان دیا ہوا رخصانہ دل شاذ کی غلیم دہم گیر قوت سے کی خفہ روزشاس کرایا ہو وہ اپنے میتیتوں کو حیرت و پریشانی کے دقت ایلی قبور سے مددجاہد ہے کوئی گا۔ اُن ایلی تبور سے کہ جو منوں خاک کے نیچے ہیں وہی دست و پا پڑیے ہیں جن کے بارے میں یہ بھی نہیں معلوم کہ اللہ کے فرشتے ان کے ما تھکی کر رہے ہیں اور جن کا عالم اسباب ہیں کوئی دھل نہیں۔

یہ بات تو قریبی عقل و فیاض سے کہ کسی معروف بزرگ کے مزار پر

زادہ خاتم

اعجاز القرآن:-

یہ میں المکملین حضرت علام شبیر جو خٹائی کی سعکریۃ الارادہ تصنیف، اپنے چھلٹتھیں کی علامہ موصوف بھر العلوم ہر چیز ساتھ مانع قلم کے سجنی بادشاہ تھے، اندازہ بس ان عالم فہم، دلیل زیر اور دل پسپ دلائل، استدلال مکمل، عرض اپ کی تحریر ہیں ویکھنے کے قابل ہیں، دھنیان اسلام نے قرآن کے اعجاز پر جو اعتراضات کئے ہیں ان کے دنیاں شکن ہو جو بات ایسا ان القرآن میں ملاحظہ فرمائی، ہر صرف مادر

اسلام کا اکام عقیقیت

کتاب الصیریت (اردو)

مولف:- دمام عظیم ابو حذیف رحمۃ اللہ علیہ:- بعض اکام اصول عقیدت کی تشریح، دہان عالم شیخ، صفات ملت، قیمت عمر۔

بیان الرسمۃ والجماعۃ

دمام الحدیثین حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی فقرۃ الرسمۃ تصنیف کا ملیں اور درج ہے، جس کا کام سے ظاہر ہے، اس کتاب میں اہل سنت والجماعۃ کے میادی عقائد کا بیان ہے، قیمت اار۔

آداب النبی

محیر الاسلام امام فضیل ایضاً کا ایک ایمان افروز مسائل میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، شان، اور علمی شریف، و مہیزات دلیرہ اخلاق دو صفات کے ساتھ مجموع کئے گئے ہیں۔ صدی صرف دشمن ائمہ۔

قصر القرآن:-

عظیم میان اذان بابی علمی و خیر و ارواد زبان میں
ایک میان اذان بابی علمی و خیر و ارواد زبان میں
حضرت اوم علیہ السلام سے لیکر حضرت موعیہ وہارون تک
تمام پیغمبروں کے بکشیں حالات و احکامات، قیمت چھوپی۔
حضرت عاصم:- حضرت یوسف علیہ السلام سے لیکر حضرت عاصم علیہ السلام کی تدریج
پیغمبروں کی بکشیں سلطانی حیات اور ان کی جووت حق کی عقائد انتشار کر د
قیصر، قیمت هر فاتیں پیپے۔

حضرت عاصم:- اصحاب لکھف والتریم، اصحاب الفریہ، اصحاب سیست
اصحاب الرس، بیت المقدس اور یہود، اصحاب الائمه، اصحاب البیان
اصحاب الجیعتہ ذوالقریبین اور سلیمان سکندی، اصحاب دبلیم غیرہ
قصول القرآن کی بکشیں و تحقیقات قیصر، قیمت چھوپی۔

حضرت عاصم:- حضرت عاصم اور حضرت عاصم الائمه علیہ السلام کے
معضل حالات، قیمت چھوپی آئندگانے، قیمت بکشیں سید علیہ محمد
میٹ پیپے آئندگانے، بہرحصہ الگ الگ بھی طلب کیا جاسکتے ہے۔

قرآن کی صدقۃ

برہان المتنزلین (اردو)

دیگر صحائف مدنہ بھی کے مقابلہ میں دوسرا اول میں، ایک
لا حواب تصنیف جواب نایاب ہوئی جباری ہے۔

قیمت تین روپے (چھلٹتھیں روپے بارہ آئندے)

و اتفاقات اور تبریت ناک و دلچسپ کو اتفاق موحک کئے گئے ہیں۔
قیمت غیر عبادت درود پے (عجیبدین رضی)

ترجمان الشتر

ارشاد اپنیوں کا جامع و متن درذیہ اور دوڑ بان میں

جلد اول : - اردو میں آنٹک احادیث کے چند مختصر ادبیات
تاجیم کے سماں کوئی ستم بالاشان کارتہ اور احاجم نہیں دیا گیا، یہ پھر ملا
موضع ہے کہ ترجمان الشتر کے نام سے خدمتِ حدیث کا علم بالاشان
صلیلہ شروع کیا گیا ہے، حدیث کی اصل عبارت میں اور اسکا سایہ
سلیس عالم ہم ترجمہ اور تشرییع کو توڑ، شروع میں ایک سسرط مقدمہ
ہے، جس میں ارشاد اپنیوں کی احیت اور احادیث کے مراقبہ مذکور
ہے، پھر ہر چون بحث کے علاوہ تدوین حدیث کی تاریخ اور مقدار ساخت
نہوت، اور دیگر اہم ترین عنوانات پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے، بعض مشہور
اکثر حدیث اور اکابرین انت کے حالات بھی شامل کئے گئے ہیں
وہی دلائی پے (عجیبدین رضی)

جلد دوم : - خاصت اپنے جانشی کے باعث ترجمان الشتر کو
محبوب اعلیٰ مختلف جملوں اور تفصیل کر دیا گیا، چنانچہ جلد تانی کتاب لاہیان
والاسلام کے تمام اقوال اسکو شتم کیے، پسی جلد کی سب خوبیاں
اس میں موجودیں ہیں۔ ہر یہ لوٹ پے (عجیبدین رضی)

حیات سلیمان

حکیم الامم حضرت مولانا اشرفتی نے اس کتب میں ایک اہم و بھی
چیزیں شناس کی ہیں جنکو اہمیت دی کرکے مسلمان کی زندگی صحیح ہونے سالی
زندگی ہو جاتی ہے..... جو اہم اصول و عقائد اور اعمالِ عبادات مختلف
ذمہ داریوں پر کھجورے ہوتے ہیں، ان کو یہ کوئی کمر کے جراثیں کیا جائیں
اوہ نکملِ عہادت کی مشکل را آسان کر دی گئی ہے،
عبداللہ بن خلدونت دسوی کو قیمت غیر

التوحید

ایمان کی توسیع خالص ہے ایمان افراد معلوم اساتذہ اخراج نہ ہے، وہی صرف ہر

الف فرمود

مصطفیٰ ہم مولانا اشیٰ علیہ الرحمۃ

حضرت معرفت ادق کی سیرت احوالات اور کارناہوں پر مشتمل ہے کتاب اپنے
ہیں علم ہم جسی شہروں معمول ہوئی وہ محتاج بیان نہیں، حقیقت یہ ہے
کہ اسلام کے اس فلاحِ اعظم اور ابطالِ جیلیں کی زندگی اور دوڑ خلافت کی
تفصیل "الف فرمود" سے زیادہ اور کسی اور کتاب پر نہیں ہے
بصرف اپنے کی سیرت اور اخلاق و فناں کا بیان ہے بلکہ اپنے
مجملگات میں جدید خلافت کے حیرت انگیز و اتفاقات، اپنے کے ملی
وقایتی، او نہ لذت کارناہے اور جنگی معرکوں کی صحیح تفصیل شامل
کرتا ہے۔ بعض نوٹس کی بھی شامل کتاب ہیں۔

اسلامی تاریخ کے سب سے زیاد ود کی معنیت تاریخ جانشی
کے لئے الف فرمود اپنی نسخہ کی دارالتصیف ہے، تازہ ایڈیشن
محبتد مع دست کو، قیمت چور دی پے۔

مضامین مولانا سید سلیمان ندوی

۱۳۹۲ء میں پہلی ملنٹ اسید سلیمان ندوی کے خاص الحاضر
اوہ معرفتہ المأذون مضافاً میں کاغذ مطبوعی فرمات میں مطالعہ کی جائز ہے،
بیس اعلیٰ درجہ کے معلمہ مات سے نہرہ مضافاً میں، گوری سیسی قیمتی ہوئی
ایک رکشدہ سر برداشتی گئیں۔

قیمت غیر عبادت چار ریپے (عجیبدین رضی)

اما عظیم ابوحنینؒ کی مفصل سوانح حیا

سیدہۃ النعمان (اردود)

از علامہ شبیلی نسائی

مسمانوں کی اکثریت امام ابوحنینؒ کی ہے، میکن کم وگ
ہیں جو دین کے اس طبلہ میں کی سوانح حیا ایسی ماقف ہوں، میری العدان
اسی کی کوپورا کر کر ہے۔

اس میں اپنے آنٹی کے مفصل حالات اور بخوبی بیان فروز

ایضاً جیشہ صاف اور خوش خط لکھے، جن ہو تو پوست آنٹی کیسی ہزار تحریر کیجئے۔

لائق نکوہ مال کی موجودگی پر ہے نہ کہ اسکاں وجود پر۔

سوال ۷۔ (العیثا) نکاح

ایک مسلمان بیسانی عورت سے نکاح کرتا ہے۔ لیکن عورت عیسانیت ہی پر بستہ قائم ہے تو کیا نکاح جائز ہو گا؟ اور اگر جائز ہے قوانین کی اولاد کا کیا مذہب بھائی چاہئے؟

جواب ۷۔

ضرفی اہل کتاب ہیں اور اہل کتاب کی ہاتھوں سے لوگوں کو شکر کیا۔ مددوں کا نکاح درست ہے خواہ عورت نام عمر پر بھی مذہب پر قائم ہے۔ اولاد باعثنا فطرت مسلمان ہو گی جو تو اسے کل مولود یوندھیلے نظرۃ اللہ سلام۔ لیکن اس پیدائشی مذہب سے ہوتا کیا ہے۔

ذہب تو حقیقت میں وہ ہے جو

شور کے بعد اولاد اختیار کرے گی۔ کسی فدا رسیدہ

مسلمان کی اولاد شور کے بعد کفر اغتیار کرے یا کسی

کفر کافر کی اولاد اسلام لے آتے تو دونوں کے دخیلی اور

چاروں را پیغمبر اور مولود اور مکمل قیمت ساختو ہی پر۔

جلد ستر پر (ہر جلد ملحدہ بھی مل سکتی ہے) جلد اول، ۱۵۱۴ د/۱۳۰۹ھ روا

دنی احکام ان کے اختیار کردہ

ذہب کے طلاق ہوں گے۔ کہ

پیدائش کے ذہب و راثی حیثیت

نہیں بلکہ شوری اور اختیاری ہتھ ہے۔ اسی

آن مسلمانوں سے افضل سمجھتے ہیں جو بعدیں ہوتے خواہ وہ اور

ان کے باب مادا کیسے ہی پہلے مسلمان ہوں۔

سوال ۸۔ احمد راوی سوال دریشی خان انشیری تعلیم آثار

ایک اہم اور فوری سوال دریشی ہے اگر اسے حقیقی الواقع

مقدہ مزراں میں گئے تو غائبہ عام کا باعث ہو گا۔

یہاں پہت سے مقامات ہے اور ہندو یا اک کے پہت سے گوشوں

میں دیکھا گیا ہے کہ اس خوارہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مبارک بارہ وال یا

اور کسی یادگاری تعلیم پر ٹھنڈیں متفقہ کی جاتی ہیں جو پھر ان کو تصریح کیا جائے

تفسیر ابن کثیر (زادہ)

کون باخبر مسلمان ہے جس نے اس شہرہ آفاق تفسیر کا نام نہ مندا

ہو گا۔ مژہ ہو کہ کارخانہ اصح المطابع نے اس عقیدت پر کا سلیس ارادہ ترجیحہ پیچ

آیات حسن و خوبی کیسا تھا شایع کر دیا ہے پرانی جلد وہیں میں مکمل قیمت ساختو ہی پر۔

مجلد ستر پر (ہر جلد ملحدہ بھی مل سکتی ہے) جلد اول، ۱۵۱۴ د/۱۳۰۹ھ روا

چاروں را پیغمبر اور مولود اور مکمل قیمت ساختو ہی پر۔

ذہب کے طلاق ہوں گے۔ کہ

صحت کا پتہ ہے

عالم نہیں اس نے کوئی قابل ذکر جواب

نہیں کیا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ

آن خود کا سوہہ مبارک

سے تعلق نظر کے صرفناکو

مرے مقدس یا کسی اور

یادگاری تعلیم و احترام میں

اوقات صرف کراشدہ

مجلد ستر پر (ہر جلد ملحدہ بھی مل سکتی ہے) جلد اول، ۱۵۱۴ د/۱۳۰۹ھ روا

آتے تو دونوں کے دخیلی اور

چاروں را پیغمبر اور مولود اور مکمل قیمت ساختو ہی پر۔

ذہب کے طلاق ہوں گے۔ کہ

پیدائش کے ذہب و راثی حیثیت

مکتبہ بھی دیوبند صلح سہار پونکی پیپل

کے پابند ہیں۔ مرا گرم آپ اس سلسلے کے

مالز و ماطریہ کو فرائیں و مفت کی روشنی میں تفصیل اور

کوئی۔ اس سے مکون ہے ان لوگوں کی کچھ اصلاح ہو سکے جو ایسا داری

اور خلوص کے ساتھ ان طریقوں کو شرعاً مجھے ہوتے ہیں۔

جواب ۸۔

آپ کے سوال میں دو باتیں خواہ طلب ہیں۔ ایک یہ کہ اتنا بھروسی

کی تعلیم و تکریم مشتمل کیا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اگر اس تعلیم کی مرتبہ

صورتیں کی ہیں؟

پہلی بات کے بارے میں تو عقل و تیاس اور نسبتیہ کا دلخواہ تھا

یہ ہے کہ ایک ذاتی محبوب کی تعلیم و تقدیم میں کا جذبہ ہر اس جیزیرہ پر ہے

حضرت خالد رکن وہ نبی حسین آپ آنحضرت کا صوت بارک
براستہ برکت رکھا کرتے تھے۔ ایک نڑائی ہی سرستگی۔ آپ فر
اس پوچھی کو حاضر کرنے کے نتے ایک تخت ترین اور خطرناک حملہ کیے۔
سر جس بہت سی سالان کام کئے۔ ان کے ساتھیوں کو یہ بات پسند
نہیں آئی تو حضرت خالد نے بذات کی کوچھے اپنی پوچھی کی پر اپنی
فہمی۔ بلکہ ساری پرداں اسی مبارک کی فہمی پر میری پوچھی ہیں ہے
اور جس کی برکت تھی ہے۔

ان پڑی ذاتات کے دلچسپی دلچسپی ہو گیا کہ آثار رسول کی اعظم اور ان کی
حصوںی برکت آن پھر وہ کرم حضرات کا شیوه رہا ہے جن کو سام
امست پر فضیلت مالیں ہے اور جن کا اسوہ صفت پرستی سے قریب تر
اور اقرب ای اخلاق ہے۔ لہذا یہ بات تو اپنی جگہ شرایع کے میں
طالب ہے کہ اگر آج صدیوں بعد ہمیں حضور مسیح کو نہیں فدا کرو ہی
کے آثار میں سے کوئی چیز جانتے تو اس کی شایان شان اعظم و مکرم
کریں۔ اور ذات وال احصافت سے دلی بحث کا ثبوت دیں۔ یہیں
سوال پیدا ہو ناسہنہ کر کسی بال یا کپڑے کو آنحضرت کا تسلیم کر لیتا ہے اس کی
ست بخش ہو سکتا ہے؟ انسان کے پاس باضی کے احوال دکھنے کی
صحبت، حقیقت کے آرچ بک جو حلی عقلی طریقے ہیں ان سب میں
حضور اور قوی طریقہ حمد و حنون کا طریقہ ہے۔ آنحضرت کے قول و کلم کی
بہتر سے بہتر تصدیق کے لئے حقیقت انسانی کے پاس جو بھی آخری وداع
 موجود ہے۔ ان سب کو یہ نبی نے اس براہ میں استعمال کی۔ اور آخر کا
دریں کو ماننا پڑا اک مشاہدہ کے سوا اگر کوئی رواج حقیقت فقیہ مکن ہے تو
وہ ان ذرا بھی سے بٹھ کر ہرگز نہیں ہے۔ لہذا اونچی چیزیں وی وقت حضور
سے منصب کی جا سکتی ہے۔ جب کہ اس کی بحث کے لئے عقل و فقہ
کے محل داخل موجود ہوں۔ یہیں کوچھ فرقہ فرقہ راویوں کے لئے سے
یا عمومی خیالات کی تائید سے کوئی حقیقت ملنا آنارہ مان لی جاتے۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ اگر یہ کسی شیخ کو آنحضرت کی ایمان کا تظہیر
تکریم کریں اور تقدیمة دہ آنحضرت کی نہ بھی ہو جب میں ہماری نیت
اور خلوص کا ثواب تو حضور ملکا چاہتا ہے۔ یہ خالی نہایت خام اور خاطر بخود
اس کا علاش تو یہ ہو اک چاند یا سورج یا بہت کو الگ ہم اپنے نقش فہم سے
خلوص نیت کے ساتھ فدا مان کر بندگی کرنے لگیں تو ہماری بندگی
قابل اجرہ ہوئی چاہتے۔ حالانکہ یہ کفر و شرک ہے۔ ہرشی کی طرح

وزیریت تقدیم و محبت کو دامتہ کردیتا ہے جس کا مصلولی ساتھی بھی ڈالت
محبوب ہے۔ آنحضرت مطہری المصلوۃ واللہ علیم کی محبت و عظمت نصرت ملامت
ایمان ہے۔ بلکہ شہر طایماں ہے۔ جب اس درجہ نعمت شرعاً یا
خود بقول حضور خوچھوں اپنے جان دنیا اور دنیا سے بڑھ کر آنکہ
نچا ہے اس کا ایمان کالا ہمیں ہے۔ جب اس درجہ نعمت شرعاً یا
خیزی تو آپ کا کوئی بدل یا کپڑا اگر بحث کرنے والوں کو فیض ہو جائے
تو محبوب کی نسبت سے اس کی خودت و محبت قدر قریب باستہ ہے اور ہر
انسان چند ہو چکی تو کسی بزرگی میں ہر قلہ ہر جو نامے اس بحث میں
کا مقلاہ و بھی مل کی دنیا میں ہو کر رہے گا۔

آن عصمتی است لاری کی تائید میں آثار و احادیث بھی موجود ہیں۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جمیع الاداعی میں آنحضرت نے
سرینٹہ اکر موت سے مبارک حضرت ابو طلحہ کو دیتے کہ اپنی سب پر
قصیم کر دو۔ اسی طریقہ حضرت زینب کی روایت ہے کہ آنحضرت اپنا
تہبند ہماری طرف پھینک کر فراہما کر اس کپڑے کو سب کپڑوں سے پہنے
پہننا کر کھن دو۔ یعنی اس طریقہ کی کپڑا بدن سے ختم ہے۔ حساد احادیث
نے اسی حدیث کو صحتی اور تلقی کے آثار سے حصول برکت کی دلیل بنایا ہے
بخاری میں عثمان بن عبد اللہ بن عوہب کی روایت ہے کہ مجھے
میرے گھرداروں نے پانی کا پالا لے کر ام سلسلہ میں خدمت میں بھجا۔
اندوں کو کی عادت تھی کہ جب کسی کو ظریفگی یا کوئی بھاری ہوتی تو وہ
ام سلسلہ کے پاس پانی کا ایک پالی بھیج دیا کرتا۔ حضرت ام سلسلہ کے پاس
آنحضرت کا بال بہاریک تھا جسے دھاندی کی ڈیبا میں بند کر کے رکھا کرتی
تھیں۔ وہ اسے نکال کر پانی میں ڈبوتیں اور وہ پانی جیسا کو ہلا دیا جاتا۔
فاضی عاصی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ لوگوں نے جو انتہا
غم کو دیکھا کہ میرے جس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے۔ اس جگہ
کو پڑھ لگا کہ اپنی پیشانی پر مس فرماتے تھے۔

فاضی عاصی اپنی بھی رقم طنزیوں کے ایک تیرانداز صحابی نے کہا کہ
جب سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ میری لکمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
چھوایا ہے جس نے کبھی اسے بلا وضو ہاتھ نہیں لگایا۔

حضرت کاشیہ کہتی ہے کہ آنحضرت مسلم ہماں سے یہاں تشریعت ملائے
اور ایک شیخی کے دہانے میں مددگار جو قلاب رہا تھا یا میں پیاس پس
میں نے اس شیخی کے دہانے کو تراش کر رکھا۔

تقطیم و تحریم کے بھی کچھ حدود ہیں۔ تبلیغِ اللہ جل شانہ کی بھی لازم ہے۔ اگر کوئی بھی لازم ہے۔ والدین کی بھی لازم ہے۔ اور پاروں ایسے کی بھی لازم ہے۔ لیکن ان مسیکے نئے نہ دعویٰ کھجھڑا ہے۔ تقطیم اس تاریخ سول کے لئے ہی مالا سب ہو رہا تھا کیونکہ اسی کی طبقے تو قیامتِ حقیقت کا تھا۔ خصوصاً خبر ہبکلے یعنی پہنچانے سے است آنحضرت کا مانیا گیا ہے تو یقیناً داعشی مسیحیت جو کا اعتماد نہ ہے تو یقیناً رسول اللازم آئے گی۔

تقطیم و تحریم کو طلبانِ شریعت نہایت کرنے کے بعد اسی دوسری بات کو لیتے ہیں۔ یعنی تقطیم کی مردم خلکیں کیسی ہیں؟

قرآن و منہاج کی بھولی سے واقع کار کو بھی دیانتا اسی شکنہ ہیں ہر سکنا کر رسول اور آتا رسول کی تقطیم و تکریر کی جو حکیمی فوڈ سنت اور صاحبزادہ ائمہ کے اقوال و امثال سے تعمین ہوتی ہیں اُن سے ہمکے ایجھل کے تقطیم کرنے والے ہمیں تجاوز ہو گئے ہیں اور احترام حقیقی کے مقدوس جذبہ کو دنیا دا نہ چکا۔ اسی بھوٹلی نہیں ہے۔ اور سستی خدا یا نیت کا رنگ ہے دیا گیا۔ کیا محدث مبارک اور اس فریض و قوایلی تغیرہ دسر و نذر نہ نماز اور بوس و کنار۔ الٰو حجا یا کا اسوہ مسالی شریف کے ساتھ کوئی دلیل ہے۔ اور یقیناً اسے تقطیم کے مرجب طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ ہیں ان کے اسوہ میں نہیں ملت۔ حالانکہ قرب زمانی کے باعث اُن حضرات کے ساتھ کسی اثر رسول کا واقعہ اُنہیں سول ہونا چاری پہنچت ہے۔ یادِ حقیقی تھا اور یہت سے اشارہ تو ایسے تھے کہ جس کی پہنچت شاہد ہو جو تھا اور ذرہ برا بر شناس کی چنان ذر تھی بیگر کائیخ الدین عین کر کے دتوان آثار کے لئے محلہ منعقد کی گئی تھت خوانی ہوتی۔ دنیا زیور دی گئی دنیزیں ہو گئیں۔ تب بیکوں کوکہ جا سکا ہو کر آج ہم تقطیم کے ساتھ طریقے نکال کر حدود و شریعت سے تجاوز نہیں کر رہے بلکہ اور شہزادیاں بالکل حرام ہیں اور ذر تھیر اس کا دینا اور لینا سب ناجائز۔ سو اب تے خدا کے وحدۃ لا شریک کے بھی کی تندجا ہر ہیں۔

خاتمہ کلام پر ایک بات اور کہدوں کو بعض آثار کو آثار رسول نہیں کرنے کے لئے بعض دعاوائیں عقلی فقیلی کی بجائے صرف کرمت اور ختن مادرت کو دلیل قطبی مان لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر خود یوبیت دیں کہتے مبارک کی مالانہ زیارت کی تقریب اسی طرح موجود ہے جس سلاسل موس اور میسے سال کے مال اپنے وقت پر وجود پر مہم ہے۔ یہ مس تقریب میکا بچھتا ہے اور کس حد تک دائرۃ الشریعت میں ہوتا ہے اسکو بھی

صرف بہت قابل خوبی ہے کہ اس حد تک مبارک کے آن حصہ مسلم کا حصہ مبارک ہوئے کی مل جانا۔ کبھی نے تین کی تباہی کیے کہ محدث مسلم کا ہوتے مبارک بطور کوئی امت اسی تعینہ دن ہیں تکی سے باہر تشریف لئے ہیں اور زیارت کا معین و قصد گرد جانے کے بعد انکو کے اندر تشریف لئے ملست ہیں۔ پھر کی جاں کر باہر آ جائیں۔

بڑے میں بزرگ درجہ بستی خدا کو عالمی انسانیت پر کسی داشت سے نئے ملکیت تشریع نہیں۔ حضرت خالد یا اتم مسلم و میں اللہ عنہما کے پس جو ہوتے مبارک ساتھ ان سے نہ کہیں اور ایسی پر کوئی کرامت ظاہر ہوئی تکسی نے ان سے کہے کرامت ہوئے پڑھی کیا۔ کسی قول رسالت سے بھی ذرہ بسا بر پڑھی ہیں جلد اُنکے بال میں کسی کرامت کا ہر انہزوںی ہے اور یہ کہ جس بال میں کرامت ہو لے مزدراً اُبھی کا ہے۔ بعدکے اور اتفاقی، ملکیت ملکیت اسکی تصریحیں و میں دین و فرقہ میں سے بھی کسی نے ہیں لکھا کر جس بال میں کرامت ہوئی وہ باشبہ آنحضرت کا ہو گا۔ دعائیں یہ کس طرح بھی دیا گیا کہ کسی بال کا ایک نکلی کے اندر بندھنا اور کسی وقت صیغہ پر اسہر آنا اس کے سمتے رسول ہوئے کاشتہت ہے۔ اول تو اس طرح کی خرقی عادت اگر واقعہ موجود بھی ہو تو علم و مالک سے اس کی بھی تو جہیں ملکیں ہیں۔ اور تو جہیں بھی کی جائے تو قدرت کے بھی کتنے ہی آثار و ظاہر ہوئے ہیں جن کی فیصلہ کن توجیہ مغل اسلام کے بھی کی ہیں تو کی ان سے کچھ تعلیم دینی خدا کو اور مذکوری نظر پرداز اُبھی کوئی بھائیں نہیں اور اعطا کوئی اگر بھائیں نہیں تو اس کوئی ایک نیازیں نہیں اور تو اس کوئی ایک نیازیں نہیں۔ تو بال کی اس کرامت میں وہ اُنکی تصریح کو اس ایک نیازیں نہیں کرنا ضروری ٹھیرا۔

حقیقت یہ ہے لفظ کی جس جشن پسندی میں بات پرستی، لذت بلی اور تکمیل نے سلطان کو عبادات حقیقی سے بھاکر و مس و قوای تعریف و ہندی فاتح و نیاز اور سیل دوبارہ وفات۔ جسی بدعات پر اسی کیا ہے اسی کا لکھتا خاصاً نہ اور شو شیر بھی ہے۔ جیزت کا۔ بلکہ جیزت کا مقام ہے کہ جس امت کے پاس قرآن جیسا نہ سمجھہ شد کیسا خوشیدہ چنان اس کی تعلیمات کو جز داں میں بس د کر کے اس سے بھد جانا کر تجزیہ دل سے برکت و ثواب کا شکرے۔ اور اسلام کا اُنہاں دیگر دھرم پرست ماں اور پاپا اور بھائی ملہر جسے لادت

لطف۔ میر ارکت۔

بعض لوگ الگریح الحفاظ خیال رکھتے ہیں کہ وہ بند میں جو کچھ ہو رہا ہے
وہ بڑعت نہیں ہو سکتا ایسی تھیں فوراً اپنے خیال سے تو کیونچی جاہے۔
دیوبند ہبہاں کر کر دینے۔ عجیباً حق دھاٹل قرآن و صفت ہیں اُنکے شہر
دیار اور اشخاص دا فراہ۔

سوال ۶۔ از فتح مجتبی بدرواس۔ مساجد اور پروپگنیڈ

علمیں بالآخر کو ملک کے گرد ہی، عصیٰ جھکاؤسے کا جنساً پت مختصم
اُن العہد حصہت مولانا ایذا کلام آزاد صاحب مظلوم العالی نے جو نصہ
دیا ہے کہ مسجد کے محبرے کسی بھی جماعت کا دعا تیر پر پیٹھے ہمیں کرنا
چاہئے) تو اس قرآن و صفت کے طالبان کوئی تحریک نہیں اُٹھ سکتی۔ تو
کیا تحریک اسلامی کی پیغمبر اذ دعوت المیانی صفات علی گوازار اور
مسجد کے محبرے بن دہیں کر سکتے ہے حالانکہ بعض مساجد اُر ہمیں جھگڑوں
کا انعام اڑاہ بھی رہتی ہیں اور مسجد کے محبر کو جو اپنے مقاصد کے نئے
استعمال کرتے ہیں۔

جواب شیخ ۶۔

ملکیوں کے نفع اور مولانا آزاد و مظلوم کے نفع پر ایک نصہ
کتاب برائے تصریف آئی ہوئی ہے۔ اُن ملکیوں پر اشارہ ایضاً غسلی کلام تو
تصریف ہی ہوگا۔ لیکن محصر ایساں اتنا کہہ سکتے ہیں کہ صفت اور آنے والے
آنکھوں اور ان کے صحابہ کرام کے احوال و اعمال سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے
وہ بلاشبہ ہے کہ صاف امر بالمعروف اور بھی عنہ انہیں کئے موزوں ترین
مقام ہیں اور دنیا بھی امور کے لئے جترین جگد۔ و مرسی لقطیں میں یوس
کہا جاسکتا ہے کہ جن خیالات و افکار اور دعائیں شععت کا مقصد ہے جس س
اسلام کی اشاعت، جعلیوں کی ترویج اگلے ہی روک تھام قرآن و صفت
کی تبلیغ اور مشرعی احکام کی تبلیغ ہو جیسی مساجد کے محبروں سے شفر کرنا
عین ثواب اور مشانت دین کے طالبان ہے۔ کیونکہ اسلام ہر طرح مناز
روزہ عبارات ہیں اسی طرح دین کی تبلیغ دلیم بھی عبادت ہے۔ امر بالمعروف
و نبی عن المکر بھی عبادت ہے۔ بلکہ عبارات اخفاری عبارات سے
کہیں بھکر کرے۔ اہذا مساجد زیادہ ان کے نئے کوئی جگہ بیوں ہو گی۔
البتہ جن خیالات و افکار کے پیچے غالبہ یہ مقصود کا فراہم ہو
 بلکہ کوئی ہنگامی مفاد کوئی سیاسی تجیج کوئی دنیا دار از منفعتیں نظر
ہو تو بے شک مساجد ایسے منافع کرنے کی بازار نہیں ہیں۔

مولانا آزاد کا یہ مسئلہ کہ مسجد کے محبر کسی بھی جماعت یا تحریک
کے پر پہنچنے کے لئے احتمال نہ ہونے پا ہیں مروجہ سماں نہیں
اور احتمال جماعت کے اختبا۔ میں اسے نہیں، ایسی جگہ درست ہے نہیں ہاں
و احتساب ایچ کا نصف نہ ہے، اتار کر اگر علم و مطلع کی وجہ کے لیے جماعت
تی صافت علم ایچ ہوتا ہے لیکن نہیں اسے دصوت نہ است اور اس دصوت است ہے بلکہ اس کی
اہم اور تکمیلی اپنے اندر کو تکمیل ہے۔ مولانا ہے کہ اگر ملک نوں کی صاف
بیانی طاقت اور اسے اور دین کو سب قدری کا انتہا مل کرست اسے
ست کی دعوت کو پھیلانے کے لئے تھے وگ ایک تنظیم قائم کر لیں۔
ایک جماعت بنالیں ایک ایک تنریب نے یہ اور اس علم و مطلع
کی تیشیت "جزب اللہ" کی ہو۔ کوئی دنیاوی منفعت ایسا سی معناد
اور غیرینی ہے تقدیم اکیان کے میش نظر ہو اور جو دن کے محبروں سے ہو
قرآن و صفت کی دعوت نشر کریں۔ دین کا پیشام دیں تو کیا ایسے
لوگوں کو بھی صرف اس نئے مساجد کے محبر اس تبعال کرنے کی اجازت
نہ ہوئی چاہئے کہ وہ ایک جماعت بناتے چوئے ہیں۔ ایک نظم رکھتے
ہیں ایک تحریک کا اندازان کے طرز کا ہیں ہے۔ مولانا آزاد کا یہ
بنانکہ کہ یہ لوگ بھی مسجدوں کو استعمال نہ کریں اور جو نزاٹ میں یہ
فیصلہ دیا گیا ہے اس کی مدد بھی نہیں۔ بھی ایسی ہی ہے کہ مولانا آزاد کے
فیصلے ایک شخص کو قرآن و صفت کی خاص نظم اور احکام دین کی میں
تبیخ سے بغض اس جرم پر روک دیا ہے کہ وہ بھی اور اذائق طور پر ایک
نظم جماعت کا محبر ہے۔ جماعت اسلامی کے باسے میں مولانا آزاد یا
دیگر ایں علمی تفصیلی خیالات خواہ کچھ ہوں لیوں مولانا مودودی کے
بیش از تھا اسے و انکار کیا کسی اور تحریک جماعت کے خیالات سے خواہ کتنا
ہی اختلاف کیا جاتے۔ لیکن یہ جماعت اپنے بنیادی مقصود و نصیحت
اور مستور کے افکار سے یقیناً ایک اسلامی جماعت ہے جسے مروجت
و احتلال جیسی سیاسی ایڈیشنی تحریک "کانام و نیا انسان" نہیں
ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ تکانی ہے کہ جو طبع اسلام میں ہوتا ہے
مکاتیب تکریب ہے۔ سے موجود ہیں اور یہت سے مقابل گردہ بخوبی
ہیں۔ اسی طبع جماعت اسلامی بھی کسی مقابلہ تکریکی طور پر ایسا
گروہی ذہنیت کی حامل ہے اور اسے خیالات کو پھیلانے کے
لئے ایک تحریک اور تظمی کی شکار ہیں آئیے ہو جو ہی ہے۔
یہ فی الحقيقة بالکل غلط ہے۔ شخص اور جزوی اختلاف است ہے

اعلیٰ جہاد، جہادِ اسلام و قلمبے کو نبادِ جمیع مجاہدین مقدمہ
کی بھی ہے۔ اور ظالم و جبر کا استیصال اور حقوق انسانیت و
مسلمین کا مطالیہ جہاد فی سبیل اللہ عزیز داخلیں یہ چونکہ
ہیں کہ سکھوں میں وعظ و خطبات کو روک دو۔ مگر انکو وہ
”سیاسی“ ہیں تو اس کا عاصم طلب یہ ہے کہ وہ جہاد
فی سبیل اللہ عزیز کے لئے اور احکام فرمائیں پاپیوں کے
شیطانیہ کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔ میں اگر ان کو خفر پڑت
کہوں تو تم کو ہو گئے یہ ایمان و حکمت کی بحث ہے۔ میں اگر
ان کو شرک کہوں تو تم پکارو گے یہ بہت ہی بڑی جبارت
ہے۔ ہاں ای جبارت ہے۔ میکن جن ظالموں نے اللہ کے
اُنگے جبارت کی سچے گوس نہ ہم بھی ان کے لئے جبارت کریں؟
وہ نہ ہوں ہیں مسلک اُن کا عالی رہے تو کہا گایا ہے تو مت
بعض و تکفیر بعض و بیوید و ان اُن پیغامہاں
”اللّٰهُ أَكْفَرُكُمْ“ رسمی احکام اُبھی میں سے کچھ پر تو ایمان
لستے ہیں اور کچھ سے انکاری ہوتے ہیں اور ارادہ کرتے
ہیں اکفروں اسلام کے دریاباں کوئی ہیں ہیں راستہ اختیار
کھوں، ان لوگوں کی ہم طرح جس چیز کو ساستہ پر پہنچ
کچھ ہیں اسلام کے نزدیک میں دین و دہب و دو جہاد
فی سبیل اللہ عزیز داخل۔ کما سیاہی ان شانع اللہ تعالیٰ۔
پس جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ساجد نہیں بڑھ کر اور کوئی
جسگے پہنچ سکتی ہے:

اگر چہ وہ منصب کی تبدیلی اصول و حقائق کو نہیں بدیں سکتی
تو نصروف مولانا آزاد کی یہ اپنی تحریر ہی ان کے موجودہ منصب پر ایک
”ایسا یہیں“ ہے بلکہ باسیح سلطنت میں شاید لاہور کے شخص یہیں تک
مولانا پر مولانا موصوف کی معمرۃ الارار تقریر بھی ایک جلسوں پر
نشان ہن بر سامنے آجاتی ہے۔ خدا اما عندي معلم عندا اللہ۔

علامہ حافظ ابن حجرؑ کی تصنیف بلوغ المرام مع ترجمہ اردو ضرور ملا حظہ فرمائیں۔ قیمت مجلہ آٹھ روپی

قطع نظر اجتماعی اور بھی اعتبار سے جماعتِ اسلامی نہ کوئی نئی جماعت
ہے نہ تحریک نہ اجتنب نہ مدرسہ نہ فکر نہ گردہ۔ نہ اس کا سکر اڑاہل حدیث
سے ہے نہ پیغمبر مسیح بولی سے نہ بریلوں سے۔ اگر بعض ایں علم کو نزدیک
اس کے بحق موجودہ اعیان و اکابر قابل اعتراف انہا اور سختی پر ہے۔
اور ان اکابر کا اثر جماعت کے افراد پر پہنچ زیادہ ہے تو اس تو کھنی
اور جزوی اختلاف تو پیدا ہو سکتے ہیں میکن اصولیہ جو عوایدِ اصحاب
اور مقدس وحدت سے مکار اسے والی پیزی نہیں ہے۔ بلکہ الگ موجودہ اعیان
اکابر کو مٹا کر بھی اختلاف رکھنے والے حضراتِ جماعت کی بائی ڈور
اپنے ہاتھ میں سکھیں اور اپنے زادویہ نظر سے اسلام کی جلیلیت کی رہ
بھی جماعت کی تضیییجیت ہیں کوئی فرق نہیں آتا۔

قابل غور ہے کہ ایک شخص اُبی مسجد کے گہرے ایسی خاص
دنیٰ تعلیم درستا ہے جس میں قرآن و سنت کی روشنی کی اختلاف کی ہے اُب
ہیں۔ جو مسلمانوں کے تمام قابل ذکر گرد ہوں اور مدرسون اور جامعوں
کے نزدیک متفق ہے جو دین کے حقوق اور احکام پر ہے جسیں
کسی خاص جماعت کیوں نہ گردے کسی مکتبہ، مدارس کی جانب داری کا شامب
تکمیل ہیں تو کیا ایسے شخص کو صرف اس لئے مسجد سے نکال دینا چاہیے
گردد جماعتِ اسلامی کا تمہر ہے۔ ایسی جماعت کا فہرست جو جامعوں اور
آئینی طور پر سونا صدری دینی جماعت ہے۔ جماعتِ اسلامی یا اخوان المسلمین
یا مسلمانوں دین پرندیا کسی بھی جماعت کا کوئی فرد اگر مسجد کے گہرے مکار کیا تو
سچے کارکن ہاں بندی کرو۔ اُب اسے دوڑو ہی صحت سے پکو اپنی دعا کا
وہ جماعت سے رہو۔ اسلام کی سکل پر وی کر دے۔ تو کیا یہ وعظ و تقریر ہے
پیغام کسی خاص جماعت کسی خاص گروہ کا دعا یہ کہا جاسکتا ہے؟۔

بے شک حزب اللہ کا دعا یہ کہہ لیجئے در خیر گوہ ”دعا یہ“ چہ جس پر کسی
کا احادیث نہیں۔ ہر قرآن و سنت کا بیان ہے جو جماعتی اختلافات سے
بالاتمام فوج اسلامی کے لئے درس جاتے ہے۔ تب اگر تم حزب اللہ
کے پیغام کو بھی مسجد سے اس بار پر روک دو کہ ”حرب“ ایک شخص جلت
کام ہے تو عملی طور پر قرآن و سنت کا نام دینا بھی ناچکن ہو جاتے گا۔
آخر یہم الہمال واسے مولانا آزاد کے چند خود فرشت الفاظ
پیش کرنے پر اتفاق کرتے ہیں۔ اپنے مقام سماج دا اسلامیہ اور خطباً پر ایسا یہ
ہے وہ ”مطر اڑیں۔“

”جہاد کی حقیقت سے تم پر داشت ہو گیا ہو گا کہ اشرف

ڈار تک پہنچا

تاج الدین احمد لامگری

(اُن اخواتی جان باروں کی نزدیک سے ہاک خون سے اسلام کی نشأت ہاتھی کی تاریخ مرثیہ ہو رہی ہے)

درستک محبت کے، کس شمارتک پہنچے
پاشخ دس پر کیا موقوف، سوہرا تک پہنچے
وہ ہوس سے بندے کب، کوئے یار تک پہنچے
بات صرف اتنی تھی، تم سے پیار تھا ہم سکو
ذوق یہ ہما لاقعا، آب سے جوز نداں میں
اپ تو وادشے ان کے، جذبہ شہادت کی
تارہ سبے رسلانے میں، قصہ خلیل اب تک
جانتے آج کیا سو جبی، کچھ جنوں کے ماروں کو
کستہ دیر اور کیسے، راستوں میں حائل تھو
کاروں حق سے نجو، چسراخ پر اڑایا تھا
ایک شیخ خود بیس ہی، یاں نظر نہیں آتا
درنہ خلدے کے اندر، میگسار تک پہنچے
وہ نسلے ولی ناداں، درنہ سوچ کیا ہوگا!
گریہ نالہائے شورخ، ہام یار تک پہنچے

برادر کے سلسلے پر جناب تعالیٰ الذین صاحب کام منظوم شریپہ "داتک" ایک فنازیرت پیغمبر ہے، اس کے مطابقت میثاڑ بھوکھ میری زبان پر بھی اسی زین میں چند شعر لگئے، بلاشبہ تعالیٰ الذین صاحب کو نظر دیتے اور تقدیم کا فضل حاصل ہے بلکہ جسون اور پکاری آنکھ اعماقیں ہے وہ بھے فضیلہ بھوکھ، لیکن یہ ملکہ شتر گوارا ش ہے وہ دونوں جنیزوں کی تقابلی نہ کریں بلکہ دو لوگ فی الحقیقت ایک ہی حق کے لحاظ، ایک ہی ساز کے دھنے ایک ہی جعلی کے دوزائیے اور ایک ہی تحریر کی دشائیں ہیں، من ہیں تقابل کا سوال چیخ پندرہ پیغمبر ہوتا۔ (عاتر)

نالہ اختیا

عَامِر عَشاَنِي

کاش اپنی یہ حالت گوش یار تک پہونچے
کتنے رہن و قاتل قدار تک پہونچے
حشر و دار و گیرا لٹھا، اب یہ آزمائیش ہے
یہ جنوں بھی کیا شے ہے، خود ہی شکے دیولنے
تب فضیل ہوتی ہے، راہ منزل جاناں
شیخ محترم اب بھی، ذکرو و درو میں گم ہیں
مشرو تو سکتی ہے، اب بھی آتش نہ سرد
لذت سکون دل، بس اسی کا حق ہے
ویکھا کہ دہاک فن، کارواں بھی پالیں گے
ہوڑزاں کے جو نکوں سے جس بہماں کی سازش
رزم حق و باطل ہیں، فوج حق ہے لازم ہے
وہ غریب کیا جانے، کارزار کیا شے ہے

پرده حستکم ناز، دو رہی سہی عَامِر
یہ فضیل کیا کم ہے، کوئی یار تک پہونچے

اسلام اعیا کن مظہرین

مرزا محمد علی بیگ چنانی

بادشاہیں خیال پیدا ہوا ہے کہ دیکھنا اہب کے بعض اہل علم بردار گوں اور عالموں نے جو جگہ حکم اسلام کی کلی یا جزوی طور پر تعریف کی ہے وہ سراسر فتوح و تصحیح اور "مکار اسرائیل" سے نیو ڈیکھا ہے۔ کیونکہ حق ہوتی ہے کہ اگر ان کریم رواؤں کی نیت خالص اور دیانتدار اور جو حق توہ خود کفر سے پیشہ نہ رہے اور اسلام تسلیم کایا ارشاد مطلقی اعتبار سے نہایت درست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اصلیّہ کے ذرا بھر سے ہمیں اسیں خالص نظر آتی ہے۔ سماں کی قصیدہ خوانی میں مسلمانوں کی ہمدردی عقیدت کا حضور یہی ضرور رہا یہو گا بعض نے مختص سنتی ثہرست کے لئے یہ را انتیار کی ہو گی۔ بعض نے اپنی بعض فاطح بالتوں کو مسلمانوں سے خواہیں کے لئے بطور تمثیل دیا کیا ہو گا۔ لیکن بعض لیے بھی صدور ہیں جس کی حالت میں ان تمام مقاصد میں سے کسی تقدیر کی موجودگی ہو۔ زیرین تیار ہمہ علوم ہوتی اور ان کے اصول رغبوتوں کی حقیقت قرآن کی ان ایات سے معلوم ہوتی ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اُنکیں نکھلتے ہیں۔ ملکر اندھے ہیں۔ کام نیکھلتے ہیں کوئی ہر بے ہیں۔ عقل رکھنے والے مگر اچھے ہیں۔ اچھے قلب دہلوں پر گمراہی کی ہمہ بستہ ہو چکی ہیں۔ اپنی ملکی دنیا ایسی اہم اس نندہ جاوید حقیقت کا مشابہ و مقدم تدمیر اور طرح کرنے میں کو خداوندان مسلمان خانزدگی فرمیت اہمیت خوبی اور بڑائی کو جانتے اور اس نندہ کے باوجود خانزدگیں پڑھتے۔ روزہ رنگو اور دیگر احکامات الہی کی تقدیمیں عظمت پر ایمان نکھلتے ہوئے بھی ہمیں میں کوئی ہی تکمیر نہ فرمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح دیگر اہل دنیاہب کا حال ہے۔ اخلاق و انسانیت کی تعریف تدوینوں کی شرعاً ہمیں لوگوں کے ماقبلین پڑیدے ہو عقول و شعور کی پوری و معنوں کے ساتھ ان قدومن کی خوبی تسلیم کرتے ہیں۔ زبان سے ان کے گلے گاتے ہیں۔ دوسرے دن کو ان کا سبقت دست ہے۔ اس کا صاف طلب یہ ہو کہ کسی عمل یا عیتے یا ناظریہ دھومن کی تعریف و توصیف کرنے والا اگر خود اس کے متصفات مل کر اس کے قول و فعل کی یہ دور گی یہ جعلت جس لازماً یعنی ہمیں رکھنی کو شرح دنیا ارادہ تفاوق و تسلیم پر پہنچی ہے۔ یہ مذکور ٹھیک ہے کہ دور گی کا باعث اس کے ایمان و تقدیر سے کا منع ہے۔ اس کے لفظ کی معناری ہے۔ اس کی لذت پرستی اور عرض طلبی ہے۔ لیکن بدیاختی اور بدبختی لازماً ہمیں ہے۔ اس حقیقت کو سلسلے نکھلتے ہوئے ہم اس مختصر مضمون پنج کو شائع کر رہے ہیں۔ گوئی ہم پھر جویں کیسے کیمپریسٹر و مخفی موافق رہتا اور وہ رہنمای اسلام کے ہائے میں مرح مروانی سے خوش ہونا مسلمان کے لئے احسان مکری اور ضعف دینیان کا مظہر ہوا کرنا ہے۔ سو نے کوئی نام دینا سونکئے یا کوئی بھی نیکی وہ سونا ہی ہے۔ گاہ دنیا کے تمام اہل عقل و علم اگر مل کر اسلام کی تحریک و تحقیق کریں توہ اپنے کمال و وقار کے اعلیٰ مقام سے ایک اچھی بخشی ہیں ائمہ کے۔ اور اگر ان کی مرح خوانی کریں تو اس کے کمال و وقار میں ایک جتنہ اضافہ نہیں ہو گا۔ وہ سوچ کی مرح آنکھوں کی تعریف اور انھوں کی پڑھیتی سے بے نیاز بلکہ یوں پہنچنے والا ہے۔ بے نیاز ہے۔ اس کی توصیف میں اگر کوئی چند کلمات صحیحہ دے تو اس پر یا مسلمانوں پر کوئی احسان نہیں۔ دا اس کی مرح خوانی پچھے مسلمانوں کے لئے باعث خوبی ملکی ہے۔

اگر قیصر اور باب مقکر و نظر کے تھانے کو کیا لیجاتے تو پورا افتخار ہو سکتا ہے۔ سمجھی پڑھے الحکوم۔ نے و تناول قثار سائل و تکب میں

اسے قصیدہ پر بڑھتے ہوئے گے۔ افسوس اپنے کمزور احمد علی ہیگا۔ صاحب نے پنچ لکھ متوں بچہ جو رب کرتے ہیں ہیں آمین جو یہکا اختصار اور بچہ تو جو ہی سے کام لیا ہے۔ وہ نہ احتیا سارہ کیا تھا راستے ہی سے تو اسے تو ہدستہ بناظر ہی تھی کہ وہ میر خود فری کا الحفظ لایتے (وجہ)

روزہ اوری بیٹھ جو دی رہے۔ اور وہ محبیش عالمیہ تھا کہ ہر دعویات

(۱۳) خوبی کے ایک تویں حصہ میں خوشی میں سمجھتے اور دیگر مذاہب کے مرضیوں پر اعلیٰ رتبے ہوتے ہوئے کہا کہ:-

"اسلام ایک اور بیگنے مذہب ہے کہ جس نے اپنی تہذیب اور شناخت اور سببے ہے جو اگر وہ بنا لیا ہے۔۔۔ الگہ بنا

ہے کوئی بیچانہ مذہب ہے تو صرف اسلام ہے۔"

(۱۴) جہاں تک کہ نہیں فرمائے ہیں کہ:-

"اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ فطرت انسانی کی طبقاً ہے۔" پسندیدت کشن پر شاد صاحب کلکل کا قول ہے کہ:-

(۱۵) "اسلام ایک زندہ مذہب ہے جس کے میان کردہ قوانین کی پابندی کرنے کے لئے اشد ترین حیالیں بھی بھجو، ہو رہے ہیں۔"

(۱۶) قال لا جھٹ راستے، قمر طراز ہیں کہ:-

"یہی مذہب، اسلام سے جبت کرتا ہوں۔"

(۱۷) وہ وقت وہ نہیں جب کہ اسلام اپنی ناقابلِ ایکار جمد اقت اور روحا نیت کے ذریعہ سب کو اپنے اندر جذب کر سکا۔ دلکش المشراء، سر برائے، بنا تھا مائیگور۔

(۱۸) "ذینا کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا"۔ (مسنونہ فہی نائیدہ)

راخواز از جذبات نیاز مولف حضرت مزار محل خانصاحب

دکیں نادریہ دکیں

یہ تو ہر زندگی کے گروں ایسے ایلی ٹھری خداوت یعنی جو مذہب

اسلام کی روایت اور مذہب کے متعلق یاد کر لسان ایں ہیں۔ اسی حضرات کے جملہ مذہب ہے کہ تو اسی یاد پر نافرمان رکھے جاؤ۔

(۱۹) پسندیدت اور بیچانہ مذہب یاد کروں مطمئن آزاد کا قول ہے کہ:-

"یہ ایک راستہ مذہبی العقیدہ ہے جسے جوں۔ یہیں میں نہ پڑھ دیساں

اور اسلامی مذاہب کے حالت زندگی کو اپنی ہترین توجہ کا ذریح دیلہ ہے۔

اور وہ اس مذہب پر سچا ہوں کہ اسلام دنیا کا ہترین مذہب ہے۔ اور میں

بہانگیب ڈال اعلان کرتا ہوں کہ میری راستے میں کسی مذہب کو اغوثہ باہی

اخراج و تہذیب اور انسانی دلو احتیف فرادا لی کثرت کے ساتھ حمل

کی گئی ہے تو وہ مذاہب کا سارہ از اسلام تھی خاصی وکا دلہ دل اس کے

اعتنی ازی فرشان ہیں۔ وہ بالآخر اس بات کے کوئی امیر ہے یا غرب سب سکو

لے چکیں اخوش ہیں پناہ دیتا ہے۔ اس کے درد انسے سب کے لئے کھلے

ہیں۔ ہر خالد ہر رنگ کا انسان اس کے زیر سایہ رام وہ احترم کی زندگی

بکر کر سکتے ہیں جو ہوتے ہیں کی بعثت کو در کرنے کی طاقت صرف اسلام ہے۔

ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی اور مذہب اس بعثت کو در کرنے کی طاقت

نہیں رکھتا۔"

(۲۰) مسٹری۔ بی رام سوانی آئیکری راستے ہے کہ:-

"اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے معتقدین کو خداوائے تعالیٰ

کی عظمت اور اس کی رضا جو ہی کے راستے پر پلایا۔۔۔ اسلام نے ہمیشہ

اسلام

علام شیراحمد عثمانی کے پڑے بھائی اور دارالعلوم کے سابق ہم محض رسولناصیریہ عنہ کی یہ رکار الارادتیں تھیں کہ مولانا شاہ اور صاحب تبلیغ تتم دارالعلوم وغیرہم سے دادخیش حاصل کر لیجی ہے۔ اسلام کس طرح پھیلے؟ اس سوال کا تفصیل اور تحقیقاً یہ ہے اسے تائیخ و سیرہ اور عقل و نقل کی شہادتوں کے ماتحت شاہ بھی کسی کتاب میں اپنی تفصیل و تحقیق سے دیا گیا ہو۔ مفہوم یہ نہ کہ ساتھ دپھر پا۔ اس قدسے کے ایک دخواش شروع کر کے ختم کے بغیر نہ رہا جاسکتا۔ نیا ایڈنشن عجمہ لکھائی چھپائی اور دلکش ماٹل کے ساتھ۔ قیمت چھڑ دی پے۔ مجلد سات روپی۔

مکتبہ شبلی دیوبند ضمیم سہارپور (یوپی)

چند قیمت نگر بند پایہ کتابیں

وہ سچے ماقولات ہیں جو ہر ہزار اور سو سو تاریخی کتب کی مہر قصیری جوستے
اکھان افراد و ماقولات کیسا تھا کی جو یہ رسمی لاحظہ فرمائی، قیمت
کتاب الصدا ایام الحدیث حضرت امام احمد بن حنبل و امام الشاطعی
کی تصنیف کا اور تو یہ جو نہاد کو درست ترین
طرق پر ادا کر سکے ہے جو ہر ہزار سال ہے۔ حرم نے اس بھر کے ساتھ
حضرت امام کی حیات مبارک پر مسی تفصیل و مکشی ڈالی ہے، اور فتنت
خلق قرآن کے مسئلہ میں، امام اصحاب عقظیم الکافیت اٹھائیں ان کا وہ
حال اشارہ نہیں طریقہ پر من کیا ہے، مست کے شیدائی اسے ضرور
ملائیں فرمائیں، قیمت جلدی ہے

بیوی غلام یہ علماء ماناظر اور جو شیخ افاق تصنیف ہے جو کسی اصل اور
اردو تحریک ساقی شائع کیا گیا ہے، ایسا بھر کا اول حصہ
ہے کیا وجہ ہے، باخبر حضرت اسکے پڑیدہ نہیں، اب کی تصنیف، اسکے
سلسلہ ترددی، ابوداؤد اور بیرونی مسنون کتب احادیث حجۃ الحجۃ کے لئے وہی
اچھا کا گھرستہ ہے جو کہ وہ میں دیبا کے مراد ہے، کو قیمت یہ افتادہ، زیادہ
پڑھنے کے دلائل محبوب کتاب ہے بر ایذاہ اٹھائے ہیں، قیمت انہوں نہیں
ابواب المقت اسلام کے لا جواہر ایں قلم ہیر شکیب
اسلامی کی تھی افاق تصنیف اور دلہاس میں
سماں نگیز بیوی ای کا صرف نہیں ہیں اسکے علاوہ بھی موجودہ صدی کی پہنچی
تصنیف اسی لائق ہو کر ہر ہزار اکابر اسلام ایکبار افسوس اسلامی کے لئے جلدی ہے

اس کتاب میں
ان جو عقول کا
عربی جماعتیں دربار رسالت ہیں

حال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشغول ہے اسلام
ہوئیں، اس کے مطابق یہ جوستے یہ اہم مددگاری کا اسلام اسقدر جلوہ کیوں کو
شہر وہ شہر اور کاؤن ڈی کاؤن پسیا، کتاب احادیث اور تہذیب کتب تاریخی سے
مرشب کی گئی ہے، قیمت صرف

حسن ولادت رسول ایسا بھروسہ مذاہیں ہے جو کی خوبی کا

ذلیل حضرت کے معاہدین شامل ہیں،

۱) علامہ مشیلی شہانی (۲) مولانا ابوالکلام آزاد (۳) مولانا ابوالعلی
مودودی (۴) علامہ موسیٰ حرار الشاذ (۵) علامہ سید ابوالنظر جوہری (۶) جنت
ر گوپتی سہبائے (دھیلی)، یہ بھروسہ ایسا کہیتے فہیمانہ رومانی اور ایں
علم کیسے مشعل تھیت ہے، قیمت ایک روپیہ ۱ روپائے۔

اسلامی زندگی یون لو اسلامی احکامات خیم بخراں ہے بھروسہ
ہوئے ہیں، لیکن سب کا حاصل حصول ہو کر ہے
اسکو نہیا بت خفیر مگر جو ای اور کاش اندوز میں بچا کیا گیا ہے، اسلامی زندگی
کے شایقین ضرور مطالعہ فرمائیں، قیمت ۱ روپیہ۔

خواتینِ اسلام کی ہبادڑی یہ من محروم انسان نہیں بلکہ تاریخ
کے صفات پر عیشہ تاریخیہ دار

صلیلہ حاپتھی

مکتبہ جلی دیوبند ضلع سہارنپور (لیوپی)

نہل غیلان سے مسیح نے آکا

مقام پاکستان تعالیٰ اندر راتیہ دراد اندر مجده کی خبر ہے کہ ملتان کی پیٹر
بیدالوجہ دیگ کوچاپ پلک سیفی ایکٹ کے تحت اس نے گرفتار کر دیا
گیا ہے کہ اس شامست کے مکھ نے کسی قام راستے پر اقبال کا یہ شعر
لکھ دیا تھا:-

یوں تو مرد بھی چوپیں بھی ہوا فضان بھی ہو!

تم بھی بکھر ہوست ا تو سملن بھی ہو!

اسے کہتے ہیں اونٹ دے اونٹ تری کونکی بیدھی ایسا
خیال ہے کہ جن افسوس حبس نے تم طرفی فراہی ہے وہی الگ دشت "یوم
اقبال" پر نکل گئی عام کے نہایت غیثیں لیجیں فرمائیں ہوں گے کہ جیسا
اقبال ہرگز دیساں اگری اسلام مر گیا۔ وہ سوران کاظم شاعر اور اسلام
کا ابوظیم معدن ہے۔ اس کا ہر شعر ریشم میں تو نئے کے قاب اور ہر ظسم
بیریم کے ذیخوں سے زیادہ قیچی ہے وہ آدمی بہنس فرشتہ تھا بلکہ فرشتوں
کا بھی فرشتہ۔ اس کے بعد ہماری زندگی بے کار ہے۔

جی تو یقین بطور تبرک انھوں نے گذشتہ فرم اقبال پر کہا ہوگی
اور اب ان کا ارادہ ہو گا کہ اگر مرکزی کائینیں ہیں دوچار تبدیلیاں اور
ان کی منشائی کے مطابق ہو جائیں تو اقبال کی لاش کو تحریر سے نکلا کر
قریز میں کے برابر کر دیں اور اقبال کی تعاونیت کو سیفی ایکٹ کی دفعہ
نلاں درفلس اکی کی رو سے خلاف قانون قرار دلوادیں۔

ہرلئے کھیں زمانے میں پھر سے آتے ہیں
اگرچہ یہ رہے آدم جو اس ہیں لات و مناس

۱۸ ارجوی شہر :- خیر ہے۔ تابعیت کے تاریخی کرکوڑت
کرنے والے گروہ کی گرفتاری۔ زوجہ رہا۔ پاکستان

بالکل ٹھیک ہے۔ جو حق سے کی موجودگی ہے تاہم کی چوری
کریں الحسین گرفتار ہی کرنا چاہتے۔ پاکستان بھر میں دائرہ ایمان پاکستان

کا ریج نو شہر ۱۶ ارجوی شہر :- وہ کسی پہنچ ہوتے ہو رکھتے
کہا ہے تاکہ چوری سے جائے ہر اچھی سے نہ جائے۔ ہمارے عالیٰ
 مقام بحارت میں جو دہشت ان کرام اور لیڈر ان حظاں پہنچ سے فرق
پرستی کا مشغل کرتے چلے آتے ہیں ان کی فرق پرستی اگرچہ بعض ہوسوں میں
خلافت کے دباؤ اور رضاکار ناموافقت کے باعث عمل اواب جاتی ہے۔
یکنہ دل کی بھروسہ مکالنے اور عادت کی بھروسی پوری کرنے کے لئے وہ
زبان سے پچھنچ کر گل افتخاریاں کرنے ہیں اور ان کے شرے
ہوئے دلخواہوں سے الفاظ کی تکلیف میں خالص ہونے والا بد اور اداوا
شرافت داخلی کی ناکہیں داخل پر کریں دل انہاں ہتھیں کہ جما یہو
ہم ہی اپنی شیفتت دردالت کے بقید حیات ہیں یہیں فی الحال چوری
کا موقع نہیں لے رہا تو ہر اچھی ہی کر رہے ہیں۔ ذرا سوچ ما تور ایام
چپنا پہاڑا مال اپنا۔

بکواس کی ایک بیوہ کو مفتری نے یہ کانفرنس آریہ سماج کے
دو سیان مکون تھے جیسے اور نایاب بارہ دس بڑھ کر کے۔

"قرآن میں یہ الہم نہیں بلکہ ادم ہے....."

اس کانفرنس کے ہجوں انسپیکٹریوں کا ہنہاں ہے کہ ہم بحارت
گوشت خوری کو مکمل طور پر جنڈ کر اسے دم لیں گے۔ پہلے کاتھ چھپر
بھیں پھر کبھی بھر میخان اور اندھے کھانا بھی ہم جنڈ کرائیں گے۔

یکنہ اتنا اور کہہ دیا ہوتا کہ اس زبردست کارنامے کی انجام دیتی کے بعد
اپنے "آدم خوری" کو رواج دیں گے۔ آپ کے یہاں سنہ ہے کہ یوں دیوتا
خون کی بھیٹ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ میں خون اخیس دیا۔ گوشت
خود کھایا۔ اللہ اکثر خیر سلا۔

۱۹ ارجوی شہر :- دارالمرئین دالاسلام مکالمہ ذوالاکر ایمانی

ایمان از نعمت اور اضطرابات پسند شہری کا رامغ آپ کے سرسی ہے۔ جس دن آپ افتاد کی ترسی پر اگر اکار و دل کے لئے انسی عملی امانت کو ادا کر مقام پر آئے تو بقیہ کیجئے آپ کو بھی اپنے سریں ایک تکفیر مبلغ خسوس ہو گا اور آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر حکم انعدام کے تالوت میں ایک نئی نیکی کے مرادت ہو گا۔ ہر کرد کابن نیک رفت نہ کش شد!

۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء— کوہ وقار علی خدا جہاں شرمونہن لالاً گوم
ذیر اولکی سلعت گورنمنٹ نے فرایا کہ۔

تاہرین کا نیاں ہے کہ رکشا چھپنا محنت کے نئے مضر نہیں ہے۔
بشرط کہ رکشا چھپنے والا تندرست و تو انا ہو اور اسے چھپنے پا قلب کی
کوئی بیماری نہ ہو۔
لاریت فیہ۔ جیسا گھوں کی کی ہوتی ہے تو شگاڑے اور
منگ بھلی کا آٹا بھی محنت کے نئے مضر نہیں رہتا۔ مخصوصی چاول اور
برابری ریت ملا ہوا آٹا بھی وٹاسن ڈی سی ایل ایٹ دفیرہ کھجرو
ہو جاتا ہے۔

جب کوہ جم کے کافزاں سے دولت کا پنال وزیر ولی خیرو کی
تجویں میں کئے گئے تو کوہ جم کے نقشانات ہواں تکمیل ہو گئے
ہی ناکہر جو گاتا ہے۔ اور بکاہتی کے وٹاسن پی سی جی ملی دفیرہ اصلی
گھی سے بھی زیادہ خبیث و خودی بخاستہ ہیں۔

جب..... مگر شاید کہاں تک ستے گا۔ بس یہ اصول یاد رکھو
کہ کسی شیتوں کی جس وقت جو مردمی چوکار فزانہ عالم کی ہر جزیرے اس وقت
دیکھی ہی بن جاتی ہے۔ ڈنڈا الی چیز ہے کہ زہر کو تریاں بے ایساں کو
ایمان کھڑکو اسلام اور درات کو دن بنادے۔

سفا نفس کی جادو گری کا حال کیسا ہے
گھر سے کوہ وقار علی خشم کہنا ہی پڑتا ہے

۲۱ جنوری ۱۹۵۶ء— راجستان کی کائینیہ میں ایک سلان سمنی
علم الدین صاحب بطور وزیر تالون شاہ کراں نے۔ اپریل ۱۹۴۷ء
حضرت مولانا احمد عید صاحب نے ذیر اعلیٰ راجستان نامہ مبارکہ کیا
کاتار و اذکار کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ان کی اس عنایت خسرو اور پر
اٹھاڑا تسلک کیا ہے کہ ان کے اس گھبہ ریت فراز کارنا سے راجستان میں

اسی طلاقی اصول پھر سلیم برائیں۔ چنانچہ کراچی سے نے کرسر عواد اور نجاح ب
سکھ بزرگوں والیتے اس بات کے شاہزادیں کہ ائمہ اچھار نے والوں کو اس
خطاب میز نظر رکیا گا کہ مرغی پر اپنے کی جگہ صعن اندھر پر لے پہنچا
کر پاپستان کے محل میبار زندگی اور بندہ امر مکن ذہن رنسکر کی
توہین ہے۔ اور مرغی پر اپنے چھکہ نظر کی بلندی اور خیالات کی
گیا کہ انہوں نے چوری کرنے میں مبتکہ نظر کی بلندی اور خیالات کی
حلفت کا ثبوت دیا ہے۔ نجاشا احمد اللہ، خیر الجن اور

۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء— چارچ ۱۰ جوہر نے اور دلیری خلیل ہندی
ایش کا فستاچ کرتے ہوئے اردو کی عظمت جس و جمال اور نفاست
دانادیت پر طول طویں پھوپھو یا اور پہنچ ٹھاٹھاں لفظوں میں اعزاز
کیا ہے کہ اردو تہذیب درستی کا وسیلہ اور شفاافت دلکھ کا مدد و زینتہ
ہے دفرو و دفعہ۔
نکھنیت زکیہ نہ ہمارا ج۔ یہ حقیقت تو اردو کے نام نہادہ شمن بھی

پہلے ہی جانتے ہیں اور انہیں خوب سے علم ہے کہ اردو نہاد کستانی ہے۔
عربي و سندھی۔ نسلان کی جائیداد نہ چھوٹ نہ شور، لیکن صرف جاننا
تو کسی بات کو لانتے کے لئے کافی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں مددی بازی
کو اپ کے بھارت کا کوشاذر یہ پر دھان بُر انہیں جانتا، مگر رنڈیاں
ہیں کہ تھری پاہر شہر و دیار میں قائمی جو از سیست موجود ہیں۔ شراب
جو۔ بے جانی سئے پن اور بد اخلاقی کو بھارت کا کوشاڑی کیجیے جو بُر
ہیں جاندار لیکن بھارت میں قافوں نے کہاں کہاں انہیں کھلتا بند کر دیا
کہاں کہاں ان کے پاکیزو و قدموں کے نتوڑس نہیں۔ تو حضور جماں
اور بات ہے اور ماننا اور۔ اردو کی غوبیاں اور جنوری حیثیت کو
جانتے تو ہائے سب گری شیشیں اور دھرم رہا ہیں۔ لیکن اتنا اسلئے نہیں
چاہئے کہ نہ ماننے میں ایک طرف سلانوں کے قلوب کا قلعہ سلیں دیکھنے
میں انہیں لذت ملتی ہے۔ دوسری طرف ہندی کی محنت کے مخصوصی
خود ساختہ احساس سے ان کا نفس اس سوچی حائل کرتا ہے جس طرح کہ شرب
اور نیم اور عشرت فانوں اور جانپریوں کے حوصلات سے سر کاری
خراز پر پوتا ہے۔

ہم تو ہب راجتختی سعادت آپ کے ماں میں بھی بھی کہیں گے
کہ اردو نہادی کا یہ سارا چوش و خوش اسی وقت تک ہے جیشک ایک

بھی سیکولر ازم زندہ با رہ گیا۔

اور پہلوں پر تو بعد میں خور کیجئے گا چیز راجستان میں بھی "بھی" اور پہلوں کی تقریباً چودہ لاکھ مسلمانوں کا پنج مریکوں طبقہ پر نکلنے کے لئے مسلمان وزیر کا وجد صرف جمپوری بلکہ جمپوری در جمپوری ہے۔ لیکن سائے مسلمانوں بھارت کو حضرت سیدنا احمد کی ذکار دیتے جس "احسان شناسی اور سلیمانیاز مندی کا منون ہوا" چاہئے کہ ان کے برخلاف تاریخ خداوندان بھارت کو احسان لانے میں مدد دی ہے کہ بھارت کا مسلمان ابھی بالکل وردہ نہیں ہوا بلکہ احسان شناسی بھیت زندہ بلکہ پانیدہ بلکہ تائیدہ و سر ائندہ ہے۔ پچھلی بڑیاں ڈال کر اب بھی اس کے کام وہیں کو شکر نہت پر مال کیا جاسکتا ہے۔

بیٹھے زملے کی یا تھے۔ ایک بادشاہ نے اپنا محل بنا لئے تھے بعض لوگوں سے کچھ زمین مفت طلب کی۔ ان لوگوں نے صاف انکار کر دیا بادشاہ نے انھیں قیدیں ٹالوایا اور ان کی زندگی پر قبضہ کر کے انھیں سے بنیادیں لکھ دیں ایک مزدوری کرانی اور اجرتیں حضرت ایک وقت آدمی خوارک ری درات کو جیل ڈال دیا تو اس دن بھر محل بنا گا۔ آخر کار سالگارہ کے موقع پر بادشاہ کے ہر کارے نے یہ خوشخبری دی کہ سالگارہ کی خوشی میں مزدور دنوں کو دنوں دقت ملنا ملنا کا نیہد کیا گیا ہے۔ اس خوشخبری کو سنتے ہی مزدور ہر کارے کے پیروں میں گرگئے اور کہا کہ اسے مرتضیہ جائز انسانے والے مبارک کے خانبرا ہماری طرف سے بادشاہ کی خدمت میں شکر بیٹھیں کر اور ہر سکے تو ہمیں اس کے حضور میں لے چلتا کہم اس کے تحف و تاج کو سجدے کر کے عرض کریں کہ دو وقت پیغیت بھر اور ولی ملکے کے اس مبارک فیصلہ کو ماضی شرکھا جاتے بلکہ دوام بخش جا جائے۔ عدل زندہ باد رعایا پر دری پائندہ بادا

۲۱ رجنپوری شہر۔ دہلی میں حضرت خراج نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مدرس کے موقع پر جناب رادھا کاشن اور راج غوث غوث علیخان نے جو کچھ کہا ہے تو کہا ہی۔ کمال تو ایرانی سفیر جناب علی اصغر حکمت سو سردار

ہوتا ہے جو فرماتے ہیں کہ

"دوشی ذات پاٹ اور عقیدے کی بھول بھیلاں سر بالا نہ

ہوتا ہے"

ناحقہ سرگیر بیان ہے اسے کیا کہنے اسی پر اس بات کے جواز کے کافی ہے کہ ایران کی جو چاہے کہو تب تو پیش کی آسامی تماں پک کا ارشاد سر آنکھوں پر۔ لیکن اگر مفارقت کے زور سے آٹو کو فاخت کر دے کوئی ماشنا ضرورتی نہیں ہو جاتا تو فیکار عرض کرے گا کہ "دوشی" اور "دو انسے" کے درمیان بھیر صاحب نے کوئی صوفاصل نہیں چھوڑی ہے۔ بھارت میں وعدت اور ان کے علمبرداروں اور اسلامی انتیاز و فیض کے احصاءات مسلمانوں کے ذہن و قلب سے گھر جیتے کا ارادہ رکھتے انہوں کی طرف سو تو پیش کھانے سے بھیر صاحب کو ادالہ سکتی ہے۔ یا ہم اُن فیشن ایں مذہبی رہنماؤں سے مبارک باد حائل کر سکتے ہیں جن کے نزدیک مذہب زبانی جسمی خرچ سے اُنگے نہ بڑھنا چاہتے۔ لیکن اگر وہ یہ بھیں کہ حضرت خوا جس نقام الدین اور ان میں ہے دیگر اکابر امت کا تسلی مقام و مرتع جانشی کے سچے الدلائی مسلمان اخیں ان کے اہمی ارشاد پر داؤ جسیں دیجیں گے۔ قوانی کی مشاہ اُس انگریزی سی ہرگی جس نے مسلمانوں کے ایک جلس کی صدر اور کوئی کوئی بہت کھاتا کر دیں ام گران کو بہت پسند کرنا مانگت اور اس کے بعد جیسے ایک حوالہ نکال کر دکھلتے ہوتے کہا تھا۔ ہم نے اس کی جلد پر سونا کا کام لگوایا ہم بر دست اس کو اپنے ساقیوں کی لینے کے لئے رکنا پڑتا۔ اس کے بعد اس نے حائل کو تبلون کی جیب میں رکھ لیا تھا اور کچھ دیر میں پیشتاب کیے گیا تھا اور حائل حسب دستور حبیب ہی میں رکھی رہی تھی۔

صولی فضور الدین نے جس دن ایرانی سفیر صاحب کے مقابلہ

پر ہے تو دو شے ہوتے ہیں یا اس آئے۔ اور فرمایا۔

"بھی والٹا ایرانی سفیر اپنے چاہیا ہوا مسلمان ہوتا ہے"

میں نجاں کس کام میں نہیں تھا کہ ان کا مطلب انکل نہیں کہا

"کیسا ایرانی سفیر"

وہ بولے۔ "اپاں دیہی سفیر جس نے کہا ہے کہ دو شیش...؟"

"اوه کچھ گیا" میں سمجھا۔ لیکن اس مسئلہ میں کیا خلافت

کر سکتا ہوں؟"

منسیا۔ لاحول ولا قوۃ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ تم جو ہمیں بت پاس پر خانہ روزے کے بین چیتے ہیتے ہو تو اعلیٰ حضرت سیدنا حبیکے لفظوں پر غور کرو۔ شرعی پابندیاں تو اعلیٰ خانہ روزے کے لئے ہیں۔ ہم لوگ درویش اس بھول بھیاں میں کہاں پڑھنے والے ہیں؟

میں اس وقت مذاق کے موڑ میں نہیں تھا۔ سیدگی عرض کیا۔
”وہ دیکھ رہے ہیں..... وہ جیسیں!“ میرا شارہ سامنے تھا۔ پر بھڑکی جوئی جیسیں کی طرف تھا۔

”جی ہاں دیکھ رہوں۔“

”یہ بھی ذات پات اور حقاند کی بھول بھیاں سے آزاد ہو سائے بھی کسی تربیت کی اصول کی نظم حیات سے کوئی دلچسپی نہیں۔ بس کھانا اور جینا۔ اس میں اور آپ میں کیا فرق ہے؟“

وہ غصب ناک ہو گئے۔

”تو..... تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ خواجہ نظام الدین اولیاً جیسیں جیسے تھے؟“

”ہرگز نہیں۔ یہ مطلب تو آپ کا اور آپ کے ایرانی صفر تھا کا ہے۔ جو شخص کسی انسان کے بالے میں یہ کہتا ہے کہ اس کا کوئی عقیدہ کوئی اصول کوئی نظریہ حیات نہیں وہ فی الحقیقت اسے جانور یاد ہواز کہتا ہے۔ ورنہ انسانیت کی شرط اولیں عقیدہ اور اصول ہے۔ اپنے اور شریخ مطہیوں کی روایات چھوڑ کر الگ مجموع تاریخی حقالت پر آپ نظر کریں تو دیکھیں گے کہ حضرت نظام الدینؒ نے بے عقیدہ درویش تھے مذکور کے شریعت قلندر، بلکہ ایک پابند شریعت ولی اور قرآن و منت کو دلدادہ بزرگ تھے۔ انہیں اس سنتے میں درویش کہا جس سیل آپ درویش“

ہیں ان کا ندان اڑانا اور فیصل کر لیتے۔“

صوفی صادر تھے جو اس سامنے بنایا۔

”تم اہل خانہ روزے کو اس عقلی فریب نہ ماریا۔ اسے انکو کو اندھو ہو کی اگل میں مشریعیت اور حقیقت سے کہاں بچ کے ہیں۔ یہ تو عشق ہے حق۔ آنکھ بھی اونٹاکھ بھم کی سیر۔ پہلو بدل اور عرشِ عظم سمجھے ہے تم مبلد کی تھاپ اور قوال کا غرض سمجھتے ہو وہ تو آسمانی زیستی کی پیریں ہیں۔ تم ظاہری میں نجھے رہے اور درویش کہاں سے کہاں بیٹھا؟“

”بیٹھا کہاں جنمیں؟“ میں نے جس کہاں دیواریں اور بے عقولوں کی زندگی کا کبھی جواب پوچھ لیتے۔“

۲۲ حضوری شہرہ۔ کوئی بیتلہ مسلم زوج افسوں کے پیچے والی مجلس میں وزیر اعظم جانب محمد علی نے بڑی ایمان انگریز قصر سر کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”دنیا کے تمام ممالک اسلامی اصولوں کی بناء پر عمل کے حاصلکرنے پر کان پیک گئے اسلام کا نام منت سنتے۔ اسے بھائی کوئی اور بات کوہ۔ اسلام نے اخْرِی تھار ایک بگاڑا ہے کہ جاہ و نصب اور یہاں پر ہوس کی ہر انہی تھاں میں قائم است کان پیک کر کے آتے ہو۔ تھا کے ہی ”اسلام“ کا تجوہ ہے کہ بھونو و بھیڑا اور خدا بخش نان باقی روزا ناشر و دشوق سے لکھتے ہیں کہ یہاں ہے تو سنا تھا اسلام کی حکومت میں ناج رُگ، بیجا فی بے معماشی اہمیں ہوگی۔ فیکر نہیں ہوں گے۔ ورنہ یاں نہیں ہوں گی شراب نہیں ہوگی۔ مگر یہاں تو اسلامی حکومت بھی ہے اور اس کے بھی اسکی کوئی کھاتا ہے کہ بازو اسلامی حکومت ہے کہاں تب بھونو و بھیڑا بخشن دلوں مخہ سبور کہتے ہیں ہے کہوں نہیں آخر بُشے بُشے ڈر اور بادشاہ تو رابر کہے جائیں ہیں کہ پاکستان اسلامی ہے۔ اسلام ہی سچا مذہب ہے، وغیرہ وغیرہ تو خصوص اسلام کی بھجن سے اب یہ مسیحی مطلب کی بات کیجئے۔

”وہ جیسیں، آپ ان لوگوں کا پیٹھا تھجھے ہیں ابھی طرح جان گئے ہیں کہ اسلامی اصول“ گزری نشیوں کی زبان میں چڑپا کا نام ہے اور متنازی وادی یہ لوگ اسلام اسلام پکاریں اتنا ہی زیادہ کفر و اندھیرا اور خدا بخشن کرتے۔“ اسلامی اصولوں“ کے لیے آپ چاہے امریکے کے کتنے ہی ترقی پا نہیں میں کتنے ہی صین رنگوں میں آرٹیسٹ پر چھوپا جسیں یہاں جو بھی تلقی و لڑا اور نقی گرا آپ دوڑ کا شاخصہ نہ تھا ہے بلکہ سیل پر اعتقاد نہیں کرتے۔ آپ کا اسلام آپ کو مبارک اسے آپ اور صحن بچائیں۔ غریب عوام کو بے اسلام ہی رہنے دیں۔ عَ گر قبول افتخار ہے عز و شرف ا!

۲۳ حضوری شہرہ۔ مصری خاتون یہ درست دری شفیق نے بیج پاکستان کے فرایا۔

”مرد کو ایک سے زائد بیویاں کرنے کا حق ہرگز نہیں اور قرآن کی جس آیت میں یہ حق دیا گیا ہے حقیقت میں وہاں اس حق کی خلافت کی گئی ہے۔ تمام اسلامی مالک میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کے خلاف قانون ناقد پڑنا چاہئے۔“

آپ کی خطاب نہیں ہیں مصطفیٰ صاحب امصار اور پاکستان کی فہض ہیں

سر شکل پر ہے کہ ان کی ہوتی ابھی تکلیف نظر کے اس بند میز ری نہیں
بچپن سالاً آپ بھارت شریعت کو ان ہمارہ قبیل کو روشنی دھکائیں اور
ذائق اگلے دن اس سے ترک روایت اور اظہری ردگی کا سبق دیں تو
کیا تمہبست ہے یہ تحریریں بھی امانتی مفردیں کے دلش بارہ شعر ہی صحتی ہی
چل سکتیں کہ:-

تر کی ریانی سے بہت نہیں دنیا میں بہس اس
یہ وہ جامسہ ہے کہ جس کا اہم اثاثہ سیدھا

ایسی ہے کہ ان دونوں ملکوں کے لڑی ایشور کے عظیم ہر عصر دونوں گر
کا مکمل ہے۔ حق بھی یہ ہے کہ استاد آن کی تحریریں اوس اسلام کی تحریریں
پہلے مالموں نے کی ہیں وہ عوام کا اقامہ کے ساتھ ہے بخواص یعنی اگر سلطنت
آفیسر ان اور کوئی پٹکے کے راگان، وزیر اول، وزیر اس کے نمائی خواہیں
تحریریں ہوئی چاہتیں اور ہمہ ہی ہیں۔ مثلاً سکھ طور پر اس بنا کے مدد
سود مکمل نہ کو دستیں۔ قوام کے معنی جو اگر کاراڈاں اور اسیں شیخ حجر
کے معنی شراب لگھپتیں ہیں۔ تاج رنگ کے معنی گول اپنے ملک خیر کلب
اور نیما انتہی ادغیر وغیرہ۔

۲۴ حجوری ۵۵۶: - بہت ہیں کہ ہمارے مردمتہ پسندیں پہنچتے
سے پہنچتے ذیک سجدتی جواب نہیں ہے اور مندر خدا ہزار نہیں ملامت ہے۔
تب کیا اخراج ہے؟ ہر جزا ایک بخرا اور دلت جیات رکھتی ہے
مسجد کی عرضت چھٹی سندھی ریانی ہے۔ آپ یا اپنے کمکے دل دے کوں؟ گل
آپ نکا بت زین گے کہ صاحب رسولی شرف الدین سمجھے اور لا ر
بھلکت رام انشہ ہیں۔ یہی تو عذری اور فرد پرستی کی باتیں ہیں۔ الحمد
لله علیکم وکوت جیات اللہ کے باقی ہے۔ دس مرتب ہیں دس پیدا ہوتے
ہیں۔ یہ کیا کچھ بھی ہے؟ اس سجد کیوں مردی سندھ کیوں زندہ ہے۔

یہ بھی یاد رکھتے کہ ہر پہلے سرکاری ہے اور سکول امتحان کی
سرکاری زمین پر کسی غیری عبارت کا دجود رست نہیں ہے۔ اپنے
مسجد کا خاتمہ تو اس دلیل سے بنا طور پر ہو گیا۔ اب رہا مندرجہ تواریں تو یہ
مسجد کی طرح ہے دو یہ دیونا کا ہیں ہوتا۔ اس میں ایک سے ایک قومی
 قادر رہتا ہوتا ہیں۔ مکن ہے سجد کی طرح اسے بھی ختم کرنے کچھ لوگ اسے
ہیں اور دیوی دیوتاؤں نے انھیں بھی ختم کر دا ہو۔

دوسرے مندرجہ تواریں معرف عبادت کا ہے نہیں راشٹریہ
بھارت کی پر اپنی تہذیب کا پھر تفاوت اور روحانیت کیا دنگار ہے جسے
یہ کوئی نہیں کی رو سے بھی باقی رہنا ہی چاہتے۔ مسجد اُن شریروں مسلمان
بادشاہوں کی بادتازہ کرتی ہے جھوپوں نے بقول الراشد علیہ السلام اپنے
تایاک تدوین سے ایک ہزار سال تک بھارت کو روندا۔ اگر سرکاری
ہستیاں کے اطمینان یہ بادگاری اسی رکھی جاتی تو اس کا صاف طلب
بھاؤ کیوں نہیں سرانجام خونی اور لیٹریتے بادشاہوں کے قصور سے کاپس
کرتے اور ان کا فخر بھر جائے اور جو تجزیہ ہو جائے۔

(محلی یہ تو سواری کے کھیل ہیں۔ مندرجہ مسجد غائب۔)

یہ تو ہیں گے یہی جو احمد روزوں سے چار شادیوں کا حق چھپنے کے
عوتوں کو چار خصم کرتے کافی بھی دو ایسے۔ کم سے کم سود و سرہ مس نہ
ایسا ہو تاکہ آپ کے پانچ طبقے جو مرد کے خلاف جزوی اس مقام جو ش
مارہ رہے اس کی کچھ تلکیں ہو سکے۔ ہم بھیتھی ہیں کہ جو استاد آن ہیں آپ کی
نگاہ کر شری ساز نے مفردیں کے تھے ایک سے زیادہ ہیوپوں کی مانع
لکھش کریں اس قرآن میں ہر درجی ایت بھی اسی جادے گی جو عوتوں
کو ازدرا اور انعام دس میں ہیں تو دو چار شوہر دوں کی احیازت دیتی ہو۔

اگے ارشاد پڑتا ہے۔

"پرده رواتی چیز ہے، اس کا نہ ہبست کوئی تعلق نہیں۔
عوتوں کو چلہتے کہ خالوں کا انتظام کے بغیر خود ہی پرده ترک کر دیں۔"
بیان فرمایا اعلیٰ حضرت نے۔ ہم تو ہمیں سے ذمہ دار پرده رواتی
چیز ہے بلکہ عفت و محبت اور اخلاق اسرب و اخوب سب رواتی
چیزیں ہیں۔ اور یہ جو آپ کے عنکیں پر لباس کا پرده ہے یہ بھی سارے
روانی ہے۔ اور نہ انسنگوں کے کلب" واسطہ مفکرین بڑی اچھی لیں
یتھے ہیں کہ بھاس محض رواتی ایک سی ختنی ہے اصل فطرت نگار ہے۔
کیونکہ انسان نگاہی پیدا ہوتا ہے۔ میں نگاہنا اس کا پیدا شی اوپری
خی ہوا۔ تو یہ صاحب اس معلم دلیل کے اعتبار سے اگر آپ بھی
ایک دورہ نظری یعنی طبیر رواتی یعنی بغیر کیلے در کے اسلامی حمالک کا
کردار ہیں تو کیا ہو جے؟ اس سے اسلام کی وسعت نظری ترقی پسندی
اوپر قطب نوازی کا بھی پر جا رہ جاتے گا۔ اور آپ کی شہرت کو بھی
چارچانہ لگ جائیں گے۔

دیکھتے ہمالے بھارت یہ بھی کچھ لوگ آپس ہی کے ہم خیال
ہیں۔ وہ روانی چیزوں کی مخالفت کے طور پر اور نہ انسنگا ہتھے ہیں۔

درستے ملکوں میں جو سمجھ لجھتے کہ نسل و رنگ کی برتری کے تصورات کا سرچشمہ قانون کی درستی سے بہت آگے اُس پوشیدہ ساقم پر ہے جہاں کو دارخیل اور فظریات تخلیق کرنے کا خامہ موجود پایا جاتا ہے۔ ایک شیئن روٹی سے کپڑا اور گلے سے شکر و باناسکتی ہو سکیں روٹی سے چونا اور گنے سے پستوں نہیں بناسکتی۔ اسی طرح قانون کی شیئن کی شدہ ذہنوں سے وہ جھیقی انسان دوست کو دارہیں ہے اس سکتی جسیں زنگ و نسل کے استیازی تصورات نہ ہوں اس کے لئے ضرورت ہے کہ ایسی کاشت کی جو دل دماغ کے گزار و جس انسانی مساوات اور عدل و انصاف کے اسسات کی کھیتی اگاتے۔

۲۶ جنوری ۱۹۵۷ء: پرچار وحدت پیدا شد و مسانے جو دھپر میں کہا۔
جب تک ملک میں جمہوری قوانین پُرسنل نہ آمد نہ ہو۔
جمہوریت کا ذھول پیشے سے کوئی فائدہ نہیں۔
واہ صاحب دادا! اگر جمہوری قوانین پُرسنل دادا مدد ہتا تو ذھول پیشے کی کیا ضرورت رہ جاتی۔ ذھول تو اسی سکھی میٹا جا رہا ہے کہ کمل درآمد نہیں ہے۔

پھر میں کہتا ہوں ملک درآمد نہ ہونے کا الزام بھی بڑی حد تک صحیح نہیں۔ تمام وزیر جمہوری ہیں۔ سفیر جمہوری ہیں۔ اداکیوں جو حکومت جمہوری ہیں۔ قوانین جمہوری ہیں۔ اس سے بڑی اور جمہوریت کیا ہوئی کہ دزیرِ سیم جمہوری ہیں!

اپنے طلب نہیں کیجئے۔ طلب یہ ہے کہ جمہوریت افسوس کی سیناگ داسے جاؤ رکا تو نام نہیں۔ جمہوریت یعنی دوامیت بنتائیت۔ دیسیت۔ گوپا جمہوری دہ کام ہیں جن کا تعلق عوام سے ہو۔ تو اپنے بتائیتے یہ ملیں، اُنکا خلائق سترگیں دکانیں اموریں پنج سال ایکیں اس ترمیم دان یو جنائیں دغیرہ دغیرہ جمہوری نہیں تو اور گیا ہیں میں تو کہتا ہوں آج کل کی وسیع تعریف میں رشتہ ستائی چوریاں دیں۔ میا شی وغیرہ بھی جمہوریت" ہی ہیں آجاتی ہیں۔ آخر رشتہ کس سے کس نے لی۔ بھارتی سے بھارتی۔ پاکستانی سے پاکستانی۔ اخراج کس نے کس کو کیا۔ دام سٹنگ نے کلا دیوی کو سفر بعد الخلق فریڈیتو کو۔ سب جمہوری ہیں دیجی ہیں عوای ہیں۔ دزیرِ دنار اگر پسچے بدل سکتی۔

۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء: بیوی اسیلی کی ایک نشرت میں ایک ہر یکین برسے کہا کہ ہندوستان کے ۴۱ لاکھ سے تو ہم ہیں اور قائم یا لوگوں ذات کے ہندو اور آریاؤں کی اولاد ہیں جو وسط ایجتہاد و یورپی گلشنی و مغربی ممالک سے یہاں آ کر آباد ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس دلیل سے چار سو بھن پہاڑ سے مسلمانوں کو عربی اسلوب کر کھو کر اپار چلتے ہوئے کا اور ڈردتھے ہیں۔ مگر حوالا یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے تو نہ صرف کھو کر اپار بلکہ ایران پار اور صرب اور بھی بہت سی ملکیں ہیں جہاں وہ سر جھپا سکتے ہیں۔ مگر ہر یکن دوست آریاؤں کے لئے بھی تو جہالت کے بہر کوئی مناسب جگہ نہیں۔ ہم غیر مسلمان تو یہاں تک تیار ہیں کہ اگر جو شی ہوئے کے جرم ہے ہر یکن کے سے مسلمانوں کے جبارتی اپنی جمہوریت کو کان پکڑ پھر کے نکالے جائیں تو ہم کسی اپنے مسلمان ملکیں نہیں بھائیں گے۔ بلکہ کوئی بھر اور غیر ایجاد جزیرہ ڈھونڈ کر ساختہ ساختہ رہیں گے۔ تاکہ آئندہ کوئی زکہ سے کہ قلم کھل جاؤ ہم اس جزیرے کی اٹھی اولاد ہیں!

سگر فوس ان دونوں نکلی مالی کا رواج اور تبلیغ اس تدریج ہے کہ اصلی بھائی کو کوئی نہیں پوچھتا۔ مگر نقلی۔ شراب نقلی۔ آدمی نقلی۔ پس ہر یکن بھائیوں کے سوئی صدی اصلی ہندوستانی ہونے اور دوسری تمام جنات کے بنا پتی ہندوستانی ہونے کو قبول قلب قبول کرنے ہوتے ہوئے مگر ہم نیقین دلاتے ہیں کہ یعنی باشندے اصلی یا شندیوں کے سینوں پر مونگ دلتے کے لئے بھارت ہی میں نہ صرف ہجود ہیں بلکہ راج پاٹ کے سارے لگھاسن ان کے زاویتے نکلے ہوئے ہیں۔ اور قانون کی اپیلوں کے باوجود اصلی باشندوں پر بہت سے محدودوں کے عدار بند اور بہت سے کمزورے محدود اور بہت سے صاف تلفقات متروک ہی رہیں گے۔

قانون کی مثال اسی میں کی سی بہو کسی دشیت پاکستانی کے اور پر لگا ہوتا ہے۔ اصلی جنرلیں نہیں وہ ہے جوڑتے پاکستانی کے اندر ہے۔ نسل و رنگ اور پیٹے کے اعتبار سے بیقوں کو قسم کرنے والے سماجی و صریات اپنے کالبدیں جو آٹھا اور اپنے شریروں و بھیجا اور اپنے بینے میں جو دل لئے ہوتے ہیں اس کی اصلاحیت قانون کے لیے نہیں بدلتی۔

کا نامہ کرتا ہے:-

شانہ پر صاحب آپ کو سب سے خالص چیز عربی ہی ہے
یہ بالکل اسلامی طریق پر آپ کہ جوئی کسے گی؟
اب غر فرمائیجی۔ اگر ہمارے پاکستان میں یہ قدر و خیرہ اسلامی
ہو جائیں تو کیا تصور۔ آپ دیکھیں کے اگر اقتدار موجودہ ڈھرے ہے
چنانہ اور اُن شیخ اسلام کا شہزادی طریق بکھڑ دوڑ کیا تو ایک نہ طوائف
کے کوئوں ہے آپ کو یہ ورد نظرتے گا۔

خالص اسلامی طریق پر ہمان نوازی قبول فرمائیے۔
انعامہ و انا الیہ مل جوں۔

۲۸۔ حجوری شہر:- ارشاد فرمایا جناب شیخی علم محمد وزیر اعلیٰ
کشیر نے یہی دریں جانندھر کے بیان اپنے کے میں۔
”یادت کے حالات اختلال پر آئے ہی شیخ عبد الشریع کا یہ
لمحہ کے لئے بھی اندر بندہیں رکھا جاتے گا۔
اس پر آپ کو شایدہ کہاں پیدا آجاتیں جن میں کوئی صحن میں
جیسی شہزادی کی عاشن شہزادی سے کہا کوئی تھی کہ میں تم سے فو اشادی
کروں گی۔ مگر شہزادی ہے کہ فلاں دریا کے پار کوہ قرام کے دام میں
پریوں کا ططم خانہ ہے۔ اس میں سے پریوں کا تاج اٹھلا اذتاب میں
تمہاری ہوں۔“

پریوں کا تاج اڑ لینے کی مشطی میں تو خیر بھی ملکن تھا۔ اور
مکن کیا ایسا ہی ہوتا تھا کہ ماٹن دریا کو جبر نادیوں سے لڑتا بھوتوں
کو اڑاتا ہے آیا کرتا تھا۔ میکن بھی صاحب کی اختلال والی مشطی
اتی خوفناک شکل اور صیر اڑماہے کہ شیخ عبد الشریع کے لئے اس کی گیسیں
مکن ہی نہیں۔ اختلال کی طسم خلیے کا نام نہیں کہ اس کو سکھنی کو شش
کی جانتے کسی روکا نام نہیں کہ اس سے لڑا جائے۔ کسی پہاڑ کا نام نہیں
کہ اسے کاٹ کر جو شیر اتی جاتے۔ یہ تو بال ہما اور منقاکی نسل کا لفڑا
ہے جس کا نسب جمہوریت سے اور حسب ذری و اوریت سے ملتا ہے۔ اسی
کے لئے غالباً کہا جاتا ہے۔

ہم نے ماٹاں تغافل نہ کر و گے سیکن
خاک پر جا ہیں گے ہم نکھر ہوں تک
شیخ عبد الشریع کے ہمدردوں کو چاہئے کہ امریکہ والوں کو گھیں

معقول ہیں لاکھوں خرچ کرتے ہیں تو کس پر حمام پر۔ ریلیں حمام کی۔
کامیں حمام کی۔ سو دشلفت حمام کا۔ تب یہ کہنا کہ جمہوری قوانین پر
میں درآمدہ نہیں ہے کہی طرح درست ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ المباحث
ہے کہ ہمال شان گلوں کو خایاں رکھنے کے لئے جھوپٹیوں کا وجود
مزروعی کچھا جاتا ہے۔ اوپر سرواد مصلحتوں کی بنا پر بعض باشندوں کو
ساقوہ ذرا خیر جموروںی طرزِ عمل برداشتے تو جھیتا۔

خواں کے دم سے ہے قائم جس کی رنگینی
اُجڑھی جاتے اُرستقل ہمارہ ہے

۲۹۔ حجوری شہر:- خداوندان پاکستان نے تجارتی استحکام
کی خرض سے روپی کی سقف مارکیٹ دبارہ مکملہ الی ہے۔

کھولنی بھی چاہئے پہیں سال کے لئے تو وہ یہی بھی انھوں نے
بیانات کے شعبہ سے اسلام کو واک آؤٹ کا حکم دے دیا ہے۔ میکن ز
بھی ہوئی تو جس خداداد ملک میں ناچ بھی اسلامی۔ تھیز بھی اسلامی۔
باد بھی اسلامی۔ جیاشی کے چوپائی سے بھی اسلامی کہلاتے جا سکتے ہوں
وہاں سے قی کا اسلامی ہونا کون سی دشوار بات ہے۔ فی الحقیقت قرآن
و سنت کی توبیر تضییر اس ریکن اور لندنی نقطہ نظر سے پاکستان کا لندن
درجن پھر اور دشمنوں درجن تعریک رہے ہیں اس کی رو سے کسی بھی شی
کی حرمت دجو از کامنہ اراس بات پر ہے کہ کوئی چیز کس حد تک

”اوی الامر“ کی مردمی خواہش اور اپنے کے مطابق ہے اور اس حد تک
نمطابق۔ دیباں جب بھی عیش اور ہوس کے دیباں نے بے تقدیم
عیشت بے خرطا مہما مشریت اور میکر اس عیاشی کو نہ ہب کا نام دیوایا
تو سچے اور ناچ رنگ کو ”ذہبی“ بنادیا کو نہ اٹھک ہے۔

آپ یقین نہیں کریں گے یہ سے جبر رادی کا ہنپہ کہ اس کے
بعد ہمال شان ہمتوں جس راست ببر کرنے والے موئین سے ہاں کے
کارندے نہایت صفائی سے پوچھتے ہیں:-

”فراتے فراسی حسین چاہئے یا امریکی۔ انگلستان چاہئے یا
سری ۹“

ان موئین میں بعض داڑھی والے اپنی داڑھی کی عظمی تقدیم
کے خصل سے بکھرتے ہیں:-

”سری ۱۰“

عاس و نظام اور اُوٹیئرے اسی طرح کے خصوصیت نقاب ای ستمان
کرنے کے عادی ہیں۔ ہمارا تکمیل کرنے والے خدا پرستوں کو کچانپاں
دیتے ہوئے ہمیں اپنا موقوف ایسا ہی جیسیں بنایا ہے۔

لیکن اگر کچھ عالمیں کی خاطر ارشاد ہو لے ہے تو ڈریئے اُس س
حکایتے چونقریب آسمان اقتدار سے آپ پر نائل ہوتے والے ہے۔

رات کو آپ بے فکر سوئے گے اور مجھ کو اچانک آپ پر منتظر ہو گا کہ
کوئی اچی سکریٹری نے آپ کو جماعتِ اسلامی کا کارکن ثابت کر کے
سرکاری ملازمت کے ناتالیاں اور حقوق شہریتے محروم قرار دیدیا
ہے کیونکہ اشتوڑوں کی نقدس باقوں کوں کے دائرہ میں بخیلانے
کا کفر سب سے زیادہ جماعتِ اسلامی ہی سے سرزد ہو لے ہے اور ملکت
اسلام میں یہی کافر ہی جیسیں کسی طرح معاف نہیں کیا جاسکتا، خاکم بدین جمیں
کسی ذریعہ کا سلاپیں افسوس کا ہے تو مجرم قرار دیدیا گیا تو اسلام کی آبرو
اور ہونیں کی عوت خاک میں جاتے گی۔ پاکستان کی سالمیت کو خدو
لائق ہو جاتے گا۔ جموروت کی جنیادیں مل جائیں گی۔ (ملانہ مجتبیانی)

دی کوئی ایسا آرٹیجی سکتے ہیں جس سے کثیری حالات کا پریمی معلوم ہوتا
ہے۔ اور جس وقت بھی نقطہ اعتدال آجاتے ہیں اسی صاحب کو رسیدہ
و نافی پر عجبور کیا جائے۔ پاکستان کو تو امریکہ نے ایسا آرٹیجی دیا ہے کہ
بس سے کفی اور مارشل لاوریٹرو کے صحیح اوقات معلوم
ہوتے رہتے ہیں۔

۲۹ حجوری ۵۶ء۔ جسم مددو، خوب پیس کے پنکھے جزیں
مشہدیں۔ ایں عالم صاحب نے لوگوں اضافی کی۔

"اشد تعالیٰ اور تالوں کی نظریں امیر اور غریب بکھان جیش
رکھتے ہیں۔ قانون کی صلاح، عذی کرنے والا کسی پیس افسوس کا جھٹا ہوا
سرمایہ دار اور طاقتور افراد ہوں کسی سے کوئی رعایت پیس کی جائی
چاہئے"۔

اگری بات بطور نیز سک ہی گئی ہے تو ملکعن رہتے پاکستان سے
سارے ارباب اقتدار ہیں۔ کچھ ہیں اور پاکستان کے کیا دنیا بھر کے

نماجِ پہنچی لاہور کی حاملیں ۷

پاکستان سے کتابیں بنا گئے ہیں سخت دشواریوں کے باوجود دیکتی تحریک مرتضیٰ نے کچھ منگا تارہتا ہے۔ جنماں نہ اس وقت بھی شہرور زمانہ
تکمیلی لاہور کی کچھ شاندار میں اور نیس جانیں بھکالی گئی ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ تاجیر کی مطبوعات کا حسن و جمال الفاظ میں بیان ہونے
والی چیز نہیں اس کا صحیح اندازہ صرف نظائر سے ہو سکتا ہے۔ مختصر تعارف کے ساتھ چند کے اشتہارات میں قدمت ہیں۔

(نبہار) بہترین رنگیں چھپائی۔ ترجیح و اخراج ملیں۔ حاشیہ پر موضع القرآن کے تفسیری نوٹ۔ ساتر
بھی سے کچھ بڑا مددیہ محدث سات پڑیے۔

(نبہار) حامل نہیں کی تمام خوبیوں کے علاوہ سائز سے بڑا۔ تفسیر و ترجمہ عام فہم دل نشین۔

حامل مترجم

هدیہ محمد گارہ روپی۔

(نبہار) سائز جیسی۔ لکھائی چھپائی باوجو، باریک ہونے کے واضح اور خوشما جیسیں اور دلکش۔ ہر بحث تین ہے۔

(نبہار) از ڈر جلد دیکھئے اور آڑویں مطلوبہ حامل کا نمبر جیسی لکھیں جو اور دیئے ہوئے ہیں۔

حامل بلاترجمہ

مکتبہ تحریکی دیوبند ضلع سہارپور (بی۔پی)

دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

درست

آنکھوں کے لئے بیش
سر صحت

۹۷۳

۶۵۴



۲۳

۶۰۶

۹۱۶

مزتقطعت
بیش کے آخری
صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

دارالفیض رحمانی دیوبند ضلع سہارپور (دہلی)

(دہلی) دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

IDEOBAND.u.p.i دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

دارالفیض رحمانی دیوبند (دہلی)

ایمان میں خرابی ڈالنے والے مکون الحدائق اخلاق و اعمال!

کے کس تدرستی ہے۔ اور ائمہ رسول کے نزدیک خالموں کا یاد بھی
(صلی اللہ علیہ وسلم) عَنْ ابْنِ مُشْجُوْهٖ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ لِكَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا يَلْقَى وَلَا يَلْقَى لَهُ كُلُّ شَيْءٍ
وَلَا أَنْبَيْدِي۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ شعب الایمان)

(ترجمہ) حضرت محدث اثرب بن سودہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فشار شارف روایا کہ، مومن من اعن کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور نہ
خش گو اور بد کلام ہوتا ہے۔ (ترمذی وشعب الایمان البیہقی)
(تشویح) طلب یہ ہے کہ بد کلامی اور کوشش کوئی احمد و رسولوں کیخلاف
زبان درازی، یہ عادتیں ایمان کے منافی ہیں۔ اور مسلمان کو اس سے
پاک ہونا چاہئے۔

(صلی اللہ علیہ وسلم) عَنْ سَلْمَانَ فَارِسِيِّ عَنْ مُعْنَى أَنَّهُ قَاتَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ
كَلِيْرٍ وَسَلَّمَ أَيْكَوْنُ الْمُؤْمِنُ جَيْنَانَ قَاتَلَ لَفَمَّا فَعَلَنَ لَمَّا
أَيْكَوْنُ الْمُؤْمِنُ مَا يَخْتَلِدُ قَاتَلَ لَفَمَّا فَعَلَنَ لَمَّا أَيْكَوْنُ الْمُؤْمِنُ
كَلِيْرٌ أَيْ قَاتَلَ لَهُ۔ (رواه الماذ وابن ماجہ شعب الایمان مرسل)

(ترجمہ) صفوان بن شیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا گا کہ مسلمان نہ زدن ہو سکتے ہے؟ آپ نے روایا،
ہاں اسلام میں سکزو مری ہو سکتے ہے، پھر عرض کیا گا کہ مسلمان نہیں
ہو سکتے ہے، آپ نے فرمایا، ہاں اسلام میں یہ کرو دی جیسی چیز
ہے۔ پھر عرض کیا گیا، کہ مسلمان کتاب (یعنی بہت جھوٹا) ہو سکتا
ہے؟ آپ نے فرمایا، نہیں! (یعنی ایمان کے ساتھ میسا کا زخمیٹ کی
نایاک مادت مجھ نہیں ہو سکتی۔ اور ایمان جھوٹ کو رداشت نہیں کر سکتا)

(۱) عَنْ فَضِّلِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْلَهُ قَاتَلَ مَثَلَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَنِيَّ بِكُلِّ شَيْءٍ
الْوَيْمَانَ كَمَا يُقْسِدُ الظَّهِيرَةُ الْعَمَلَ۔ (رواہ البیہقی فی شبیلہ بیان)
(ترجمہ) پیر بزمکم اپنے والد مکمل کے واسطے سے، اپنے دادا معاوية
بن عیینہ نیشری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ، غصہ ایمان کو ایسا خراب کر دیتا ہے۔ جیسے کہ ایسا شہد
کو خراب کر دیتا ہے (شعب الایمان البیہقی)

(۲) وَرَحْقَةُ سَوَارِبَنْتِهِ تَبَرِّيَ سَوْزِيرَیَہُ جَبَسَ آدَمِیَ
بِرَغْفَةِ سَوَارِبَنْتِهِ تَبَرِّيَ مُقْرَبَ کَبُونِیَ مَدْدَوَسَ دَجَادَرِ کَبُونِاَتَ
ہے۔ اور اس سے وہ باس اور وہ حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جو اسکے دین
کو بردا کر دیتی ہیں۔ اور اللہ کی نظر سے اس کو گرد دیتی ہیں۔

(۳) عَنْ أَوْسِ بْنِ شَعْبَ عَيْنِ أَنَّهُ مَسَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ فَشَلَ مَعَ ظَالِمٍ لِيَعْرِيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ
ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمُسْلِمِمَ۔ (رواہ البیہقی فی شبیلہ بیان)

(ترجمہ) اوس بن شعریل سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ، جو شخص کی ظالمی کی عدد
کے لئے اور اس کا ساتھ دیتے کے لئے چلا اور اس کو اس بات کا علم تھا کہ
یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے بکل گیا۔

(تشویح) جب ظالم کا ساتھ دینا اور ظالم کو ظالم بلاتے ہوئے، سماں کی قسم کی
مد کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تحریک اسلام
سے بکل جانے والا قرار دیا ہے تو تمہارا مکانت ہے کہ خود ظالم ایمان و اسلام

کی مفہومت کریں ہوتے فرمایا ہے:-

لَا يَكُونُ لِهُنَّا كُوئِيٌّ مُّتَامًا إِذَا يَكُونُ لَهُ لِمَّا اُخْرَى

(صحیح البخاری لتب الایمان)

(ترجمہ) ان گناہوں کا کرنے والا جس وقت کریں گے اسے کرنے والے اس وقت وہ پورا مومن نہیں ہوتا۔ اور اسی سب ایمان کا تو نہیں ہے اس کا نام کو یوں کہنا چاہتے کہ ایمان دل کی جس خاص کیفیت کا نام ہے وہ اگر جاندار اور بیوی اور دل اُس کے نوستے روشن ہے تو ہرگز آدمی سے ایسا کوئی گناہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے نیا اس گناہوں کے لئے آدمی کا قدم اُسی وقت اٹھ سکتا ہے جب کہ دل میں ایمان کی شمع روشن رہ جو۔ اور وہ خاص ایمانی کیفیت غائب ہو گئی ہے۔

یا کسی وجہ سے بے جان اور حمل ہو گئی ہو جو آدمی کو گناہوں سے بچانے والی طاقت ہے۔

بہر حال حدیث پڑھنے والے کو یہ اصولی بات تجوہ کو کھنچا جائیے کہ اس حکم کی حدیث جن میں خاص بدل اعلیٰ ہوں اور بد اعلیٰ ہوں کے تعلق فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ ان کے مرکب ہوں ان میں ایمان نہیں۔ یا یہ کہ وہ مومن نہیں ہے اور اسی طرح وہ حدیث جن میں بدل اعلیٰ ہوں اور اعلیٰ صفات کے باسے میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص بدل اعلیٰ ہو وہ ایمان سے خالی اور یہ تصریب ہے یا یہ کہ وہ مومن نہیں ہے۔ ایمان کا تقدیر و منشاء یہ نہیں ہوتا کہ وہ شخص دائرۃ الاسلام سے بالکل بدل گیا۔ اور اب اُس پر اسلام کے بھارت گفر کے احکام حاری ہوں گے اور آخرت میں اُس کے ساتھ حیثیت کافروں والامعال ہو گا۔ بلکہ مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ شخص اُس حقیقے ایمان سے محروم اور بیضاب ہے خالی ہوں کی ملی شان سے اور جو اللہ کو مجرم ہے اور اس کے ترتیب میں کاملہ "یا" "ذامہ" جیسے الفاظ مقدمہ ملنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ بلکہ ایسا کہنا ایک حکم کی بد ذوقی ہے۔

ہر زبان کا یہ عام یاد و رہ ہے کہ اگر کسی میں کوئی صفت ہے تو اصل در مکروہ و رجس کی ہو تو اس کو کا عدم قرار دے کر اس کی طلاق فتحی کر دی جاتی ہے۔ خاص کرد یعنی وظایف اور تبریغ و ترمیم یعنی یہی طرز بیان زیادہ موزوں اور زیادہ مفہومی مطلب ہوتا ہے۔

شایدی مورث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا اور قوری اور خون ناسخ وغیرہ گناہوں کے باسے میں ارشاد فرمایا ہے

(تشویح) مطلب یہ ہے کہ بخل اور بزرگی مکروہ یا بڑی عادی ہیں۔ میکن یہ دونوں انسان کی کچھ ایسی نظر سی کہ مکروہ یا بخل کا ایک سلام میں بھی یہ ہے کہ یہ ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

(۵) مخاطب اپنی محنت یعنی اُن شر میتوں والیہ کی اللہ علیہ وسلم کے مسائل لایزد فی الرذائل حیثیت یعنی وہ ممدوح من ولا یکسر عیش المساراق حیثیت یکسر و عویشیت حیثیت و لعنة کیمودیت، الخ من میتوں بیشی بیش اُن ممدوح من و لا یکسر عیش بیش فیح الشام ایضاً کیمودی۔ وہ ایضاً بیش ایضاً کیمودی و عویش ممدوح من فیح الشام ایضاً کیمودی۔ وہ ایضاً

(ترجمہ) حضرت ابو ہریشؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زنا کرنا کار و جس وقت وہ زنا کرتا ہے اور وہ اُس شخص سے مومن ہو، اور نہیں جو رجس کرنا کوئی جو رجس کر وہ بیوری کرتا ہے اور وہ اس وقت سے مومن ہو، اور نہیں شراب بیسا کوئی شراب ای جب کہ وہ شراب پیتا ہے تو وہ اُس وقت سے مومن ہو اور نہیں قوشاوٹ کا کوئی مل کر لوگ اُس کی طرف آنکھیں آٹھاٹھا کر اُس کی بوٹ مار کر وہ بیکھڑے ہوں جیب کر کہ لٹاثا ہے اور وہ اُس وقت سے مومن ہو اور نہیں خیانت کرنا خیانت کرنے والا جیب کر وہ خیانت کرتا ہے۔ اور وہ اُس وقت سے مومن ہو۔ پس دلے ایمان والوں اور منافق ایمان عوکات سے) اپنے کو بجاو! بجاو! — (بخاری و مسلم)

یہ حدیث بخاری و مسلم ہی میں حضرت جبراہیل بن عباش کی روایت سے بھی آئی ہے اور اس میں زنا، پوری، شراب تو شی قتل و غارگری، اور خیانت کے علاوہ قتل، تحقیق کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اسی میں ان الفاظ کا اور اضافہ ہے:- "ذکار یقٹلُ حیثیتُ یقٹلُ وَ هُوَ مُمدوحٌ" ریحانی نہیں قتل کرتا کوئی قتل کرنے والا کسی کو جیب کر وہ قتل کرتا ہے۔ اور وہ

(آس وقت سے مومن ہو) (بخاری و مسلم)

(تشویح) مطلب یہ ہے کہ زنا، پوری، شراب تو شی قتل و غارگری، اور خیانت یہ سب حکمیں ایمان کے تعلقاً مسافی ہیں اور جو وقت کوئی شخص یہ حکمیں کرتا ہے اُس وقت اُس کے دل میں ایمان کا نور بالکل نہیں رہتا۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ اسلام کے دائرہ سے بالکل کلر کار کافروں میں شامل ہو جاتا ہے۔ خود امام بخاری جسے اس حدیث

(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار عادتیں الجی ہیں کہ جس میں وہ چاہا تو جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان چالوں میں یا کوئی کوئی ایک خصلت ہو تو اسکا حال یہ ہے کہ اس شرمنافق کی ایک خصلت ہے، اور وہ اسی حال میں رہ جائے گا۔ جب تک کہ اس عادت کو چھوڑ دے۔۔۔ وہ چاروں عادتیں یہ ہیں کہ جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کریے۔ اور جب اس کو کسے تو جھوٹ بولے۔ اور جب عمدہ معابرہ کریے تو اس کی خلاف ہو۔۔۔ جو زندگی کسی سے تخلیق اور اختلاف ہو تو یہ زندگانی کو روشن (تشویج) سمجھی اور اسلامی منافق انسان کی تہذیب ترین حالت کا نام ہے وہ تو یہ ہے کہ آدمی نے دل سے تو اسلام کو قبول نہ کیا ہو۔ بلکہ دل سے اس کا نکر اور خالف ہو لیکن کسی وجہ سے وہ لپٹے کو موسن و سلم ظاہر کرتا ہو، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبداللہ بن ابی وغیرہ مخوب منافقین کا حال تھا۔ یہ منافق دراصل جائز ہے اور ذیل میں ترین سُم کا کفر ہے۔ اور انہی منافقین کے بارہ میں فرقہ حمیدیں فرمایا گیا ہے کہ:-

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الْهُدَىٰ شَرِيكُ الْأَكْفَارِ مِنَ النَّارِ
عَنْهُمْ بِالظَّرُورِ يَهْدَى مَنْ فَقِيرٌ وَمَنْ فَرِيقٌ كَمَنْ تَحْمَلُ
بَيْسِ ڈالَكَ جَائِكَ گَے۔

یہیں بعض پُری سادتیں اور خوبیتیں بھی الجی ہیں جنکو ان منافقین سے ناصل نہیں اور منامت ہے۔ اور وہ دراصل انہی عادتیں اور کسی میں اونچائیں ہیں۔ اور کسی صاحب ایمان میں ان کی پرچھائیں بھی نہیں ہوئی چلتی ہے۔ لیکن اگر تم سمجھتے ہیں کہ سلطان میں ان میں سے کوئی عادت ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس بھی یہ منافق شرعاً عادت ہے۔ اور اگر کسی میں بھی کسی سے مناقب و مخالفوں والی وہ ساری عادتیں جمع ہو جائیں تو سمجھا جائے کہ وہ شخص اپنی سیرت میں پورا منافق ہے۔ اگر الفرض ایک منافق تو ایمان و عقیدتے کا منافق ہے۔ جو کھنکے کی بدترین سُم ہے۔ یہیں اس کے ملا دکھنی سُم کی سرفت کا منافقوں والی سیرت ہے جو ایک سُم کا منافق ہے۔ مگر وہ حقیقت ہے کہ ماں و فدا کی صورت میں لے آیا ہے۔ لیکن وفا و فدا کی صورت میں لے آیا ہے۔ اور ایک سلطان کے لئے جس طبق پڑھ رہی کہ وہ کھرو شرک اور اعتمادی منافق کی

لگائیں ہوتا۔ اگر صحابتے اس کے آپ یعنی فرماتے کہ یہ اس وقت میں نہیں ہوتا۔ اس کے آپ یعنی فرماتے کہ یہ اس وقت میں نہیں ہوتا۔ تو اس سُم کوئی نہ ملا دیوں گا۔ اور تمہیں تجویز جو حدیث کا منصب ہے وہ بالکل وقت ہے جو جما۔۔۔ یا مثلًا جنہیں سمجھتے ہیں یہ حدیث اُندر جلکی۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اکثر خلبات میں ارشاد فرمایا ہے کہ کہ، لے آیہ مکانی یعنی لاد آمائش کیا تو لاد شریعت یعنی نہ عمل کیا۔ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں یہ عمل کیا ہے تو اس میں امانت نہیں اس کا دین میں صدقہ نہیں، اب اگر صحابتے اس کے صریح الفاظ میں یہ فرمایا جاتا ہے۔۔۔ جس میں امانت نہیں وہ دین کامل نہیں۔ اور جو عبید کا پابت نہیں وہ پورا دین دار نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں وہ نور اور راشر بالکل نہ ہوتا جو حدیث کے مودودیہ الفاظ میں ہے۔۔۔ بہرحال دعوت و معطلت اور انداز و ترجیب جوان حدیثوں کا اصل مقصد ہے اس کے لئے یہی طرز بیان صحیح اور ترجیح دعوزوں و خوبصورت ہے۔

پس ان حدیثوں کو "کفر کے نتوے" اور نصف کے "قاونی حصہ" سمجھنا اور اس غیار پر ان گناہوں کے مرتکبین کو ملکیت اسلام میں خارج قرار دینا یا جیسا کہ مترکہ اور خارج نے کیا ہے، ان حدیثوں پر اس مقصدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز کلام کی خصوصیات کو ناوازنی اور با اشتائی کا نتیجہ ہے۔

بعض منافقانہ اعمال و عادات

(۲) عن عبید اللہ التمیت
تمحیلہ فی الْمُنَافِقِينَ فَاللَّهُ رَسُولُهُ
اللَّهُ ہمَّهُ اَشَهَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَأَنِعَمَّ مِنْ كُثُرٍ فِي هُنَّا کَمَنْ مُنَافِقُ
خَالِصًا وَمَنْ كَمَنْ فِي هُنَّا خَلِصَ مُسْعِنَ كَاشِشَ فِي مُنَافِقَةٍ
مِنَ الْيَتَامَى حَتَّى يَعْلَمَا اِذَا وَمَنْ خَانَ وَإِذَا اَعْدَادَ
لِكَبَدٍ وَإِذَا اَعْمَدَ غَدَدَ وَإِذَا حَاصَمَ سُمْجَنَ۔ (روایات الحارثی و سیوطی)

لہ اس موقع پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا ایک اندھہ قابل ذکر ہے فرماتے ہیں کہ احادیث میں اعمال یا خاصائی کو لازم ایمان فرمایا ہے اور اُن کے ترک و فدایوں کی صورت میں لے آیا ہے۔ لے آیہ مکانی یہے الفاظ فرمائے گئے ہیں اُن کا گھر سے کم درجہ ہے کہ وہ واحد ہے۔ ایمان کی صاحب خود میں سے ایک دکنپا۔ (ذکریاب، الایمداد،)

نے فرمایا کہ یہ تو معاشر دوستی نماز ہے کہیے پر دوستی سے مٹھا آقا قاب کو دیکھتا رہا ہے اس کے حسب وہ زندگی اور اُس کے خوب و وقت قریب آگئی تو نماز کو گھڑا اہم اور چرچیل کی طرح چارچوں جیسے مارے خشم کر دی اور اللہ کا ذکر بھی اُسیں بہت حضور ایسا۔ (وسلم)

(تشریح) مطلب ایسے ہے کہ مومن کی شان تو یہ ہے کہ شوق کی سے صینی سے غاز کے وقت کا منتظر ہے۔ اور حب و وقت آسے تو خوشی اور سعدی سے غاز کے لئے گھڑا ہو اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس وقت بھائیک الیک ایسا کے دربار عالی کی حضوری پیش ہے۔ پورے اطہیان اور خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے۔ اور قیم و قیود اور کوئی

وجوہ بیں خوب اللہ کو یاد کرے اور اس سے اپنے دل کو شاد کرے۔ لیکن منافقون کا درود یہ یہ ہوتا ہے کہ

و نماز اُن کے لئے ایک لمحہ

ہوتی ہے۔ وقت آج نہ ہے

جیسی اُس کو تائی رہتے ہیں

شاعر کی نماز کے

امس وقت اٹھتے ہیں جب

سرخ بالکل ڈوبنے کے قریب

ہو جاتا ہے۔ اور یہ جو یا کسی

چارچوں جیسے نماز پر کر دیتے

مکتبہ تخلی دیو صلح سہار پور

ہی یہتے ہیں۔ پس یہ نماز معاشر کی خواہ ہے

اور جو کوئی ایسی نماز پڑھتا ہے۔ وہ مغلب منموں والی نہیں۔ بلکہ

منافقون والی نماز پڑھتا ہے۔

(۹) عنْ عَمَّارِ بْنِ يَحْيَىٰ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَعَى مُحَمَّدًا فَرَأَيْهُ مُحَمَّدًا مُحَاجِجًا وَهُوَ الْمُرِيبُ الرَّاجِحُ فَهُوَ

مُتَرْفِقٌ۔ (روایہ ابن ماجہ)

(ترجمہ) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ شخص مسجدیں ہوں اور

اذان ہو جاتے اور وہ اُس کے بعد بھی بلا کسی خاص ضرورت کے

نیامت سے بچے اُسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ معاشر نہ سیرت اور معاشرانہ اعمال و اخلاق کی کلیت میں سے بھی اپنے کو محفوظ رکھے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشر نماز کا ذکر کیا ہے۔

یہ سے چار کا ذکر فرمایا ہے۔

۱- خیانت ۲- محبوث ۳- عہدگنی ۴- بذیباتی۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو۔ اُس کو مجنہا ہے کہ اُس میں ایک معاشر نہ خصلت ہے اور جس میں یہ چاروں خصیصیں تھیں ہوں۔ وہ اپنی سیرت میں خالص معاشر ہے۔

(۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي الْمُؤْمِنِ كَعْبَ الْمَخْرُوصِ مَاتَ كَعْبٌ

يَعْزَزُهُ الْمَرْءُ حَتَّىٰ يَمْلِمَهُ

مَاتَ عَلَىٰ شَفَقَةِ مَرْءَتِهِ

(روایہ سلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ

سے روایت ہے کہ رسول

الله صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ۔ پہنچ اس عالمیں

مرکانہ تو اُس نے کبھی جہاد

کیا اور مدد اپنے جیسی اُسکی

تجویزیں سوچیں اور تائی تو وہ نفاں

کی ایک صفت پر بردا۔ (وسلم)

(تشریح) یعنی الحسینی زندگی جس میں دعا تو ایمان

کے باوجود وہ بھی راہ خدا میں چیادکی نوبت آئتے اور نہیں

اُس کا شوق اور اُس کی رہتا ہو۔ یہ متفقین کی زندگی ہے۔ اور جو اسی حال میں اس دنیا سے جائے گا وہ نفاں کی ایک صفت کی صاف

جاتے گا۔

(۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَنْذِلُ الصَّلَاةَ الْمُتَرَدِّيَّةَ فِي يَمْرُدٍ يَوْمَ الْمُهْرَجَ حَتَّىٰ يَأْتِي الْأَطْفَالُ

وَكَانَتْ بَيْنَ نَارٍ فِي الْمَسْيَطَارِ فَإِذَا فَتَرَاهُ أَنَسٌ بَعْدَ الْمَيْدَانِ

فِيمَا الْأَنْتِ لَيْلَةً — (روایہ سلم)

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَ أَنْ

مُتَرَدِّيُّ الْأَمْرَتِ مُلْكِ الْأَمْرَتِ

آپ سے ارشاد فرمایا۔ ائمہ کی حمد اور اُس کا شکر چون جسے اُس کے معاملہ کو سوسنگ کی طرف لٹاؤ یا ہے۔^۹ (ابوداؤد)

(تثنیہ) مطلب یہ ہے کہ عینکن اور فکر مند ہونے کی بات نہیں، بلکہ اس پر اللہ کا شکر کرو کر اُس کے ضل و کرم اور اُس کی مستکبریت سے تمہارے دل کو ان سے خالات کے قبول کرنے اور اپنا نامہ بھی بھیا یا۔ اور بات و سوسنگ کی حدت اُگر نہیں پڑھنے دی ہے۔

(۱۲) عنْ أَبِي هُرَيْثَةَ قَالَ جَاءَنَا سُعْدٌ وَمِنْ أَهْلِهِ تَابَ
دَسْوِيلُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسْلَمُ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاتَلَهُ إِنَّهُ يَأْتِيَنَّهُ فِي الْكُفَّارِ مَا يَعْتَظِمُ أَخْدُونَ
أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ أَوْكَنْدَوْجَدْ شَمُوْهُ ؟ قَاتَلَهُ
قَاتَلَ ذَاقَ صَوْبِحَ الْوَيْمَانَ (رواہ سلم)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محالب ہیں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت ہیں۔ حاضر ہوتے۔ اور آپ سے دیافت کیا کہ ہمارا حال یہ ہے کہ بعض اوقات ہم اپنے دلوں میں ایسے ہوئے خالات اور دشمنت پائے ہیں کہ ان کو زبان سے کہنا بھی بہت بُر اور بہت بخاری علوم ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا واقعی تمہاری یہ حالت ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں! یہی حال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو خالص ایمان ہے۔ (سلم)

(تثنیہ) مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی یہ کیفیت کہ وہ دین و شریعت کے خلاف وساوس سے اتنا گھبرا سے اور ان کو اتنا ایسا سمجھ کر زبان سے ادا کرنا بھی اُس کو گراں ہو۔ یہ خالص ایمان کیفیت ہے۔

(۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ قَالَ قَاتَلَ دَسْوِيلُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسْلَمُ
وَسَلَّمَ يَا فِي الشَّيْطَانِ أَخْدَأَكُمْ فَيُقْسِلُ مَنْ خَلَقَ لَكُمْ ؟
مَنْ خَلَقَ لَكُمْ ؟ حَشِّيَ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ سَرَّابَكَ ؟ إِذَا بَلَغَكَ
تَلْكُسْ تَعْدِنْ يَا مَلَكَوْلَيْتَكَوْ - (رواہ الجاری وسلم)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ کسی کو یہ دل میں ایسے ہوئے خالات آتے ہیں کہ جل کر کوئی ہو جانا مجھے اس سے زیادہ مجروب ہے کہ میں ان کو زبان سے نکالوں؟

سب سے باہر ٹوپا جائے اور نمازیں شرکت کے لئے وابسی کا ارادہ بھی نہ رکھا ہو تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

(تثنیہ) مطلب یہ ہے کہ یہ ماتفاقہ نہ طرزِ عمل ہے۔ پس ایسا کرنے والا اگر عقیدے کا منافق نہیں ہے تو وہ منافق عمل ہے۔

وسو سے ایمان کے منافی نہیں (۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ
قَاتَلَ قَاتَلَ دَسْوِيلُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسْلَمُ وَسَلَّمَ
أَوْ رَمَ مَا خَذَهُ بَحْرِيَ نَهِيْسِ !

إِنَّ اللَّهَ مُحَمَّدًا سَرَّ عَنْ أَمْتَاجِ مَا وَسَرَّ سَمَّتْ بِهِ صَلَدُهُ هَا
مَالِكَهُ تَفَسَّلَ دَاهِهِ وَسَلَّمَ - (رواہ الجاری وسلم)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ائمہ تعالیٰ نے میری امت سے دل کے تبریز خالات اور وساوس کو معاف کر دیا ہے، اُن پر کوئی موافق نہ ہو گا جب تک ان پر عمل نہ ہو۔ اور زبان سے نہ کہا جائے۔

(تثنیہ) انسان کے دل میں بعض اوقات یہ ہے کہ خیالات اور خطرات آتے ہیں۔ اور کبھی کبھی منکرانہ و مخدانہ سوالات و اعتراضات بھی دل و دماغ کو پریشان کرتے ہیں۔ اس سی دنیا میں اطمینان دلایا گیا ہے کہ یہ خالات اور وساوس جب تک کہ صرف خالات اور وساوس ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف کے کوئی موافق نہ ہیں ہے۔ اس احیب یہی خالات، خطرات و سوالات کی حد تک پڑھ کر اُس شخص کا قول یا عمل یا جائز تو پھر ان پر موافق ہے اور مجاز ہو گا۔

(۱۵) عَنْ رَابِعَةِ عَبَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَهُ سَرْجِلُ شَهَانَ رَأَيْتَ أَخْدَيْتَ شَفَقَيْتَ يَا الشَّنِيْلَ لَأَرَى
أَكُونْ مُحَمَّدًا أَخْبَتَ إِلَيْكَ مِنْ أَنْ أَنْكَلَمَ بِهِ ثَانَ الْحَمْدَ
بِلَهِمَ الْكَلِمَى سَرَدَأَمْزَهَ إِلَى الْوَسَوَسَةَ (رواہ ابو داؤد)

(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عباس سے روا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ کسی کو یہ دل میں ایسے ہوئے خالات آتے ہیں کہ جل کر کوئی ہو جانا مجھے اس سے زیادہ مجروب ہے کہ میں ان کو زبان سے نکالوں؟

غُرَّل

اُمِّ جَبِيْہ

کیا کہیں کیا ہے وہ حسیں سیمین بدن
بن چھوٹے سیر ہوں جس سنتے کا ہوں
یے غل تو ہیں مسرا دیوانہ پن
زلفِ حب نام ہے کتنی تکن درشکن
وہ بہاریں ہیں اے دستِ نگہن
جن بہاروں میں پھٹتے نہ ہوں پیر ہن
کل کھلانے پا یا ہو حسہ رخ گہن
کھو گئے رہنا لڑ کے راہن
چند فاکی حسدوں کا پچا ری نہیں
ساری دنیا ہے انسانیت کا وطن
ان شہزاداں جو اخون کی لوکاٹ دو
جنسکی خواست سلگئے گے الجن.....
دل پر کب انحضر ہر رُک پیپے میں ہے
دیمی دھی ٹلاش، ہلکی ہلکی جمعن
نخا تو پیٹھے ہی ایمان میں کچھ نسل
رکھیں حسن کا نام، ایمان عکن
کتنے شاہیں بیرسے کو ترسائی کئے
کتنے زاغ و رعن بن لگئے نورت.....
کتنی قبیدوں پر چسہ دہتی رہیں چادریں
کتنے لاشیں پڑے وہ گھنے بے گفن
برق سے ہو جہاں سازشی با غیاب
کیا مکھاڑے کھاں ہائے تر وہ جسنا
ہو اگر سانس لینے کے قابل فضا
کوں کرتا ہے خوش ہو کے ترک وطن

(بیان مکمل کریجی) سوال وہ الشرک کے متعلق بھی دل میں ادا کیا تو جب
ہر جز کا کوئی پیدا کرنے والا سے تو پھر اللہ کا پیدا کرنے والا کوئی نہیں
پس سوال کا سلسلہ جب بیاناتک پہنچے تو چاہئے کہ بندہ اللہ سو نیا
ملئے اور دوک جاتے۔ (بخاری وسلم)

(تشویج) مطلب یہ ہے کہ اس تمہارے سو نے اور رسول اللہ علیہ السلام
کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اور جب شیطان کی کے دل میں اللہ تعالیٰ
کے متعلق یہ جاہاں اور احتمال سوال ڈالے تو اس کا سیدھا اور
آسان ملارج یہ ہے کہ بندہ شیطان کے شرکے اللہ کی پناہ ملے گے۔
اور خیال کو اس طرف سے بھیر لے لعی اس سلسلہ کو قابل توجہ
اور لایتی خود ہی نہیں گے۔ اور واقعہ بھی بھی ہے کہ اللہ جب اس
ہستی کا نام ہے جس کا وجود اس کی ذاتی صفت ہے۔ اور جو تمام
محبودات کو وجود دیتے ہے والاسے۔ اس کے متعلق یہ سوال پیدا ہی
ہمیں ہوتا۔

(دعا) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُلُّ النَّاسُ يَعْشَأْ نُوْرٌ كُلُّ حَيٍّ يَقَالُ هُلْذَا
خَلْقَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَقَمَنْ خَلْقَ اللَّهِ وَقَمَنْ وَجَدَ مِنْ
ذَلِكَ شَيْئًا فَلَيُقْتَلُ أَهْمَنْ بِالثَّوْرَةِ مُصْلِيٌّ - درواز بالفارسی
(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں ہمیشہ فضول سوالات اور چون چور کا
سلسلہ جاری رہے گا۔ بیاناتک کیہ احتمال سوال بھی کیا جائے گا۔ کہ
اللہ نے سب حقوق کو پیدا کیا ہے تو چرا اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟
پس جس کو اس سے سابقہ پڑے وہ یہ کہ کربلا ختم کردے کہ اللہ پر
اور اس کے رسولوں پر سر لا یاں ہے۔ (بخاری وسلم)

(تشویج) مطلب یہ ہے کہ مومن کا روتے ہیں اور سوالات اور سوالوں
کے باسے میں یہ ہونا چاہئے کہ وہ سوال کرنے والے آدمی سے یا وہ
ذاللئے والے شیطان سے اور اپنے نفس سے صاف کہدے کہ اللہ
اور اس کے رسولوں پر ایمان کی روشنی مجھے ضمیب ہو گئی ہے۔
اس نے بیرسے لئے یہ سوال بالکل قابل خوبیں۔ جس طرح کی اکھوں
والے کئے یہ سوال متلبی خوبیں۔ کہ سوچ جیں روشنی ہے
یا نہیں؟

بہشتی لوگ قیمت یعنی سرت سعیت

اب تک بہشتی زیور غیر مجلد پنڈ کا دیا جا رہا تھا اب وہ بارہ روپے کا دیا جائے گا، مجلد و جلد و میں پندرہ روپے کا، جو لوگ بغیر حاشیے اور بلا اضافات کا پاہیں انھیں اشرفتی بہشتی زیور غیر مجلد سائنس سات اور مجلد نو روپے کامل سکتا ہے، — اس اعلان رعایت سے فوری فائدہ اٹھائیے۔

وقت سر آن

بلامترجمہ

شاندار عکسی، ہر صفحہ خوش تباہیں، حروف لکھنے کی
روشن، کاغذ سفید، ہاتھ دلکش، بھگن، حرکات نہایت ہدایت
ست دینے چکے، صحت میں بے نظر، پیمائی، علی، حبہ کریم۔
حدیقہ نور و شمس پرے

وقت سر آن

دو ترجمے والا :- بہت موڑے حروف کا بہت بڑا سائز
حکیم الامت مولانا اشرفتی اور شاہ رفع الدین تحریر اللہ کے بیکو تراجم اور
تفسیری حاشیہ کا فرمان بہت شے سائز جو جنی قلم سے سفید
کا فدا اور دشمن لکھا جیسا کی کے ساتھ حصہ گیا ہے۔ ہر چند کرش
بچت میں جیسیں سوپے، جملہ اعلیٰ بچت میں رہے۔

قرآن :- موڑے حروف والا

موڑی گاہہ والوں کیسے یعنیاں حروف اور واضح حرکات دلائل قرآن
کافی وقت اخاکر پاکستان سے ملکا یا گلی ہے، یہ وہی ہے جو کما اعلان
کیکو صیپ پھجواری تھا، اور بعد میں ختم ہو ہوئیکے باعث ہے جسے اور درد نکنی
تعیین ہے تو سکی تھی، ہے، جلد کرنا اور پے درپی چیز اعلیٰ سفیدہ لائی کا غیر
بلندی وہ بیٹے کی ہے، اور دوسری قیمت لکھکر پڑھ طویلیم کو واخ غیر مایوس

وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ

یاد رکھیے جس کتاب کیسا قدر ڈاک فرشح کی سعافی کا اعلان تھا وہ اس کا ذکر فرشح آپ ہی کو ادا کرنے ہے میخیر مکتبہ تحفیتی دیوبند

از زندگانی سید نامہ میں علیہ السلام

جماعت قادریاں (در)

(الف) خدا نے اسی امت میں کسی موعود بھی جو اس سے پہنچتے
انجی تمام شان میں بڑا ہے اور اس کا نام فلام احمد کھارا (اقع البلا و مکان)
(ب) لاکھ ہزار انجیاں بگردنا سب سے بڑا فلام احمد
ہیں جو کوئی کو دکر کو چھوڑو اس کو بہتر فلام احمد ہے
(ج) ایک نم کو حصہ بنارست آدم + عیلے کا مستتا بہندہ باپ نسبہ
(د) فلکہ اور اہم محتوا

جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے مرزا صاحب قادریاں نے
مندرجہ صدر اشعار میں انجی برتری کا اذکار کیا ہے اس مسلمان میں۔
”الشعل و تبع حکم العادون“ کو میں نظر لکھنے تو آپ کے ساتھ
یقینیت محل کر آجائے گی کہ شعراء کو شرعاً عیلے حق میں کوئی مقام نہیں
ہے۔ اور ان کی اتاباچ کرنے والے کون لوگ ہوتے ہیں اس کے بعد
آپ کو فیصلہ کرنے میں بڑی آسانی ہو گی کہ شرعاً اتاباچ سے کیا
حوالہ ہو سکتے ہے۔ پھر اس کے بعد مندرجہ صدر اشعار کے فہریم پر نظر
ڈالنے تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ مرزا صاحب نے لصرف یہ کو
سیدنا شعیع پر انجی برتری کا اذکار کیا ہے۔ بلکہ موصوف نے جملہ ایمان
طہیم اسلام سے اپنے آپ کو متاز بتایا ہے۔ جس میں نبی آخرین انسان
محیی شالیں ہیں۔ یہاں ایک باشدہ سلطان کے ذمہ نہیں رہنے کے قابل ہے
کہ ایک طرف تو حضور مسیح المرسلین۔ کو خاتم النبیین تسلیم کرنے ہیں۔ دروسی
طرف آپ کی اس نبوت کو بتوثیق کر لادے کہ غیر شریعی نبوت کا
سلطان جاری رہنے کے قابل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے

فابا آپ اس حقیقت سے واقع ہو چکے کہ سیدنا شعیع پر علیہ السلام
باقبال حلم و مکرت و برخلاف اعلان و مرتباً خاتم النبیین میں کس مقام و درجہ
کے عالی نہ ہے۔ آپ آئیے ذرا قادریاں بستیوں کی سیر کریں اور دکھیں کہ
کس طرح کھنڈ و احادیل کیں گا جوں میں جوچہ کو معلوم اور صلح بینگان ہے
پہنچانے والیں کے باشی الگ انچال رہے ہیں۔ اور مذاہب اپنے مذکور
بلکہ تم کو مُرْحَّصِّهُوْنَ مبکِ صفات ان کردنیک ایک حقیقت کو دوست
مجاہدات و فنا محدث دے رہے ہیں۔ یا انی غصب قادریاں کی گندہ دہنی
دافت زنی تو شہر والم ہو چکی ہے۔ اور یقینیت محل کر ساتھے چل کے
کہ سیدنا شعیع کی چیزات سے انکار کر سکے نہیں کوئی سوت کے داد یہ
ہے۔ مبتلا کر دیا جاتے۔ اور آپ کی لگرسی و خودی پر خود مکن ہو جاتے۔
چونکہ سیدنا شعیع پر اندر بڑی بڑی قدرت کی نشانیاں رکھتے ہیں۔ تو
لانما اُس گزی کی پردوسرے بیٹھنے والے میں بھی ان نشانیوں کا ہونا
ضروری تھا۔ مگر یہ نشانیں ایسی نہیں ہیں کہ جو ہمیں سے خریدی یا
فروخت دیا جاتے کے ذریعہ میں کی جاسکیں۔ لہذا اس کی تو پر ترکیب
استعمال کی گئی کہ سیدنا شعیع کی تقدیر و تقدیم کر کے ان کے دقار کو رکایا جائے۔
ایسا کارنا مکن ہوتے کے ساتھ اسان بھی ہے۔ کیونکہ اس خصوصیت کی عیسیٰ
کے لئے یہودیوں کی تعمید را ہی بھی ملتی ہے۔ محس پل کر انجی نہیں پھر
تکب پر پرست کئے ہیں۔ یہ مرزا صاحب قادریاں نے اس خصوصیت کو محنت
پہنچ لے تو سیدنا شعیع کے سجرات۔ سیہ سچی انکار کر دیا اور اس انکار کیسے اخ
ساقہ آپ کی تحریر و تخطیع کے مشهور پرچھی علی ہوتا رہا۔ ملاحظہ ہے۔

(و) یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ ناختم جوان ہو رہا تو اس سے ملتا تھا
ووکس طرح ایک بازاری ہوتے سے عطر ملنا تھا وہ ایک لڑکی پر مشتمل
ہو گیا اور جب اس کے ساتھ اس کے سس و جال کا ذکر کر جیتا تو استاد
نے اس سے عاقف کر دیا۔ (دیخار الحکیم اور فروزی ۱۹۷۸ء)

(ی) صحیح کا پچالی جن کیا تھا؟ ایک لکھا تو۔ پوچھا۔ شرمنی نہ رکھنے والے
ہوں کا پرستار۔ جنکی خود بین۔ مدنی کا دھونی کرنے والا۔ (کتبہ مفتی ۱۹۷۸ء)
(سمیتے) حسماں ہوں نے آپ سے بہت سے سخونے لئے ہیں۔ مگر قبالت یہ
ہے کہ آپ سے کوئی سمجھہ نہیں ہوا۔ اور آپ کے پاس سواتے گردیزی
کے کچھ نہ تھا۔ (ضیغم انجام الحکم ص ۲۶)

(۱) اب یہ بات قطعی اور قیضی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت صحیح بن
میم باذن و حکم آئی تعالیٰ بخی کی لارج اس عمل التربہ (کسریزم) میں کمال
رکھتے تھے۔ (ازالہ اد ہام ص ۱۹)۔

(۲) یہ اعتماد بالکل مطلقاً فاسد اور شرعاً کا نیخال ہے کہ صحیح بنی کے
پر نہیں کہ اور ان میں پھوٹک اور کراں نہیں بھی کے جائز بنا دیتا بلکہ
صرف عمل التربہ (کسریزم) تھا۔ جو درج کی وقت سے ترقی پیدا ہو چکا
تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ صحیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لانا تھا
جس میں موقع القدس کی تاثیر رکھی تھی۔

بہر حال یہ مجرہ ایک محل کی قسم سے خوبی میں وقایت لیکر ہی
تھی رہتی تھی جیسے ساری کا گوسالہ۔ (ازالہ اد ہام حاشیہ ص ۲۶)

(۳) پس یہ اپنے نیا سک خال اور ٹکری اور رستہ باری کے دشمن کو
ایک بھلے انس آئی بھی فرار نہیں دس سکتے۔ چہ جائیکہ ان کو بھی قرار
دیں۔ (ضیغم انجام الحکم ص ۲۶)

(۴) صحیح کے ملاحت پر صدقہ پیش اس لائن نہیں ہو سکتا کہ بھی بھی
ہو۔ (الحکم اور فروزی ۱۹۷۸ء)

(۵) ہاتھ کس کے آنکے پر اتمم سے جائیں کہ حضرت مسیح علی السلام کی
تسلیم نہیں گئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔ اور آج کوئی نہیں پہنچے
جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی ص ۲۶)

یہ جس مندرجہ مدارج میں نہیں مرتضیٰ فلام احمد قادری کی گئیہ تھی
کہ جس کو آپ پڑھ کر افسوس لئے بغیر نہ رکھے ہوں گے۔ آپ جانتے ہیں
حضرت مسیح علی السلام کا دنیا کی حور قبور میں کیا مقام ہے اور میرنا کیج کس
پایہ کے پیغمبر ہیں۔ خواہ کسی نیت سے کیوں بغیر قرآن عظیم کی اس طرح

کے نئے حضور مسیح ایک کے مناقب بیان کر کے دوسروں انبیاء کے
مناقب میں آپ کی برتری کا اعلان کرتے ہیں، تاکہ مسلمان فلسطینیوں کا
شکار ہم کران پر ایمان ادا کرنے اور ان کے دعوں کو سچے نہیں۔ یہ جمل
ان کی یہ اضداد سیاسی ناقابلِ ظلم رہا ہے۔ اور اسے ملاحظہ ہو۔

(الف) مریم کی شان وہ ہے کہ حسنے ایک درست سبک اپنے تین
نکاح سے روکتا۔ پھر بزرگان قوم کے اصلاح سے بوجہ حمل نکاح کر لیا۔ گو
لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات میں حمل میں کوئی نکاح
کیا گیا۔ اور ہمول ہمچنے کے عہد کو کیوں ناچ توڑا گیا اور بعد ازاواج
کی کیوں بخیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف تاجر کے پہلی بیوی ہوئے
کے پھر مریم کیوں رہا۔ ہر ان کی یوسف تاجر کے نکاح میں آئے۔ مگر
میں کہتا ہوں یہ سب مجید بیان ہیں جو پس اگئے۔

(۱۹) جبکہ حمل پڑھ کا تو پھر حمل میں نکاح کیوں کیا گیا۔ حمل بات
یہ معلوم ہوئی ہے کہ مریم کو سبک میں پہنچت ہو گیا جا رہا تھا جیسے کہ سد
جس پہنچت ہر دعا اور پرده نہ رہ سکا تو پھر رہا تھا اور سبک کے بندوں
کو معلوم ہو گی کہ مریم حامل ہے۔ اسیں نکریسا ہوئی اور حسیہ کو دیکھا
جاتا ہے کہ اگر کسی تشریف خاندان کی کوئی لڑکی حاملہ ہو جائی تو جو
بٹا اس کا نکاح کر دیتے ہیں تاکہ ناکہ نکٹ جائے۔ (زنده بنی هاشم)

(ب) بسیج کے پال بھائی اور دیہیں تھیں یہ بسیج کے حقیقی
بھائی اور حقیقی بھیں تھیں۔ یعنی سبب یہ سعف و مریم کی اولاد بھائی دیکھتی
تھی کہ مخفی صفات اور خود دھرم صفاتیں

(ج) آپ دینی شیع، کاغذان بھی نہیں پاک کا ہمہ ہے۔ تین
داد بیان اور ناتیسان آپ کی زنا کار اور کسی حور تھیں تھیں۔ جن کو خون
سے آپ کا داد جنمہ پور پنیر ہوا۔ (ضیغم انجام الحکم ص ۲۶)

(د) الہ ایک ناقی بسیج صاحب کی جو ایک رشتہ سے دادی بھی
تھی بنت سعیج کے نام سے موجود ہے یہ دیہی پاک امن تھی جس نے دادو
کے ساتھ زنا کیا تھا۔ دست بیک ص ۲۶۔ بکار ۲۲ سموی ۱۱-۱۲

(۵) آپ کا بھریوں سے سیلان اور محبت بھی شاید اسی وجہ سے
ہو۔ جدید مذاہدہ دریمان سے۔ دریمان کوئی پرہنگی کا دریان ایک
محترم (کسی) کو کہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر نیا سک بنا کر
لگاتے اور زنا کاری کی کمائی کا پلیں عطا رہا اس کے سر پر نہ۔ اور اپنے
بیوں کو اس کے بھریوں پر سے (ضیغم انجام الحکم ص ۲۶)

شہر پر گئے تھے۔ قرآن کریم نے مجھی اسی نام سے الحسین پکارا اور
تصدیک صرف صحیح ایسے ہے کہ صحیح نام صرف کے نام سے پکارتا ہے اسی نام سے
پڑھا جائے کوئی اور سی یا سچ ہے۔ صحیح اس مردم نہیں ہے۔ اور جن غلط
قہیزوں کا ازالہ قرآن کرنا چاہتا تھا وہ نہ ہے مکنیں لپس قرآن سے حضرت
صحیح کو ان کے شہر و معرفت نام سے یاد کیا۔ مگر یہ نہیں کہا بلکہ صحیح کا ہاب
نہیں تھا۔ اور وہ قانون قطعی کے طور پر پیدا ہوتے۔ درسال و روشی علیہ نبیرہ
(د) حضرت صحیح کی مذکورہ بالاتریات پر ایک نظر فراہمے اور اناجیل
کے مطابق کے بعد ہم اس صحیح پر پہنچے ہیں کہ۔

(۱) حضرت صحیح ایک بڑی کے لایک تھے (۲) وہ حضرت صحیح کو مرد
تھے (۳) ان کی ساری زندگی میں صرف بارہ آدمی ایمان لاتے۔ (۴) اختر
صحیح بھی بھیت دیکھ کے کامیاب نہیں ہوتے (۵) حضرت ن خود
رسیشیں آدمی تھے دوسرا سائیٹی پار نیلکے درمیں اور اس کے مسائل پر
کوئی تعلیم دے سکتے تھے (۶) اناجیل سے ظاہر ہے کہ حضرت صحیح ن دیدار
تھے، مذوق نے بھی ان کی لیدڑی کو قبول کیا (۷) حضرت صحیح ن خود بھی پاہی
تھے دیکھیں اور نہ جانکرے مسائل و مصائب کو جانتے تھے (۸) حضرت
صحیح صرف خدا تعالیٰ باہث ایک خوشخبری نہیں تھے بلکہ قدر و روشی علیہ نبیرہ
اوپر اس کے بعد اور آگے بڑھ کر بولا اپنے بعنوان یہ یاد کیا
اور سیدنا حسکی ذلت و خواری کو ظاہر کر کے آپ کی تذییل کی گئی ہے۔
مالحظہ ہو۔

(۱) حضرت صحیح شراب پستی تھے پلاست تھے (۲) تہون (یعنی ہبہ یا بہبہ)
نے ان دینی حضرت صحیح کے نہ رخمو کا اور اُسے (یعنی حضرت صحیح کو)
ملکے مارے اور بعض نے طلب پکھا مار کر کہا اسے سچ ہیں اپنی بیوی سو
بتا کر بھیت کس نے مارا۔ (درسال و روشی ص ۹۷) مورضہ اور سربرہ
اپ ہم آگے بڑھنے سے پہلے آپ کو بتا دیا افسوس دیکھتے ہیں۔
یہ گروہ وہ ہے جو یہودی تینین کو رہ رہا پر گامزین ہو کر جس طرح قوم یہود
نے سیدنا سعی پر ہبہان بندی کر کے ان کے قدار کو دھکا پہنچانے کی
کوشش کی تھی۔ اسی طرح یہ گروہ بھی باتیں اور دیگر کتب تو اور کمی نصف
ملار یہود سے استدال کر کے سیدنا سعی کے مقابل کو گرا۔ اور دھکا
پہنچانے کی کوشش میں مصروف تھے۔ دراصل یہ گروہ ان دُم نئی یہودیوں
کے رویڑ کی بھی بھیت رکھتے ہے اور وہ ان کو دھکو کرے کہ انکی دُمیں
کٹوادیتی ہے۔ چھریب کسی کی دُم کٹ جاتی ہے تو وہ بھی اس رویڑ کا

مکمل ہے فی الحال کبھی بھی نہیں ہو سکتا جس کا ایمان قرآن
ظیم پر ہو۔ خیر یہ تو سختہ مرزا حب کے رشافت قلم کے چند شاہکار جنس سے
اپ نکلوٹا ہوتے۔ اب اور آگے چلتے اور دیکھتے کہ مرزا حب کے
مریدین کا کیا حال ہے۔ سری گلگشیر سے سکنی خونی کا شیری (ادب فلسفی
کی ادارت میں ایک پرموج نکلا ہے) میں کام مرد شنی ہے۔ نام تر و روشنی
ہے۔ مگر جب آپ اس کا مطالعہ فرائیں گے تو آپ پر واضح ہو گا کہ مکمل
یہ پرچم از سرتاپا تاریکی میں ڈوبا ہو ہے۔ اور حکوم ہوتا ہے کہ اپنے کی
نشرو اشاعت اور حق سے برباد رہنے والی اس کا نسب نہیں ہے۔ میری نظر
سے یہ پرچم گلزار ہے وہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۳ء کا ہے۔ جو سیمی نہیں کے نام سے
شاہی ہوا ہے۔ جس میں ازاں بد ادا تھا اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ
سیدنا سعی دوست بخار کی اولاد میں سے تھے۔ وہ رئے عضو کاؤن
ٹیں ان کا مزار ہے۔ ان کی زندگی کی جیادت دلخواہی پر تھی وہ بھی تو
کہاں سڑکی کا مقام بھی ایخس میں نہیں تھا اور کام علی بن رہب کی پڑ
اور سرداں آنٹی میں علی بن رہب سے موسم کے پہنچے جانے کا سبب
یہ ہے کہ وہ اُس وقت کے رکم و رواج کے تحت اپنے تھیاں میں پیدا
ہوتے۔ ان کی ماں کو خوشی نہیں دی گئی۔ میں سیدنا سعی کو این دلخواہی کو موسم
کرنا اسی روایت کے مطابق ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(الف) ہر دلش مند شخص اب اس سے یہی اندازہ لگاتے گا کہ حضرت
صحیح یونہ کے نہاد سے تھے۔ الگ ان کے نہاد سے نہ تھا تو پھر کس کو نہاد
سے تھے۔ درسال و روشی میں نہیں فرمایا تھا۔

(ب) اب رہا ہے اول گروہ اس نام سے کہوں شہر و مسوب ہیں
تو اس کا جو اب یہ ہے کہ بھی اس سے بھی بھیں کے بعض قیاس میں یہ معمور تھا کہ
شادی کے وقت لڑکی کی ڈھونگ اگر اس بآپ کے گھر سے نہ نکالی جاتی تو وہ
لڑکی خانشین و خانہ بانی تھی۔ یہ خانشین و خانہ بانی اپنے دیگر جماں ہوں
کے ساتھ بس اپنی کشہ کو دوسری بھوکی میں بدل دیں اسی کی اولاد اس کے
خانہ کے نام پر نہیں بلکہ اُسی کے نام پر منسوب ہو کر اسی ملائی تھی۔ درست
(ج) حضرت صحیح کی والدہ مریم کی بھی ڈھونگ میں مکر نہیں
نکالی بلکہ مسجد کے نام مریم کو دقت کر کے خانشین بنادیا گیا تھا اسی طرزی
دواج کے تحت اس کا خاوند دوست بخار گھر میں خانہ نام دادا بیگا ہو گا اور
اسی دواج کے تحت حضرت مریم کی اولاد کو ان کے بآپ کے نام سے تھیں
بلکہ اس کے نام سے منسوب کیا گیا۔ چونکہ حضرت صحیح اس نام کے نام سے

مگر سیاسی اعتبار سے جو شخص کسی قسم کا اثر رکھتا ہے اس کے احمدی ہونے سے بڑا فائدہ پہنچاتا ہے۔ کیونکہ اس کا دوسروں پر اثر رہتا ہے۔ اس کے ذریعہ اس کے طبقہ ماشیرین احمدیت پھیلنے کی تحریک ہے۔ میں ہر شخص اپنے طبقہ کوئے۔ اس میں سے احمدی بنکے تاکہ جماعت کی ترقی ہر طبقہ میں کیاں طور پر ہو۔ زندگی اور زندگانی کو احمدی بناؤ۔ افسوسروں کو احمدی بناؤ۔ مزدوروں اور دینوں کو احمدی بناؤ۔ معلم علموں کو احمدی بناؤ۔

(۲) پس خود روت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی اقرار کرے کہ دہ سال میں دو گناہ ہونے کی کوشش کرے گا۔ اسی ختنے میں نے تجویزی کمی کر دیئے تو اگلے گھرے ہوں جو اقرار گریں اور اپنے نام لکھوادیں جس طرح چندہ دینے کے لئے ہم اکھاتے ہیں کہ تم اتنا چندہ دینے گے۔ اب بیٹھ جائیں۔

تھیں کے تعلق استمار کریں کہ کم از کم سال میں ایک آدمی کو احمدی بنایں گے اور جو زیادہ بنا سکیں گے وہ زیادہ کے نئے اقرار کریں۔ مگر مشترط ہے کہ اپنے پاہ اور اپنے صلاق کے لئے اکابر کریں۔

لئے اکابر کریں۔ مگر مشترط ہے کہ ایکنیزیروں کو پلیٹر پلیٹریوں کو۔ اسی طرح چند سالوں میں ایسا عظیم الشان تبلیغ پیدا کیا جاسکتا ہے کہ ملوک اور نواب بھی اس کے سامنے ملت ہو جائے۔ (خطبہ محمد بیان محمد احمد خلیفہ قادریان مذکور جاں افضل قادریان جلد و اشباع کو رخہ اور فرمدی ملک)

ان حقائق کے سامنے آجاتے کے بعد فالبا آپ اپنے ذہن و دماغ سے اُس مفہوم اپنی کو نکال پھیلکنے کی ضرور کو کوئی تلاش قرایتیں کے۔ جس میں مسلسلہ تبلیغ اسلام غلط پر و پلٹر کی بنا پر مستلا کہو کیجئے کہ در اس گرد و تادیانی اسلام ہے اور تبلیغ اسلام کرتا ہے۔ اس خصوصی

میں، رکن بن کر اور دین کی دیسیں کٹوانے کی ہم پر تبعیں ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عام طور پر اس گروہ کے ساتھ پر خبر فرمائی جائیگی ہے کہ یہ دور دراز مقام اُن بیان کی تبلیغ کرتا ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط اور بے اصل ہے اگر یہ گروہ تبلیغ کرتا ہے تو صرف اپنے دین اور اپنے حقیقت کی سیاست خلیفہ قادریان نے اپنے مریدوں سے اپنی کی ہے۔ اور غالب ایسا اقرار نامہ بھی لکھوا یا اسے۔

ان دونوں اس مسلسلہ میں اس گروہ کے دو طبقات کا نام لیا جاسکتا ہے۔ جس میں ایک تو خود قادریانی طبقہ ہے جو خلیفۃ قادریان کے زیر تیاریت کام کر رہا ہے اور دوسرا طبقہ جو مسلمین چین بشویشور کے مریدوں کا ہے۔ وہ طبقہ خلیفہ قادریان کی زیر تیاریت ہے وہ صرف غالباً احمد قاریانی پر ایمان لائے کی وجہ سے اس کے مطالبہ کرتا ہے۔ میں کا

علمہ شبیر احمد عثمانی کی معرکۃ الاراء عربی شرح اسلام کی تینوں حصتیں مکتبہ تخلی سے طلب فرمائی۔ قیمت باوجود اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی اور نفیس آرڈپسیر کے صرف چالیس روپے۔

مکتبہ تخلی دیوبند (ایپی) میں ایمان لائے کا مطالبہ کرتا ہے۔ میں کا مذہب اُن محل آصف تک ختم ہے۔ حیدر آزاد کن ہے جو دین دار الجن خانقاہ سرور امام کے نام سے مشہور ہے۔ طاحظہ ہو خلیفہ قادریان سے اپنے مریدوں سے جو مطالبہ ہے وہ جسپا ذلیل ہے۔

(۱) ہندوستان سے باہر ہر دلکٹ ملک میں اپنے واعظ بھیں۔ مگر میں اس بات کے کہنے سے نہیں ڈرتا کہ اس تبلیغ سے ہماری خرض سلسلہ احمدیہ کی مسوات میں اسلام کی تبلیغ ہو۔ میرا بھی ذہب ہے جو حضرت سعیج موعود کے پاس رہ کر اندر یا باہر ان سے بھی بھی ملنے کے آہب فرشتے تھے کہ اسلام کی تبلیغ اپنی میری تبلیغ ہے۔ میں اسی اسلام کی تبلیغ کر جو سعیج موعود بیان (نسبت خلافت تقریبیہ) میں احمد خلیفہ قادریانی (۲) ایمان کے خاطر سے قوائم انسان برادری کوئی پھوٹا کوئی بڑا

باپ پویا سف نگار تھا۔ اس کی پیدائش قانون نظرت کو مطابق ہوئی۔
قادیانی اسلام کہتا ہے سید ناسیح بعد نایانت الجھٹے۔ شرکوار
نا خش عورتوں سے تعلق رکھنے والے تھے یہ بھی تو کجا ایک بھلے بال انسان
یا لیڑر قوم کی جنیت بھی نہیں رکھتے تھے۔

قادیانی اسلام کہتا ہے سید ناسیح سے جو کچھ اعمال خرق عادات
السانی صادر ہوتے وہ سحر و سی فیر کے تابع تھے یہ امور من الشہر نے
کی علامت نہیں تھے ان کو سجوہات نہیں کیا جاسکتے۔

ہم نے اور چرس توازن کو پیش کر کے مواد زد کیا ہے اس سے یہ
بات ظاہر ہو چکی کہ قرآنی و قادیانی اسلام میں کس قدر تعدد و تضاد ہے
اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچنی ہے کہ قادیانی گروہ کو قرآنی آیات
پر ایمان نہیں۔ اور اگر اس گروہ کا ایمان ہے بھی تو انہیں امداد پہنچنے
جو فلان احمد صاحب قادیانی پر ہوتے۔ چنانچہ اس کی تازہ مثل رسالہ
روشنی سری نگر کا وہ پرچھ ہے جس کا ہم نے اور پراقبا من پڑ کیا ہے۔
پس اس بحث سے اس گروہ کے جملہ افراد کا شمار آیا ہے قرآنی کی تکفیر
کرنے والوں میں پوچالتک ہے۔ اور قرآن اللہ کی آیات پر ایمان نہ رکھنے
والوں کا حساب ذیل مقام مضمون کرتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَأْخُذُمُ الظُّرُوفُ قُدْرَةُ الْحَلِّ - (کوئی)

(تجبر)، بلاشبہ و لوگ جو اللہ کی آیات کو نہیں ملتے اللہ ان کو بولاتی
نہیں دیتا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب حکوم ہے۔ درغہ بندی
تو ہر فرد دی یا لوگ کرتے ہیں جن کا اللہ کی آیات پر ایمان نہیں ہوتا۔
اور یہی جھوٹے ہوتے ہیں جو لوگ ایمان اللہ کے بعد اللہ کی تاریخی
کریں اُن پر اللہ کا عذاب ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ باستثنہ
ان لوگوں کے کوئی محروم کیا گیا ہو۔ مگر ان کے دلوں ایمان برقرار ہو
تاں جو لوگ شرح صدر کے ساتھ یعنی دل کھول کر تاریخی جس بنتلا ہرستے
ہیں ان کے لئے بڑا عذاب مقرر کیا گی ہے۔ اس کی (یعنی خدا پر ایمان
لکھنے کے باوجود ناسیحی کی) وجہ ہے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو
آخرت پر ترجیح دی اور محبوب رکھا۔ اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو عذاب
نہیں دیتا۔ یعنی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور انہوں پر
اللہ کے تہریک کا دی ہے ان کا شمار غافلوں میں ہے۔ بلاشبہ یہ لوگوں
میں بھی خسارہ میں رہیں گے۔

مشیر جہود رآیات کے لاحظے سے آپ پر اچھی طرح

میں اس حقیقت کو مجھ پیش نظر لکھنا ضروری ہے کہ قادیانی اگر وہ معرفا پر
آپ کو ایمان کہتا ہے۔ اس گروہ کے نزدیک یقین وہ تمام انسانیت جو
فلان احمد قادیانی کی سو عورتی پر ایمان نہیں رکھتا کافی ہے۔ پس اگر کوئی
قادیانی ہم اسلام کی پیش کرتے ہیں کہتا ہے تو ضرور یہ سمجھا جاتے گا کہ اسی
اسلام کی پیش کرتا ہے جو فلان احمد قادیانی کا ہے۔ اب اسے یعنی جمیع حقیقتی یا
قرآنی اسلام اور قادیانی اسلام کا جزوی مجاز نہ ہے۔ اور صرف اسی حد
تک دیکھیں کہ سید ناسیح اور آپ کی والدہ کے تعلق قرآنی اسلام نے
مسلمانوں کو کیا تھیں اور اسی حد تک دیکھیں کہ اسی حد تک دیکھیں
یا تو دید کر سکتے ہے۔

قرآنی اسلام (۱) قرآن کہتا ہے، "حضرت مریم پاپیہ طہشت خدا کی

اطاعت گزار مسلمات میں سے تھیں وہ بکار نہیں تھیں
(۲) قرآن کہتا ہے، "حضرت مریم کو کسی مرد نہیں چھوڑا یہ ہمہت
تھیں۔ ان کو جو حل ہوا وہ اللہ کے حلم لفظ" میں سے چہا۔

(۳) قرآن کہتا ہے، "خاندان میران کو دنیا کے دیگر خاندانوں پر اور
باخصوص اس خاندان میں حضرت مریم کو دنیا کی دیگر عورتوں پر پیش
دی گئی ہے۔

(۴) قرآن کہتا ہے قانون نظرت کے خلاف جس طرح حضرت آدم
علیہ اسلام کو لفظ میں سے پیدا کیا گیا۔ اسی طرح سید ناسیح کی پیدائش ہوئی۔

(۵) قرآن کہتا ہے، "سید ناسیح اللہ کے ایک مبلغ بندے اور اللہ کے
رسول ہے۔ اور یہ کلمۃ اللہ اور اس کی راست پر ہوئی ہوئی روح ہے۔

(۶) قرآن کہتا ہے، "سید ناسیح کی رسالت کی تصدیق مخالف اللہ کو
محجزات ہوتی محرق عادات انسانی جو کچھ اُن سے سریند ہوا وہ اللہ کی
طریق سے موجود ہو گیا ہے۔

قادیانی اسلام قادیانی اسلام کہتا ہے، "حضرت مریم بکار نہیں انکو
ہمیکل میں ناجائز حل ہوا تھا۔

قادیانی اسلام کہتا ہے، "مریم کا خاندان ذیل طوائفین کا تھا۔
ہوئیں۔ اس کے بعد اس محل کا پرده پوشی کے لئے یوسف نجار سے
ٹکاچ ہوا۔

قادیانی اسلام کہتا ہے، "مریم کا خاندان ذیل طوائفین کا تھا۔
سید ناسیح کی نانی اداوی سب کیسا تھیں۔

قادیانی اسلام کہتا ہے، "سید ناسیح کا حصل زنا سے ہوا۔ اور آپ کا

بے عمل بات سمجھو چکر ہمارے پاس لیئے خواہ موجود ہیں جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس طبق کے اکثر مشترک افراد نبھی لا الجیع میں بھلا ہو کر اپنے دین و ایمان کو خیر باد کرہتے ہیں۔ ان کو نزدیک آخرت کے مقابلہ میں نبھی حیات محبوب تر ہے میں کہ قرآن حکیم نے اس حقیقت کو واضح طور پر بیان کیا ہے ان کی بصارت تھی پر فہری ہوئی ہے۔ پس ہم اس مسئلہ میں امام حسن کو اس حقیقت سے مطلع کرتے ہوتے عرص کریں گے کہ وہ ان دُم کی لوٹیوں سے بچتے رہیں۔ ان کا اپنے فریب چال ہرگز دین ہوتا ہے۔ پھر تو سادہ لوح مطافیوں کو نام نہاد ہو رہی دیوارتے منا شرکر دیتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ رسالت تاب صلیم کے عالم و عیان بیان کرنے کے بعد امام وقت کی بیعت پر زور دیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد مدد ان صاف پائے ہیں تو اپنے عقیدے کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ اثاثہ اللہ حرم آئندہ اسلام وقت میں ایجاد سے بحث کریں گے۔

دامیع ہو گئی ہو گی کہ جو قوم اللہ پر ایمان رکھنے کے باوجود اللہ کی آیات پر یقین نہیں رکھتی اور اپاٹھیتیات کے خلاف عمل کرتی ہے وہ ضرور خدا تعالیٰ عذاب کی حق ہے۔ ایسی قوم کو کبھی ہدایت کے راستہ پر نہیں پڑا یا جانتے گا۔ اس کا شمار کا دین ہیں پڑ کا اس کے لئے مکھد دینے والا پڑا عذاب مقرر کیا یا چکا ہے۔ آخرت میں بھی یہ لوگ خسارہ میں رہیں گے۔ اگر آپ ان آیات پر فدا گئی لفڑیوں تو آپ کے سامنے یہ بات خود بخوبی کر جائتے گی کہ اس کا اطلاق کن کر لوگوں پر ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا مصاداق ہر رہ شخیں ہو سکتا ہے تو خدا انکی توجید پر ایمان لانے کے بعد جزا یا گلزار قرآن حکیم کی آیات کی سچائی کو نہیں مانتا اور اُس کی املاحت نہیں کرتا۔ جب کہ اس کے عین وظہم کو پھیلایا جلتے۔ لیکن ہم یہاں اس کو سمعت دیتا ہیں، چاہتے چونکہ ہم یہاں ایک شخص ملکہ عینی جماعت قادریت سے عിشکر رہے ہیں۔ اس لئے ہم جب اس طبق کے ماذ دعا علیہ پر خور کرتے ہیں تو اس حقیقت کا اکٹھا پوتا ہے کہ شاید یہ آیات، اسی طبق کے لئے نازل کی گئی ہوں ہم نے اور اس طبقہ کو دُم کی لوٹیوں کا مصاداق قرار دے ہے۔ مکن ہے آپ بھی اس کی اصلیت کو جانتے ہوں کہ اس طبع ایک ہوشیار ہوڑی اپنی نادانی کے سبب اپنی دُم کو شوچ لکھا ہو تو اور وہ کو بھی اس عیب میں ایک پتہ فریب چال میں کوئی نہ کردا کہ دیتے ہے اس طبع ایک سو دُو دُستے تینی ہوتے ہوئے ان دُم کی لوٹیوں کا ایک انبوہ کثیر تیار ہو جاتے ہے اور ان کا بیادی عقیدہ اور زندگی کا الحسب العین ہی یہ ہو جاتا ہے کسی طرح کیوں نہ ہو سکے، ہم جنس کی دُم کو خادی جاتی اور کوئی فسر و بھی اسی باتی نہ ہے جو دُم والا کہلانے کا حق ہو۔ چونکہ ایک مقابلہ ایک دُم کی طبقہ سے کہ جب کسی طرقی سے اس کو پڑھا یا جا سکتا ہو اس کے لئے یہی صورت پہنچوئی کہ ہم جنس میں بھوکی کی دُم کو خودی جائیں پھر کوئی دُم دالی جو نے کادوی نہ کر سکے پس مسٹر آن حکیم کا یہ کہنا کہ ایسے گروہ کو اللہ پر ایت نہیں دیکھا ایک لکھ قرار پا جاتے ہے جو قضاقدور کے تابع کر دیا گیا ہے۔ درستاری تعالیٰ کرنے کوئی شکل بات نہیں۔

القرآن خلیفہ قادریان سے ایسی توقع رکھنا کہ وہ دلائل و دلیلین کے دیکھنے کے بعد میں سے نہ مددیں گے۔ اور حق کو قبول کر لینے

لقریر دلپنڈر

مولانا محمدنا سمیرۃ اللہ ملیکی وہ شہرہ آفاق کتاب جو عرصہ سے نایاب تھی اور اب زیور طبع سے آرائیتہ ہو کر تین فراہمی ہے۔ مولانا موصوف کی تصنیفات کا مطالعو کرنے والوں کے لئے آپ کا محبیت و غریب دل نشین اور فیصلہ کن اندائز بیان محتاج تعارف نہیں۔ لقریر دلپنڈر میں آپ نے اسلام کی حقانیت کو دنیا کے تمام مذاہب کے مقابلہ میں عقل و نقل کی اشیاء میں سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ سخت سے سخت دشمن اسلام بھی ایک دشمن ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ گویا یہ کتاب ایک تھانی تصنیف ہے جس کا مطالعہ ہر سلطان کیلئے بہت ضرور ہو گا۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنے (مجلد چار روپے آٹھ آنے)

مکتبہ بحیلی دیوبند (بیوپی)

اک مرد کیہ میں کیسے اسلام پیش کیا جائے

ابو محمد امام الدین، رام نگری

بھی مدرسے اخوان المسلمون جو عرب اور شام تک اسلام کی نشانہ شماری کے راستی سمجھ جاتے ہیں کا فرد غیر ملت اور شخصی ہیں۔

رومن کے ابا موسیٰ اور شیخ الاسلاموں کے اسلام کے مطابق وہ مس کی اشتراکیست وہ من میت عیار ہے اسلام وہی انہیں یعنی قبل صنہ کا حضیقہ ہے وہی ہے، چین کے ائمہ اور علمائے دین کے اسلام کے مطابق چین کا تھا جو ہاتھ خلافت راشدہ کے نکاح ازدواج ہے زیادہ خالص اسلامی ہے، شوہر مسلمان تو یہی بد صفت، ہر یہ مسلم تو شوہر افرادی ہے۔

اسی طرح ایران، ترکی اور اٹھ دریہ کی حکومت و سیاست غالباً اسلامی ہے، اور ان تمام ممالک کے اسلام پسند قاسم دفعتہ ختنہ ہے اور بدریں ہیں اور اس لائق کریں افغان صدر کی طرح فوجوں کی نام نہ بدهو ای احالت کے حکم سے ان سب کوششیں کافی نہیں بنا جائیں کیا ان تفصیلات میں کوئی مہیا لوگوںی اور یہاں آرائی کو دھتل ہے؟ اگر ایسا ہیں تو ہر اپ کو اس بات کے مانتے ہیں کہاں ہو سکتے ہے کہ اسلام کی خلقت ہیں ہوئیں وہیں حالت میں پہنچ بالکل ہوندی اور بدل ہے کہ امریکی ہیں کیا اسلام پیش کیا جائے۔

میرے تو دیک امریکہ کو دو قسم کے اسلام کی ضرورت پہنچتی ہے ایک قسم کے اسلام کی ضرورت امریکہ کے ادب حکومت و سیاست کو ہے اور دوسری قسم کی ضرورت امریکی حکومت کو اور کی کے سیاست داں اور حکمران طبقے کو ایسے اسلام کی ضرورت ہے جو امریکی حکومت سیاست کا رائی اور تغییر ہائے از بزر کے علماء و فیروز کے قتوں کی رو سے

آپ ہنوان کو دیکھ کر پریشان ہوں گے کہ کیسا حال ہے اور کہیں کے کہ اسلام کی جیگی خلقت ہیں ہیں ایسا ۱۶ اسلام کی قسم کو دراصل ایک ہی ہے، لیکن مسلمانوں نے اپنی مصلحت، اپنے پیغمبر مفادہ اور سلسلے پہنچنے والے مطابق اسلام کی بہت سی تھیں قرار دے رکھی ہیں چنانچہ ہندوستان کا اسلام اور قسم کا ہے، پاکستان کا اسلام کیا اور قسم کیا ایران اور قسم کیا اور قسم کا، عرب اور شام کا اور قسم کا اور مصر اور ڈنیشیا کا اور قسم کا، وہ اور قسم کا اور قسم کا، آپ اسے مبالغہ یا خیال اکالی نہیں یہ ایک مسلم حقیقت ہے جو عسری خلقت کی جاہی ہے، جنکر تغییل ملاحظہ ہے۔

ہندوستان کے اسلام کے مطابق ہندوستان کی جماعت اسلامی ہے اس کا ادب و مصلحت اور اصول و معاشر کی سیاست اور مذہب و مختار کی سیاست ہے خاچیوں، مختصر لیوں، بھیوں، قلعہ لیوں اور مرنیا ہیوں سے بیڑا درجہ اسلام پا خرستے ہے، اور سلسلے مصلحت کا تھا مذاہ ہو تو آخری مذکور کی سنجھیا بھی۔ ملاحظہ ہوں ہندوستانی علماء اور اکابر اسلام کے فتاویٰ اور میانات۔

پاکستان کے اسلام کے مطابق حوصلہ مودودی جو خدا و خلق اسلام ایسا ہے جو دنیا، مذکور و مختار اور مختار و مختاری تسلیم کئے جاتے ہیں، قابل داد و دفعہ ہیں، اور بعد و جب درعایت لائیں قید و بند۔

مصر کے اسلام کے مطابق فروعت کے علمبردار کیلئے ایسا صورتی کے نہیں ہیں اسی دلیل پر کے علماء و فیروز کے قتوں کی رو سے

پالا مدنی و دین الحق نیطفتی ہے اور جاندن کو جیسا کوئی تباہ
علی الہیں نہ ہے ۔ اذیان و مظاہر یہ قابل کردے
اسلام کی صحیح پوزیشن ہے نہیں کہ وہ ہر لکھ کے نظام خالص کے
سلطنت سر جگ کر اس کی اماعت و ماتحت قبول کرے اور ایسی اسی
جیتیں قائم ہو جائے، اس کی اصل پوزیشن اور اس کا اصل
مقام ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو قابل اور صاحب اقتدار ہو
اگر امریکہ کا اسلام کی ضرورت ہے اور یقیناً ضرورت ہے تو اسے
تو یہ اسلام ہرگز نہیں پورا کر سکتا، وہاں جیتنی ہی اسلام مضید ہے
کا ہندو رہ سکتا ہے۔

اگر مسلمانوں کے ساتھ پڑھیں تو ایسی حقیقی صورت ہے
اسلام ہر جو دھوتا اور مسلمانوں کی لفڑی پڑھنے موقوف ہو جو قبیلے کو کچھ
عجائب دھا کر مادحتیت پڑھی کی اماری دینا اسلام کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے
اس سے شک نہیں کہ فرع انسانی نفس پر تھی ہے، وہ جست جواب ہے
اور بھی اس کی دعویٰ کام کر کو دھمکی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس بھی شک
نہیں کہ اسی کے ساتھ درج انسانی ایک ہدایت ہے کی تسلی صورت
کر رہی ہے اور کسی ایسی حریات کے نیچے مفطر ہے، لیکن اسے
خوب نہیں کہ اس کی تسلی کی حقیقت کیا ہے اور وہ کون سا آپ
حیات پیچے جس کے نیچے وہ ترک ہے، اگر اس پر اسی انسانیت
کے ساتھ پیچ اور گھن سلاپیش کیا جائے اور اس کو پیش نظر کرو جو
ایسی دعوت کی پشت ہے ایک مثالی اسلامی معاشرہ ہی رکھتے ہوں
تو پیاسی انسانیت ہے اختیار پکارا اسٹے یہی ہے وہ ایسی حریات
جس کے نیچے اس کی درج ہے۔

اس طرز کے بیشتر انسان دنیا کے ہر لکھ بیس ہیں، امریکہ
یعنی ہیں، اگر اپنے امریکی کار بجان اسلام کی طرف ہو جائے اور بیان
اسلامی دعوت کی کامیابی کا انکان نظر آئے ہے تو آپ پیش کیجئے
کہ وہاں دینی اسلام کا میاپ ہو سکتا ہے جو ایسی تحریات کے اعتبارے
کامل اور مکمل ہو۔ اسلام کی ایسی معاشرت جس کے سقف و یام مکمل
ہوں، جس کا کوئی گنبد اور بینا قائم ہو تو کوئی لٹا ہو، اس کا کوئی گوش
مندوستی و وضع کا ہو تو کوئی ترکی وضع کا، اس کا کوئی درود اور پاکستانی
طرز کا ہو تو کوئی مصری اقتض کا، وہ امریکی اشخاص کو ہرگز ایسی طرف
متوہجتہ نہیں کر سکتی، دنیا کی نظروں میں کوئی وقار ماحصل کر سکتے ہے۔

کاظم اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے پاکستان، ایران، شام
عرب، مصر، عراق، اور ترکی میں پھر تاریخ ہے، اور ان ممالک کے
مددوں کو یقین دلانا سبب ہے کہ امریکی کی حکومت کا ایک ایسا
ہے، وہاں اسلام کو جو اپنیانہ مذکون اور جریت دیواری حاصل
ہے وہ مکمل ہے جو ابھی اسلام کو اپنے نظلوں میں
یوں تکمیل کر امریکے سے سپاہیوں اور جنگجوں کو ایک ایسے پلکدار
قیامتی اسلام کی ضرورت ہے جو امریکے کے نظام زندگی کے جو کھنے ہیں
جیک ٹھیک فٹ ہو جائے اور امریکی نظام زندگی کی فلک بوس
چھت کو جیسا بھی سخون کی ضرورت ہو اسلام آگے بڑھ کر
انہاش اور پریش کر سکے۔

ایسے اسلام کی ضرورت تو امریکے اپنا پس سیاست دے
حکومت کو ہے، لیکن امریکی حکومت کے نیچے اسلام کو جو بھی مضید
و کار احمد ہو گا، ان کے نیچے تو وہاں پہنچے ہے میاہست ہو جو رہے
جس سے خدا اور خدا کے سمجھے ہوئے دین کیلئے گرجاہی کی جهاد بوری
پر قاعده کر لی ہے، جہاں وہ ہر چیز محدث ہے، پادریوں کے
مواظع میں ہے، اور خدا میں زندگی ہے، دنیا کی خوش حالی اور اغوث
میں خدا کی پاٹھا جاتی ہے دعا میں مانگتے ہیں، اور جہاں
وہ بیان جنگ میں شکست و ہرگزی کا خطرہ لاحق ہوئے ہے امریکہ کا
حکمران طبقہ بھی اپنی ضری دیتا ہے اور گورنر اور گورنر ایکریڈس سے قمع و
نصرت کی دعائیں مانگتا ہے، اور اخبارات و رسائل میں امریکی
خدا پرستی اور دین لازمی کی تصویریں شائع ہو جاتی ہیں، امریکے
حکوم کو ایسے اسلام کی ضرورت ہے وہ قومی نہ ہو بلکہ قرآنی اور غیری
ہو، لیکن جو انسان نظام دنیگی کا پیو نہ یا عرض لیں نہ ہو بلکہ شیخے سے
اوپر لکھ اور انہوں سے ماہر لکھ اسلام ہی اسلام ہی اسلام ہو، جو سیاست
بھی ہو اور معاشرت بھی، تکمیل بھی ہو اور تہذیب بھی، سائنس بھی ہو
اور فلسفہ بھی، دفتری بھی ہو اور حکومت بھی، اس بھی ہو اور جنگ میں لکھ
حاصل ہے کہ جو اپنے اندر پوری انسانی زندگی کو اپنے زنگ میں لکھ
سکتے ہیں کی استعداد اور صلاحیت اور طرف و حوصلہ رکھتا ہو، حقیقی
اوپر اسلام کا بھی مقام اور اس کی بھی خصوصیت ہے، اثر تنائی
فرماتا ہے۔

حوالہ ای ارسل رسول وہ اثری سمجھتے اپنے رسول کو

وادا مسلم دین بند اور حجۃۃ العلامہ کے نام پیش کئے گئے۔
یہ مفہوم اسی مخصوص کے طبق ہے جو حضرت مولانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقتدیں
کا فرقہ اسلام نہیں بلکہ حقیقی اسلام پیش کیا جاتا ہے۔

اصل امریکہ کو پہلی مرتبہ ملک عمارت ایجنسی طرف سانی کر کے
سے پہلی مرتبہ ملک عمارت ایجنسی کے مطابق ہے جو حضرت مولانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقتدیں
پا خود نے تحریر کیا ہے۔

پرسوس اور حضرت کی بات یہ ہے کہ ایساں دو اسلام کا روایی
کرنے والوں اور مسلمانوں کے ۷۱ ایجاد اکابر مسلمانوں کا خود اسلام
یعنی دین و حمد و نیکی ہے۔ ۷۲ اسلام سے مختلف ایجادوں کی اور بدگانی کی
بنا پر قطبی فحیلہ کوچک ہے کہ اب دنیا میں بحیثیتِ نعمتِ اللہ
کے قبول کئے جانے والے اسلام کے غالباً اور با استدلال ہوئے کا کوئی
المکان نہیں، اسی سلسلے درستگاری اور با استدلال مصوب و ممتاز
اور نکام زندگی کا جتنا ممکن دنیا کی تھا کہے وہ یہ ہے جو یہ گے
اسلامی خطوط کو جو شستہ پنجی پہنچے چلے جاستے ہیں، اور وہ جس مقام
موقوف پر بھی ہو سکتیں ایجاد کے استحکام و اعتماد کو اپناء افسوسی
دینا یعنی قرار دے لیتے ہیں، اور اسی کی کامیابی کو وہ پہنچانے کی
کامیابی سمجھتے ہیں، لیکن جب ان کو مزید دنیا اڑپتا ہے تو پھر وہ وہ
چاہنے کوچھ بھی ہوتا ہے جو اس سے پہنچنے کے مقام و موقوف پر
نہ ہے، وہ یہ سوچنے کی سی دعوت ہی نہیں کرتے کہ وہ تیاعنانہ اخکار
احدہ کسی نکام کی ایک رسم گاہ ہے۔ اس نکام گاہ میں باقاعدہ
اوہ سے قاقدہ پیشہ ای کی روشن اور پاہیزی پر کسی نظامِ عقائد و عمل کی
حیاتیت نہیں کی جاسکتی، اگر اسلام کو زندہ اور باقی رکھنا ہے تو اپنے
اندر کم از کم اتنا وصول اور زینوارہ و مخلاص پیدا ہو کر کیا ہو کو، جس کی
ثبتت دین ماضی کے پیرو درسے ہیں، اور اسلام کا اصل پیکر اسے
پڑھتے کیا ایسی پر عمل کرنا ہو گا، اور اس کے سلیقے بتولِ مولانا مولیٰ
علیٰ شدوی، مسلمانوں کو اذسرخ اسلام پر الجہان لانا چاہیجے۔

جنوری کے سامنہ "عقلی" میں امریکے دعوت اسلام
کے مسئلہ پر یہ احمد صوفیون رثائی ہوا ہے۔ اسیں ہم اس سند پر
الہمازیہ کیا ہے کہ اتنا اہم اور تھہداری کا کام الفزاری طور پر ایسا
ہے اسکا سبتو اور دعا مسکنے ایجاگم دستی کی کاوش شیخ ہے، اس کام
کا اہم ترین و انتظام کسی ذمہ دار ادارہ کو اٹھنے اتفاقوں میں، لینا چاہیجے
اس کے سلیقے سرستے جماعت اسلامی کو مددوں بھیجے ہوئے ہی

ترمذی شریف

(اردو)

بخاری و متوطہ امام مالک کے بعد اصلاح مسٹر

کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا بھی اور وہ
چھپ کر تیار ہو گیا ہے، سفید ختم کا غفرانی فیض طہوت و
کتابت، حضرات اول الحجر و شیخ زیاد، حضرت دوم پرنس پیس ہو

اسلام کا نظامِ عفت و حصمت

اسلام نے کس کس خوبی سے عفت و حصمت کی حفاظت کی ہے
اس موہر اور جو لا جواب کتاب ہے، مودود دو دنیا خلافی میں یہ تھے کام کی
چیز ہے، جسے جو ملکا ایسا تباہت کیا تھا کہ کیا گیا، وہی قیامت ہاڑپتے جو تباہی کا
جواب نہیں [جکی اغربین] حضرت مولانا ازاں عظیم صاحب مدرس اللہ
دیوبندی و حضرت منقی شمعی صاحب مفتی علمیہ
کتاب کے شروع میں لکھی ہے، درود شریعت کے حدائق اور ادب
اور احادیث قویونل اور احادیث کی روشنی میں اس کا مقام و مرتبہ بہت
میں اس میں داغخی کی گیا ہے، صفات ۱۷۸ قیمتِ حضرت مدرس
مشتہ کا لیتہ، ملکتہ بھیجی، دیوبندی مغلیہ بھیجی تو یہ

آل اخوان المسلمون کی دعویٰ و میثاق

حسن البنا شہید کی رُبائی

اور ان کی فکر و نظری کے تمام عقاید پر عادی ہے اور وہ جو سالمہ بن اسلام سے درہ بھائی چاہتے ہیں۔

امیر گیرے فکر صدیوں کے اخطا طاوہ تہذیبیتِ قرآن کے ایلات کے تحت مسلمان معاشرے کے مقابل جنتاتِ اسلام کے مقابل جن گو ناگوں عالم فیروں میں جتنا ہے وہ جو مسلمان ملک بس پائی جاتی ہے اور جہاں بھی دن کاوس کی اصلی اور حقیقی بٹکر جائی پیش کر کی کوشش کی جائی ہے ہر جگہ ان طقوں کی طرف سے ایک ہی طرز کے اخراجات کئے گئے ہیں اور داعیان حق نے ایک طرز کے العناویں ان کے حوالہ میں دستی ہیں لیپڑے ایک خطبہ میں شیعہ حسن البنا شہید کہتے ہیں:-

”بعض لوگ ایسے ہیں جو الاخوان المسلمون کو خواہ بتیجئے کی ایک جماعت سمجھتے ہیں جس کا مقصد بس یہ ہے کہ دعاء و بصیرت کے ذریعہ لوگوں کے دخواں میں آنکھت کی ماڈل ادا کر کے انہیں دشیاں سے بے روشنی کر دے، بعض ایسے ہیں جو اسے ایک مو فہار مسلک سمجھتے ہو لوگوں کو دکھ کے طریقے اور عین دعوت کے فن کی تعلیم دے، اور زہد و گورگیری کی دوسری ہاتھ میانسے، بعض ایسے ہیں جو اسے ایک خاص فقیہ مسلک رکھتے والی جماعت قرار دیتے ہیں جسکی ساری نگار و روچن خاص احکام کی حد تک، خود وہ اور یعنی چند احکام اس کی ساری جدوجہ دکھ جوں تھے“

حالاً لکھ جانا یہ اختقاد ہے کہ مسلمان کی تعلیمات اور اس کے احکام دینی و آخرتی وہ قوم زندگی کے مقابل ہیں اور دنیا اور دنیا سے گزر کو فروری سمجھتے ہیں بلکہ اس کے عکس ان کو دنیا میں اور دنیے

الاخوان المسلمون جو اس وقت بلا مشکل و مشیرہ دنیا کے اسلام کی سب سے ترقی رینگی جماعت ہے، جس کے ارکان کی تعداد لاکھوں سے تجاوز نہ ہے اور ان کے مراکز تقریباً تمام عرب ممالک میں قائم ہیں، ذی تعددہ ملکیتہ اسلامیہ میں قائم ہوئی، اس کے باقی شیعہ حسن اجنبی شہیدی لیے علم و میں اور اپنے جذبہ والوں کی وجہ سے اپناؤں میں حزار اور حزار تک اور لوگ ان کے اعلانی خصائص میں محب و میت اور میت کی سال تک وہ افراطی طور پر حالات کا مطالعہ کرنے، فکر کر پڑ کر نے اور پھر اپنے طبقہ افرادی اپنی ہاتھی ہو چکے کام کرنے تھے اور کسی جماعت کی تکمیل نہ کی اس درجے کے معنی شیعہ حسن البنا نوادرائیک طبقہ کہتے ہیں:-

”میرے یہ حالات عرصہ تک میرے ول کی ہاتھی ہیں، یہ میری رون مظہر کی مناجا تین حصیں، اور اس اپنے ہی اچھے سب کو کہا کرنا تھا، اس کے بعد فرقہ اپنے اطراف کے بہت سے لوگوں میں ہے ہاتھ پھیلا اس اور اس طرح اس نکرانی الفراہی دعوت کی خلخل افتیار کر لی۔“

”مرچنڈ سال اب تھم ہو گیا اور سائنسی میں جماعت کی بینا دکھلی گئی الاخوان المسلمون کا مقصود دنیا میں اسلامی نظام حیات زیر یا کرنا ہے اور ان کے ساتھ دین کا دین، اصلی اور حقیقی اصوات سے بخوبی ملتی اللہ عزیز اسلام سن پڑیں کہ دنیا میں اور دنیا کی طیاری کے قائل ہیں، دنیا بہ اور سیاست کی تحریک کے دنیا ہیں دنیا و مدنیتی ترقی کے قائل ہیں اور اپنی سے گزر کو فروری سمجھتے ہیں، بلکہ اس کے عکس ان کو دنیا میں تنظیم

الاخوان اپنی حمسانی تربیت کی طرف بھی خاص طور پر متوجہ ہے اور وہ
حستے ہیں کہ:-

"الاخوان لفظی خیروں اماؤں الفہریف۔"

ایک طاقتی دشمن کو رہنمائی ملت پر ہر سبب ہے، اس نے اخوبیت
اپنی تحریک کے تحت مکمل تبلیغیں اور بد فریاد عاست کی انجامیں دینی
ہیں اور اسکی طرف بطور خاص متوجہ ہیں۔

(۲) الاخوان المسلمون ایک "علیٰ اور قلن قلن" ایک جس سے
اس سے کہ اسلام سے اپنے خاص نقطہ نظر کے کسب مال
کا طرف خاص توجہ کی ہے۔

(۳) الاخوان المسلمون ایک "اجتیاحتیک" ہے اس سے کہ اسلام
سو سائیکی کے ساتے امراض کی طرف متوجہ ہے، ان کے علاوہ کی تحریک
کرتی ہے، اور یہ دنیا کو شکنی کرتی ہے کہ قوم ان امراض سے بچات
ہے۔

یہ اسلام کی جامیت اور ہمہ گیری کاصور سے جس کی وجہ سے
ایک طرف تو کوئی اعتبار سے ہماری تحریک (امراضی اصلاحی) کو شوں پر عیطہ ہے
اور دوسرا طرف علی طور پر الاخوان سارے ہی گوشے پر منعی
سے کام کر رہے ہیں۔

مالیات پر اعتراض | جہاں ایک طرف الاخوان
پر اعتراض کی گئی افراحت کے لئے اور لوگ

طبع طبع کی خاطر ہیں مبتلا ہوئے، وہیں بعض حقوقی اخوان پر
جیفہر ہی افراض کیا جو ہما کستان میں جماعت اسلامی پر کیا جاتا ہے
ہے، یعنی یہ کہ اخوان کے پاس، وہیں کہاں سے آتا ہے؟ اسی قریب
کے متفرق شیخ حسن البتا اپنے اس خلیفہ کی کہتے ہیں:-

"بہت سے لوگ پہچتے ہیں کہ الاخوان دعوت و بخی کے لیے
اسنے معارف و اخراجات کا مارکے برداشت کر رہے ہیں، جو والدہ
ٹیکے کی بیس سے باہر ہے، یہ لوگ ہماں لیں، ہماں کے علاوہ
سب ہی کلے کافلوں سیں لیں کہ الاخوان المسلمون اس مات سے بھی
مریخ نہیں کر سکتے کہ دعوت کے لیے اپنے اور لیے ہاں کوئی کاپڑت

کاٹ کر ایسا کریں، کا وہ سہی کی کافی اس راہیں لٹھ رہیں اور
تعقیبات اور غیر ضروری اخراجات تو یہ کا طرف، زندگی کی لازمی ہر یہ
ٹک کوئی پشت ڈال دیں، اوقل روز بھی جبکا خود سنیوں بالپر کو روپڑا

شبہ ہائے حیات سے اس کا کوئی تعلق نہیں، وہ سخت انتہی ہیں
حقیقت یہ ہے کہ اسلام حصیدہ بھی ہے اور ہمارت بھی، وہ بھی ہے
اوپر مل بھی، وہیں بھی ہے اور حکومت بھی ہے اور جاہیت بھی ہے اور مل
بھی، قدرت بھی ہے تو اسکی، قدرت جیسا، اُن ساری جیز دن سے
بمعث کرنا ہے، ان ساری چیزوں کو اسلام کے اہل دین کا
تھا سے شمار کرنا ہے، اسی اساری چیزوں کے ہارتے ہیں
حسن عمل کا حکم دینا ہے، اس کی طرف قرآن کی یہ آیت اشارہ
کرتی ہے:-

وَإِذْ أَنْتَ مُقْتَلٌ فَإِنَّكَ أَنَّكَ اللَّهُ أَنَّكَ الْأَخْرَجْتَ وَلَا هُنْ لَهُ يُبَيِّنُونَ
مِنَ الْعَذَابِ إِذَا أَعْنَسَ كُلًا إِنْسَانَ اللَّهُ أَلِيفُهُ (الْأَنْعَمُ)
ترجمہ:- ۱۰۷۰ اور جملوں کی تحریک دیا ہے اس سے کامیاب
اُنہے بھول اپنا حصہ دینا ہے اور جہاں کو جیسے بھالی کی اللہ نے تیرے
ساخت، پھر خوان کی کچھ خصوصیات نگواہے ہو سکتے ہیں:-

(۱) الاخوان المسلمون ایک "صلی و دعوت" ہے، اس سے کہ
یہ اسلام کی بتدا فی صورت کی طرف وہی کی دعوت دیتے ہیں، اور
کتاب اللہ اور حضرت رسول کے اصل مرثیوں کی طرف بلاتھیں۔
(۲) الاخوان المسلمون ایک "طريقہ سبتو" ہے اس سے
کہ اپنے آپ کو زندگی کے تمام معاملات میں اور یہاں طور پر مقائد
حیات میں جی، امکان صفت طبیعت کا پابند بنا کی کو شسل
کر سکتے ہیں۔

(۳) الاخوان المسلمون ایک "حقیقت تصور" ہے، اس سے
کہ ان کے خالی ہی نہیں کی جانا دھیا، ملہا، نہ انس، مفہی، قلب، ہمہ عمل
ملوک سے بے نزاکتی، افسوس کی راہ میں بمعث اور خیر کی راہ میں ریا و
وابستگی ہے۔

(۴) الاخوان المسلمون ایک "سیاسی جماعت" ہے اس سے
کہ وہ حکومت سے ایک طرف تو داخلی اموریں اصلاح کا مطالبہ
کرتے ہیں اور دوسرا طرف خارج میں اسلام قوموں کے ساتھ
"امری قوموں سے بڑہ کو خصوصی دلچسپی دیتے ہیں، قوم کی صحیح جوستی
امدادیں پوری طرح قومی احساس پیدا کرنے کے لئے بھی وہ کوشا
ہے۔

(۵) الاخوان المسلمون ایک "حکمری قائم" ہے اس سے کہ

یہیں، فنا درستے گی، اصحاب امران کے علاج کی تحریر ہوئیں سمجھیں گے اور اصلاح ممالک پیش کرنی فوی قدر تھیں امانتیں گے تو اس کا لازمی قیمتی تھی تھا داد اتفاقاً کی صحت یعنی ظاہر ہو گا، لیکن اس کا چاہ طلب ہوئیں کہ اس میں اخوان کا ہاتھ ہو گا، یا ان کی دعوت اپنے نمائی پیون کرے گی، بلکہ یہ مالات کا داد کا نتیجہ کیا تھا داد اصلاح سے گریز کا لازمی نتیجہ ہو گا۔

اخوان اور حکومت

حکومت پر قابض ہیں اور اقتدار

اختیار کو اپنی مضیات اور روح امانت کی بھیل کیلئے استعمال کر رہے ہیں، خود ہمیشہ سر اقواء رہتے اور ہمیں کو گرفتار کیجئے جو زلزلہ کرتے ہیں، ملکی اور قومی مختار کو پس پشت فیصلے ہیں، اور جو انتخابیں تمام اصول و مضمون کو وہ تبدیل کر جاتے ہیں، لیکن وہیں کوئی حدود ہمہ کرنے والی جماعتیوں کو پر خدا دیتے ہیں کہ ان کی ساری کوششی صرف اس سلیمانی ہیں کہ اقتداری قبضہ کیا جائے، اس کی ایک وجہ تھی کہ چون تک وہ عدو حکام بھی کرتے ہیں اس کا مقصد صرف ہے کوئا ہے کہ نئے اقتدار عامل کیا جائے اور اسے زبانہ سے زیادہ جنگ قائم رکھا جائے، اس لئے وہ صوروں کو کبھی اس میں سے دیکھتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ خوش بھی حکومت پر تقدیم کرتا ہے اور کوئی وہ صورت ہوگا جو ہمیشہ کرتا ہے اس کا مقصود اس کے سارے کوئی ہوئیں کہ حکومت پر قبضہ کر جائے، یہ بات کسی طبع اور کوئی نہیں اُنکی کو ایک گلہ اصول اور تقلیلات کی خاطر بھی خدا جوہر کر سکتی ہے، اس الزام ہر اٹھی کی دوسری وجہ بھی ہوئی ہے کہ ان لوگوں پر جو من اقتدار کا لازم شکاری ہیں وہ نام کیا جائے اور لوگوں کو ان کے خوبیوں کے مقابلے شک شہید ہیں مبتلا کر دیا جائے، لیکن با وحی کے مساویوں پر ان الزام تراشیوں کا کچھ اپنے ہوتا اور وہ اعلانے لکھنے شروع کیجئے ہر ایک کوشش خارجی رکھتے ہیں، اخوان پر بھی حکومت پر قبضہ کرنے کی خواہیں کا لازم لگایا گیا، اس کے مقابلے شیخ حسن البنا شہید امن سلسلہ پر القبارسلہ کرستے ہوئے کہتے ہیں:-

”اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ کیا الاخوان المسلمون اپنے مطلوب کو پاسنے اور مقصود کو پہنچنے کے لیے قوت کا استعمال کر سکتے اور کیا وہ صور کے موجودہ سیاسی و اجتماعی لفڑاہم کے خلاف قام بغاوت وہیان پر میدا کرتے کہ بھی کوئی ارادہ رکھتے ہیں، میں جاہنگیر کو اس معاشر میں حقیقت حال پر بڑی طرح ملی کر دوں، جہاں تک قوت کا تعلق ہے تم سکتے ہیں کہ مسلمان اکاشوار ہے اور مسلمان کے بر قلمباد ہر قانون میں اس کو ایک اختیاری حیثیت حاصل ہے لیکن جہاں تک متشدد داد اتفاقاً“ کا تعلق ہے الاخوان اس بات کے نام پر جو پہنچا جو ہمیشہ چاہتے، وہ کسی حال میں اس طریق کا پر اعتماد کروں گے، اور وہ اس کا بغیر بخش اور تجویہ بغیر جو ناصرت ہیں ہے وہوں دو، اگرچہ مصروف ہر حکومت سے صاف حادف رکھتے ہیں کہ الگ مالات کی

خدا وہ یہ جان گئے تھے کہ کتنی ایم ذمہ دردی اپنے سروں پر لے رہے ہیں، وہ ایک ایسی دعوت کے طبرہ اور ہر دیہ ہے جس نے جاہشمال سے کم کی تسریانی منتظر ہیں، الاخوان سے مخالف ہتھیں ہی کے انہوں نے کہا۔

اجتنب مکتب، ارشاد فما نے کسی حکومت سے بھی کوئی اعادت قبول نہیں کی، وہ اس پر نظر کرتا ہے اور یہ مسئلہ کیا کہ کہا ہے کہ اس مکتب کے خزانہ میں ارکان کے سوا کسی اور کی جیب سے ایک قرش بھی نہیں آتا، یہی ایم چاہتے ہیں اس اور جمددوں کے سوا کسی اوسے ہم کوچول بھی نہیں کرتے۔

الاخوان اور لشاد

اُدیوین ہن کی ملکیہ دار جنگل کوں پر

ہر جگہ کے اہماب نئے و خلال ٹکا رہتے ہیں، وہی ہیں کہ یہ اپنا پسند مذہبی جو فی ہیں اور لشاد پر تھیں، رکھتے ہیں، حالانکہ ان متریں میں ہے جو راک خود پر نعلہ اور ہاتھ پر قسم بات کی محنت میں اس نہ تھے اور ہمارا ہو چکا ہے کہ وہ اپنے فانقوں کو کچھی اور ان کے اضافی اور شہسرا حقوقی کو سلب کر سکتے ہیں کسی اصول اور کسی مسلطی کی پرہیز نہیں کرتا، ہر جگہ اس کے مطہر واروں پر طرح طرح کے مظالم و داد کچھ چاہتے ہیں، لیکن اس کیسا تراخی لوگوں کو یہ المذا ایجاد کر دے اپنہ پسندیں، شیخ حسن البنا شہید امن سلسلہ پر القبارسلہ کرستے ہوئے کہتے ہیں:-

”اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ کیا الاخوان المسلمون اپنے مطلوب کو پاسنے اور مقصود کو پہنچنے کے لیے قوت کا استعمال کر سکتے اور کیا وہ صور کے موجودہ سیاسی و اجتماعی لفڑاہم کے خلاف قام بغاوت وہیان پر میدا کرتے کہ بھی کوئی ارادہ رکھتے ہیں، میں جاہنگیر کو اس معاشر میں حقیقت حال پر بڑی طرح ملی کر دوں، جہاں تک قوت کا تعلق ہے تم سکتے ہیں کہ مسلمان اکاشوار ہے اور مسلمان کے بر قلمباد ہر قانون میں اس کو ایک اختیاری حیثیت حاصل ہے لیکن جہاں تک متشدد داد اتفاقاً“ کا تعلق ہے الاخوان اس بات کے نام پر جو پہنچا جو ہمیشہ چاہتے، وہ کسی حال میں اس طریق کا پر اعتماد کروں گے، اور وہ اس کا بغیر بخش اور تجویہ بغیر جو ناصرت ہیں ہے وہوں دو، اگرچہ مصروف ہر حکومت سے صاف حادف رکھتے ہیں کہ الگ مالات کی

من اندرون یہ مقدمہ رکھا ہے۔

الاخوان کاظمی تربیت

الاخوان حس عظیم مقصود کیلئے

لشیز، ان کو اسکا بولاشیبیہ

اور وہ ہر وقت ملپٹ آپ کو اس کیلئے تباہ کرنے میں مدد فرمائے

ہیں، اس کیلئے انہوں نے قلت تباہ ایرانیار کی ہیں جنیں بعنیہ ہیں

دل، کیتیے۔ ان کا مقصود ہماجی تعارف میں طاپ اور دھانی ربطو

ضبط، عادات و خواہشات پر پابندی، تعقیل با الشریعہ استقرار ہے،

اوہ سی سے احمدوار کے ذریعہ اپنے آپ کو تباہ کرنا، اسکا طلاقی ہجتا

ہے کہ اخوان رات گزارنے کے لئے جو ہوتے ہیں، وہاں قرآن و

حدیث پڑھے جاتے ہیں، ذکر اور تلاوت ہوتا ہے اور قیام اللہ کا

احترام کیا جاتا ہے، اس سے اخوان کی روحاںی تربیت ہوتی ہے۔

(۲۱) جھیٹن۔ جھیٹن اسکا ذمکر اور ورزشی مکمل ہوتے ہیں

ان کا مقصود اخوان کی جسمانی لشودنما، لائم اور اطاعت کا پابندیانا

اخوان ہیں جو ملکریت پیدا کرنا ہے۔

(۲۲) تعلیم انسان۔ جو اخوان کے کیوں یا ان کے درست

اجماعات میں دینے جاتے ہیں، ان کا مقصود اخوان کی فکری اور

ملکی شوہنما ہے تاکہ ایک اخوان تم ان جامیں انسان سے

دین و دینا کی ان ساری چیزوں سے واقف ہو جائے جن کا جانتا

اس کیلئے ضروری ہے، یہ اخوان مسلمون کی فکری اور ملکی

تربیت کا ہیں ہیں۔

ان ذرا تھے اخوان کو زہنی، اخلاقی اور جسمانی طور پر

حس عظیم جذب و جرس کے لئے تباہ کرنا کی کوشش کی جوائی ہے، جس کے لیے

انہوں نے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے، اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ

اخوان نے ان تک ارشاد اور معاشر کو پرے استقلال اور حرم و

حوالہ سے بروڈا شت کیا ہے، جس سے اچ ٹک، اخیں گز ناپہنچائے

جی کہ ان کے ہر ماں کو سے تھرتے دار پر کسی صبر استقامت کا دامن ہا

ستے ہیں چھوڑا، اور اشر کی راہ میں چنان کیسی مضبوطی کے ساتھ

قاوم، پہنچ ہو سے اپنی عانیں جان افسوس پر مسکے پسرو کم ہیں،

خدا رحمت کندیں ماسقات پاک طینت را

(پشکریہ متنیم لامور)

یہ اسلام جس پر الاخوان ایمان رکھتے ہیں، حکومت کو بھی ایک رکن قرار دیتا ہے اور تنصیح و احکام کو بھی اسی طرح ضروری قرار دیتا ہے جو مطرح تبلیغ و ارشاد کی طرح سے برہت پہلا اسلام کے خلیفہ الشام نے فرمایا تھا،۔

"الش تعالیٰ حکومت ما اقتدار سے ان امور کی تنظیم کرتا چل جنی
حکیم عبیر و قمر بن سنتہ اسی ہوئی:

صلی اللہ علیہ وسلم کا وختدار شاد پر قاختت کے رہنا بیو وقت
ہے تو گھر نہیں اسکا نہیں، حب کے حکومت احکام الہی برکات
درستے والی، اسیں ناقد کر نہیں الی اور ہر کام میں الشکی کتاب
اور اس کے رسول کی مستحت کی طرف رجوع کرنے والی ہو، لیکن یہا
تو یہ حال ہے کہ اسلامی قوایں خواہ طلاق ایساں ہیں، اور وہ وہ
قوایں کو ان سے کوئی علا قبھی نہیں، ان حالات میں اسلام کا
واحکمی باخود حرصے سے کرنا اور حکومت و اقتدار کے لئے کوئی اقتدار
نہ کرنا محرک اسلامی جرم ہے ماس جرم کے دار کو دھونکی صرف
اکب بھی حکومت پہنچا دے دے ہے کہ اُپس، آگے بڑھیں، اور
اقدار کی بال اسلام سے گردہ حاضر سے صحن لند، یہ ایک واضح
ہات ہے جو تم لٹپٹے دل سے گھر کر نہیں کر سکتے ہیں، بلکہ اسلام
صیفی کے احکام کی پابندی میں کہر رہے ہیں۔

اس اصول کی بینا پر الاخوان المسلمون حکومت و اقتدار کا مطالبہ
بھی کہہ لپٹنے لیے نہیں کہستہ اگر وہ قوم میں ایسے لوگوں کو پہنچاں جو اس
ہار کو برداشت کر سکتے تباہ ہوں، اداستہ نامہت کی ان میں ایسی
بیو، قرآنی اور اسلامی طریق پر حکومت پلانا چاہتے ہوں تو اخوان ان کے
لئے رضاکار اخوان و الفارben کو کلام کریں گے، لیکن اگر ایسے لوگ
ذہنوں تو حکومت و اقتدار کا ماحصل کرنا ان کے طریق میں شامل ہو گا
تاکہ اسلام کے احکام نافذ ہو سکیں، لیکن ساتھ ہی اخوان ایسیں عقول
اور فیرڑی یو شی بھی نہیں ہیں کہ وہ قوم کی اس سے مانگی اور پس ماندی
کی حالت میں حکومت و اقتدار کو ماحصل کر سکتے اندام کریں ماس کام
کے لیے لازمی طور پر ایک ایسے مدققے سے گورنمنٹے کا جس میں اخوان
کے اصول و مبادی پر یہ طرح بھی جائیں، اور وہ اسے ہامسہ پر
چھا جائیں، خواہ اس جان نہیں کہ جو اسی مصالح کا کس طرح فاتح

بخاری شریف اردو

بجا تک مہر علم یعنی آنچہ کتاب بعد کتاب الشرف (قرآن کے بعد سب سے زیارت صبح کتاب) بخاری شریف کا اتنا مکمل اور ترجمہ آج تک کہیں شائع نہیں ہوا ہے بلکہ اور تہذیت مدارک کا شش حصہ ہے جو "ایام المطافی" کراچی تنسی کی ہے، اما انہی کی جمیع تحریر و تصحیح کے حسب میں اور فتاویٰ امامزادہ رحمہ، پاکستانی علماء ہوتے کتابت سے اپنے سفید کاغذ پر اپنے "مکتبہ جلیل دیوبند" سے مواصل کر سکتے ہیں، تین سوں پیشہ میں ہے، جن کی جو ٹوپی قمت صرف چھ گھنی روپی ہے، ملکہ معمولی درجنہ جلدہ ستمیں روپے ملکہ پختہ درجنہ جلدہ سیسیں روپے، ہر حصہ اک الگ بھی طلب کر سکتے ہیں، اس صورت میں فی حصہ تو روپے یعنی قیمت ہو گی۔
(جلد پنجم کیارہ روپی)

موطّأ امام مالک مترجم (عربی میں اردو)

"موطّأ امام مالک" احادیث نبوی کا وہ بیش بہا ذخیرہ ہے جس کو سالہ اسال امام مالک نے ہر کسوی پر بکار کا اپنائیج کردہ احادیث انتخاب فرما کر مسلمانوں عالم کیلئے ترتیب کیا، پاک اسلامی پاکستان اور اس کے مقابل اور ترجمہ از علامہ دحیطہ الزماں میں ضروری فائدہ اس مددگار کیمیا جو طبع ہوئے ہے کہ اس تک اس خوبی سے اس کی طباعت و کتابت کا حق ادا نہ ہوا ہو گا، صفات مذکورہ کا اعلیٰ گلزار ہے یا جلد بازہ رہے، ملکہ معمولی تیرہ روپے (جلد پنجم چھ گھنی روپے)

مشکوٰۃ شریف (اردو)

چھ بہارستے زائد احادیث نبوی کا تیس بہا ذخیرہ، یعنی حدیث کی گیارہ کتابوں، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی، مسند امام احمد، مسنون امام مالک، امام اش فی، سیہقی اور داری کا عطر، اس کتاب میں مشکوٰۃ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجمہ میں ضروری آشریات کیا گیا ہے، اور عاشقین کی معونات قائم کر دیئے گئے ہیں، دو حصہوں میں کامل ہے، کاغذ اعلیٰ گلزار کا ہے جو جلد سول روپے، جلد کرشم اسماں روپے (جلد اعلیٰ پیشہ شیشی)

صلوٰۃ کا پتہ، مکتبہ جلیل دیوبند ضلع سہارنپور (لوپی)

ذیاں میں پیشاب کا نہست کے آنا

از نکیم حکیم و عظیم نبیری، امر وہہ

کے پرسنے مریضوں کے بدن پر بھوٹے اور بچپنیاں بھی بکثرت پیدا ہوتے لگتے ہیں، جو بیشکل ہی اٹھتے ہوتے ہیں، مریض میں کہچھی بُرُو جاتی ہے، بدن سوکہ کی کامن ہو جاتا ہے، تقریباً سے حت صشم کی بھی بھی بُرُو جاتی ہے۔

شوگر اتنے کے تھلا اور اسہا کی ایک بڑا سبب بالغراں کی خرابی ہو جاتا ہے، خرابی کی صورت سے بالغراں سے وہ رطوبت کم پیدا ہوتے لگتی ہے یا اس کی پیدائش بُرُو جاتی ہے، جو بین میں شکر کے ہضم و تخلیں میں کام آتی ہے۔

اس مرض کے درد کرنے کا اصولی علاج تھا ہے علاج
کو ایک قوشاستہ دار اور شکری چیزوں سے پر تیز کی جاتے، دوسرے بیسے مرکبات استعمال کرنے والیں جو بالغراں میں تقویت و تحریک پیدا کر کے اس کے فعل کو صحیح حالت میں لائیں اور ساتھ ہی جگہ اور گروں کو بھی طاقت ہیچانہ لئے ہوں تب کوارام چوکت کے درد لکھنی ہی دوائیں مکمل ایجادی ڈھاکے تین بات ہوتی ہے۔

علاج کرنے سے پہلے مرض کی صحیح تشخیص بھی ضروری ہے تاکہ علاج بالصول ہو سکے۔

بلاشنیں عطا کیں تکلیف، دوائیں مکھنا بیعنی دفعہ مریض کو ناقابل برداشت صنکڑ بڑھا بھی دیتا ہے اور بھی بھی صحت کا بھی تحسیز ہی منت ہے اسٹینا ناس ہو جاتا ہے۔

جن لوگوں کو پیشاب کثرت سے آتا ہو اور پیاس بھی غیر معمولی چوس کس ہوتی ہے، ان کے لئے ضروری ہے کہ اقل میں پیشاب کا

آن کل سیکڑوں اشخاص اس مرض کا شکار ہیں، پیر منہ لکھنے یا کوئی اور دماغی کا کرپیا اسلے لوگوں میں اس بیماری کی شکایت نیاد ہائی ہوتی ہے، وہ اس کی وجہ سے کوئی لوگوں کا ناظماً صبیح صاف کے ساتھ گمراً تھق رکھتا ہے، مانگی کاموں کی زیادی اوقات کے علاوہ گم و خشک شیری، اور نشاستہ دار اسٹیلر کا بکثرت استعمال، پیر منہی تعلقات سے تجاوز بھی، مرض پیدا کر دیتا ہے، گردوں کی خلابت بُرُو جاتی ہے اور طاقت محنت جاتی ہے، وہ پانی تو زیاد جذب کرتے ہیں لیکن ہضف اور حرارت کی وجہ سے ہضم نہیں کر سکتے بلکہ خیر چھوڑ دیتے ہیں جس سے بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

د مرض دوسم کا ہوتا ہے، ایک کچھ جس میں پیشاب پانی کی طرح صاف اور زیادہ مقدار میں آتا ہے، لیکن پہنچت دار صحت کے پلاک ہوتا ہے، اس میں شکر ہیں، ہوتی نہ کسی قسم کی بُرُو جاتی ہے ایک جگہ خارجی سردی کے باعث ہوتا ہے، مریض اس میں بھی لا غرایدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔

دوسری قسم میں پیشاب شریق رنگ کا بکثرت آتا ہے اس میں شوگر دشکر، آتی ہے، اس قسم میں پیاس کی شدت بُرُو جاتی ہے، جن خشک رہتا ہے، پیشاب جلدی ہارا رکا جے جکی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے، اگر دوں کے مقام پر بعض وقت ہو زوش اور جلن جسکوں ہوتی ہے، مریض روز بروز کمزور ہو جاتا ہے، اگر یہ مرض بُرُو جملتے اور اس پر طویل عرصہ گز جملتے تو گرد بھی چربی تکلیف ہو کر پیشاب کے ساتھ خارج ہونے لگتی ہے، اعضاء میں خشکی بُرُو شکر میں کی جان بڑی تکلیف ہوتی ہے، اسے "ذیاں جس"

۱۔ ایک ہضد دیا گئی کام اسے جو سکر کے کچھ اور نشاٹر عذری کے اور پرداز ہے

پرندوں کا گوشت استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سینز ترکاریاں پھنزیوں میں کدھ، کھیرا، گلڑی، بکھری، کرم
کڑ، شفے، کرٹنے، اور چڑھ کے ساگ
مٹلا پاک، خوفذ، لال ساگ، سرسوں کا ساگ، بیتھی، سویا۔
آلوچہ، خواں، شہتوت سیاہ، جامن، فالسے
میزوں میں قند، حماری، انار، میضد ہیں۔

مغزیات میں :- بادام، پستہ، اخروت، کھاکستے ہیں۔

دودھ میں الچھ شکر پاٹی، حاتمی سبھ پیکن پونک وہ تھوڑی
مقدار میں ہوتی ہے اور یک درہ بیٹھ کے 2 یہ نہایت مقوی قلبے
ہندو احمد احتال کے انداز کے استعمال کی مریض کو اجازت دیتی
ہاتھی ہے، دودھ کے ملادہ دودھ کی دوسرا چیزیں مٹلا پیشہ
محبی، مکھن، بیلائی، دری، اور جاچہ (دھان)، نہایت مفید اور مناسب
خفاشیں، رہنی ذلیل کے طریق سے بڑو کر کھائی جائیں۔

پاہ بھرائے کی بھوی بیٹھے اندھاں کوپانی سے بھی بیٹھ جو کہ
گوندہ کوٹیں اپنائیں، ان گھوں کو گھی میں تسلی بیٹھے پرکاشیتے
و جھٹے گھوں کا آٹا جو چھانہ اگیا ہو اور ایک حصہ جو کاربونی ہندی کھانی
جا سکتی ہے، چنے کے چلکوں کی چھنی ہرنی بھوی ایک چٹانک، اور میر
گھوں کے موٹے ائے ہم ملکر دنی یا گیاں پکوایتے یا پھر اسیں
گھی میں نکالیتے ہوں، اور قی کی پستی کی پلی کا شیش تاش کو ان کو اتنا
یکلیں کر، ان کا ناشست قریب قریب ہل جائے، پھر ان کو مناسب
سالن کے ساتھ کھائیں۔

انفھر "ذی جیس" کے مریض کے لئے یہ ترین فدائیں ہیں
جو شکر اور ناشست دادوں سے خالی ہوں، اس سے جھوٹا فنا خدا ہیں اور
سینزیاں اس مریض میں زیادہ مناسب ہیں۔

ٹکر قند، الو، کاحب، چندر، شافم، سیم، مٹڑ، بیگن، پرتم کی
والوں، تمام فلؤوں، انگور، بکور، کیسا، خربوزہ، آن، متفق، لٹکلش
وں، سردہ، چاول، چاء، قہوہ، دغیرہ سے پریز کریں، وہ چورپاسی
پھرے اور، مانی مشاخل کی کثرت سے بھی اپنے کو بچائیں۔

قسم اول کے دلیل چاول، بخنڈ پاٹی، برف اور نیگن ہندی
چیزیں وہ سے بچائیں کریں۔

حفظِ مانقدم :- ذی جیس سے حفظِ پریش کے
باقی بصر خفہم

ٹیکت دامخان، کماشیں پھر رہا استعمال کریں۔

سندھ دلیل میں شکر معلوم کرنے کے دو طریقے تھے ہوں جنکے ذمہ
میر، غیر، فہر اور دیہاں تکھنے والے صہب ہی تھے اور
اپنے قادر وہ کام پیش کر سکیں۔

قارورہ ٹیکت کو زیر کا انگریزی طریقہ ایک سکو اس پر
گوم کریں، اگر اس میں رطوبت بیضد (ایمپیومن) ہوگی تو وہ حارہ
بینچے رانچے کی سفیدی کے مقابلہ میں جاستے گی، اب اس گرم قارورہ کو
چمان کر رطوبت خود کو الگ کریں اور باقی مانندہ قارورہ میں تنبل
گھوڑک چنڈ قطعہ لاتیں، اگر قارورہ میں فکر ہوگی تو تیز اسے جل کر
سیاہ رنگ کے اجزاء کی قلل حد تک پھیل جائیں گی۔

ٹیکت کا دیسی طریقہ ایک مٹی کی کوری ہندیا خرزیدیتے
اس میں پانی پھر کر کچھ دل کھدیتے ہے

تارکو وہ مانی جذب کرے، پھر پانی پھینک کر پانپا پیٹاں ہندیاں
ڈل کیلی ہیکی اٹھ کر دکھدیتے، اگر اپنے تندست ہیں اور اپ کے
پیٹاں میں شکر کا نکل ہوں ہے تو وہ بھاپ ہوں کر الٹے کا، اگر
اس میں ملکر ہے تو اپ بین جائے مگر، جتنی زیادہ شکر کی مقدار
اس میں ہو گی اتنی بھی کاربونی راب ہو جائے گی، اگر اس میں شکر
ہوں ہے بلکہ کچھ اور جیسے زخارج ہوتی ہے تو وہ پھر اس
نہیں ہے گا۔

جب یہ صحیح طور پر معلوم ہو جائے کہ شکر اپنی ہے تو پھر کسی
اسی پیٹہ پر شیار معاشر سے علاج کو ایسے جو اپ کی کاربونی، حالات، موسم
و خیر و کاربونا لحاظ کر کر دو تھوڑی کرنے کا اہل ہو، طبی کتب میں ذی جیس
کے سیکڑوں خلف لئے ہیں، اس میں سے موزوں لئے کا انتخاب
کرنا یا کوئی موزوں لئے تھوڑی کرنا تھریز کارب، ذہین طبیب ایک کاکاہم ہے
ایک بھی دو اور جو لیٹے مفید تاثرت ہوں ہیں ہو کر قی۔

اس مریض میں دادوں کی نہیت مناسب فدا اول کے استعمال
سے بہت فائدہ ڈھونڈنے چاہئے، جس ذلیل میں وہ فنا میں لکھتی ہوں جو
ذی جیس کے لئے مفید ہیں۔

حکومی غذا میں میکن بھیجیں کھانی جائیں، پھلی، ادا

کوہ نہ کھو لے

تسبیحہ و بصرہ

اسلام کا نظامِ عفت و حصت

حریفِ قوی ہے۔

یہ ایک مل شدہ حقیقت ہے کہ فضلِ منور سے باز رکھنے کے لئے صرف اس فعل کو منور فسراد بینا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ان تمام خرفاات اور درائیں کامی لوچ سیدنا اب کرنا ضروری ہوتا ہے جو اس فعل کی طرف پہنچنے والے ہوں، اسراپ کی حرمت کے لئے ضروری ہے کہ شراب کی کشیدگی حرام ہو، قلن کے حدود اور اس کے لیے لارم ہے کہ آٹھ قلن کی تسلیت و حصول ہے بھی ضروری ہا بہند بیان، خانہ کی جائیں، اس طرح دن اگر قلبی پر بربر شکنی ہے تو لارم ہے کہ اس کا بہر اچھا نہ دلے تمام ذائق اور خرفاات پر کڑی پاہند بیان، عادلی جائیں، جو لوگ نہ ان کو برا فی بھجتے ہو سے بھی ہے بروگی، عطا فی اور درود ان کے آزاد اور میں جوں کو درست و حجا تر سمجھتے ہیں، انکی خالی و خالی کی ہی ہے پورا عمل کو اگلے سے در رکھنے کی کوشش نہیں کرتا اور حب و نون کا قربہ میں تاک شعلوں میں نہیں ملے ہو جاتا ہے تو کوئی افسوس نہ ہے، اسلام نے ایسا ہیں کپاہ، من لے وہ تمام را بیس بند کیں جس پر جو شخصی جذبات پر کھڑوں علاقات اسکو ہو جائے، اس سے صرف بوس و کنار جی کو (ہم) نہیں بھیرایا، بلکہ قریب جسمانی، مس اعضا اور دیگر کوئی کامی بہت سخت پاہند یوں میں رکھتا، کچھ نکلیں جس بھی ہوں بقیہ طبقہ پر جوں رانی کی طرف یوں بخالی اور جملات کو اختیار سے باہر کو نہیں ہوں گے۔

پیشہ نظر کتاب میں ہو لفظ، نہ نہایت شرح و سماکیم خل و بُرہان، آیات و حدیث، تاریخ و آثار، قیامِ جنت اور نہادو اسلام کے ذریعہ اسلام کے ہائیز، نظامِ عفت و حصت کو واضح کیا ہے، اور یقیناً موجودہ دو ہوں میں یہی کامیزہ نہایت کا

مؤلفہ، مولانا عبدالظہیر الدین صاحب، بابرہ الف زیبادی

شارع تکریہ، ندوۃ المتفقین، اور وہ بازار دہلی۔

صفحت ۲۹۲۔

لکھائی چیزی معاشری سکا عذ سفید عہد۔

قیمتِ مشتری مقدمہ چاروں سپے، مقدمہ پنجوں سپے۔

عفت و حصت کے عدد دو خواہ کسی درجہ کوچھ ہی کوں نہ سبے ہوں، بلکہ بینا دی طور پر دینا کے نام قابلی دکھنے والے ہیں، عفت و حصت ایک قیمتی شیعی بھی ہی ہے، اور اسی علی جب خالیزیر اور نفس پر سست ہجہ زیب سنتے مرد و زن کے سب سے جاہل کا ایک ایک تاریکاں پھٹکابے اور عفت و حصت کی لاش پر وہی شیعی دیجیاتی کی شگی رفاقت ایسا کمالی فتن دکھاری ہی ہے، کوئی ذمہ دار انسان نہیں کہہ سکتا کہ عفت و حصت کوئی جیزیر نہیں، بلکہ عربی فی وقایتی کی انتہا نے پیشیوں ہے ایسا انسان کم سے کم زمان سے یہ کہنے پر جھوہر ہے کہ عفت و حصت قیمتی جیزیر ہے، اور اس قیمت کا قوی احساس اس و وقت ہوتا ہے جب دوسروں عفت و حصت کو سمجھنے والے خدا جی پر ہیں، اور سب لوگوں کی حصت کو اپنے ہی ہے، دو حصے لشیر دل کے آٹو شی جو سس بیس تریتیاں لکھتے ہیں۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، نہ تبصرہ کتاب اسی کو اس بہسا موقی کافت درود قیمت کو اسلامی نقطہ نظر سے واضح کر قریبے، اور جناتی ہے کہ اسلام ہی وہ مذہبی حصہ جس سے انسانوں کی عفت و حصت کی حفاظت کے لیے وہ نیس اعلیٰ قوانین دفعہ کیے جن کا مکمل نقاد، جنسی انتارکی کا قابل، خاشی و میت شی کا دشمن اور تباہ کن جوں ناکی کا

کے راستوں پر بڑاہ لکھتے ہیں، کوئی کہا جائے کہ اب دل قش میں بھی
بھاپ نہ اشے، زخم لگے مگر نہیں تجوہ بھی کاتا پر کیا جائے تک بھی دو دو
لئے شمعیں کے نواسی لیا، کوئی نہیں ہے۔

● پیغمبر کیمک معا الجم

- محدث فرمدے۔ ذکر فرمایا تھا صاحب، بتایا تو اسہار نہیں (بیو پنی)
- کتابت اتنی بھی خوب مبتی نہ کرتی ہے۔
- چھپائی اتنی بھی اچھی بھی خوب کتابت کی ممکن ہے۔
- صفات اتنی بھی خوب نہ ہے۔

طبع کی کسی کتاب پر اس سے تبصرہ کرنا ایسا ہی جیسے ایک
شہزادے اٹے والی کا جاؤ بوجھنا، ہم نہیں جانتے کہیں انہیں انہیں کتاب کو
ہماں پاس برلنے تبصرہ بھیج کر یہ کیا خیال عکس ہوا، غالباً مفہوم
انشیاء ہو سکتا ہے، بڑھاں اس پر تم صرف اتنا ہی تبصرہ کر سکتے تھے کہ
تبصرہ ہماں بس کا ہے، "چھپک" کے قافية میں کئی نام مندرجہ ہے۔
مجھ ہیں، مثلاً ہوشیور چھپک، بیو چھپک، مکران کے اسی فرق اور سیاق
سابق سے قطعی نا بلیں، پہیں مظہر کن کیسے سرو دن پر کھا ہے کہ ذکر
وہیم ہر فرج مسئلہ صاحب جرمی کی ایسا اکرہ مرفدارہ دواؤں سے
صلح، اس کے بعد چند صفات کا تشریکی مضمون ہے، جسے تم پڑھئے
تو نا ایسا یا یعنی چھپک کے نئے حکم ہو جاستا اور تبصرہ کا سارا لگبھگ اسی آہما
لیکن اسراں و عنایت سے متعلق کتب کے باشے میں ہماں اخیال اور ملکہ ہے کہ
کم سے کم ہم جیسے "مرغ پریش" و "گول کوان" سے "گردھی" جو تیریا اسٹن
درستاد رنگ کا ادب امیر المآیس ہے جو فرمودی ازرا و نہان میں
ادب مؤلف سے کر رہا ہے، اگر قبول نہ ہو تب بھی ریز تھہر کا تب
سہار کہاں تو پیش کرنے اور اس کی افادیت و اہمیت کو تسلیم کرنے
میں ذرا قليل قال ہیں، مزدودت سے کہتے ہم و تہذیب کے
دلواہ اسے پھر جسیں اور جسمی جبر تک رکھیں کہ وہ نازک و لطیف
جز میتیات فتنے جپڑتی پسند ہیں و مذاق پھیلتیں لکھتے ہیں اور وہ
احکام اسلامی جیسیں بڑی شان مان سے رحمت پسند کر لے جاتا ہے
کس طرح ماوس، بہزوں، بیٹھوں اور بہوں کی متاع عفت و حمت
کی تکمیلی کے لئے "سنبلۃ الاربیب" کی جیشیت رکھتے ہیں، اس طرح ہوں
والی کے چور دعا دوں کو بند کر سکتے ہیں، کیونکہ صنی یہ راہ روی

وقع، مفیداً و فضائل حسین ہے، فخرست معاشرین کے چند عنوانات
ملحق ہوں۔

حدیث تحقیقات اور عورت — عورت میں بھان — ٹھاکر
فتنه — خلوط تسلیم کا اثر عفت و حمت پر — اسلام کا خالق
طلاق اور عفت و حمت کی عفافت — طلاق کا قانون پورہ ہے
طلاق کا دل عین عیا ہوں ہے — اسلام میں احترام عفت
زن کا لکھ میں — وحی نہیں۔

طرد بیان سلیں اور عالم فرم ہے، اگرچہ لکارش میں پختگی
رچاہا وہ حسن ترتیب قدر سے کمزور ہے۔ مثلاً غیر اپر

"بَابُكَ دَلِيلٌ لَا كَيْ خَيْرٌ مِّنْ دُشْرِيْرٍ يَا كَيْ فَحْيَى"

"دوڑپیدا کر قی تھی" مناسب تھا، ملا دل اور عین
زبانوں کے الفاظ میں غیر ضروری عطف کی مٹا لیں کیوں ملی ہیں
بڑی کوہتہ میں مؤلف کے آخری جزو سے ہوئی، مبے شک
وطن اور جاہان پیدا یا تیش و رہائیش کی طرف، ناموں کی سبست کرنا
متد اول اور مشہور در مقام طریقہ ہے، لیکن حکم شرمی اور روی توپیں
کر ضرور پہی ایسا کیا جائے۔ "پورہ لوڑیہ" جس قدر و مدد ان پر گداں
گزرتا ہے وہ محتاج بیان نہیں، زیادہ سے زیادہ اس شہر کی طرف
لیست کر دی جاتی جو اس عجیب تصور میگا تو یہ تھے کہ "جن ہے
ہم تو سمجھتے ہیں قاضی مؤلف کا نام اسی اتنا ممتاز ہے کہ اسے کسی شہرو
جوار کی طرف منسوب کر کے مزید امتیا ز پیدا کریں کیوں ضرورت نہیں
تازہم اسے نفس کتاب ہے ایراد میں داخل نہ کھا جائے، یہ تو ایک
درستاد رنگ کا ادب امیر المآیس ہے جو فرمودی ازرا و نہان میں
ادب مؤلف سے کر رہا ہے، اگر قبول نہ ہو تب بھی ریز تھہر کا تب
سہار کہاں تو پیش کرنے اور اس کی افادیت و اہمیت کو تسلیم کرنے
میں ذرا قليل قال ہیں، مزدودت سے کہتے ہم و تہذیب کے
دلواہ اسے پھر جسیں اور جسمی جبر تک رکھیں کہ وہ نازک و لطیف
جز میتیات فتنے جپڑتی پسند ہیں و مذاق پھیلتیں لکھتے ہیں اور وہ
احکام اسلامی جیسیں بڑی شان مان سے رحمت پسند کر لے جاتا ہے
کس طرح ماوس، بہزوں، بیٹھوں اور بہوں کی متاع عفت و حمت
کی تکمیلی کے لئے "سنبلۃ الاربیب" کی جیشیت رکھتے ہیں، اس طرح ہوں
والی کے چور دعا دوں کو بند کر سکتے ہیں، کیونکہ صنی یہ راہ روی

سونا بیں اعتماد پیدا کرنا۔ پہلے چائے بھی فرارے کی شکل پر ہے،
بھی منہ آسان کی طرف امکان رہی، دو تین بھی دھنیا پڑا تار کر کھانے بھی
صرف چب کر ٹھوک دیتے، سالخون میں بھی بھی الائچی، بھی سفنا بھی
اندازہ ڈلاتے اور بھی ہوئی لکڑیوں کی آنچ پر بخواست۔

اکا خشیر دیکھتے رہے ہیشکے لیے کافی پکریے کافی مکمل
ہن نے سے زندگی بھر گزیر کروں گا، اپس معاف کریں مجھے ماصل
عشق کردن کی تھیف پر تصریح میرے ہیں کا تھیں، البتہ ضرور
کہوں گا کہ مرسی دوق گردانی سے کتابیں، میں امراض و علاج کے
اسے کثیر عنوانات نظر اُتے کر لگوں اتفاقی وہ مخفی "زیریں" دستاویں
ذہبیں بلکہ بحقیقی ہوں تو کتاب اپنے موضوع پر بہت
دیکھ اور فضیلہ ہوگی۔

● ماہنامہ "نئی نسلیں" لکھنؤ

● مُدَبِّرَات - مُشَيْم - طَبِيبَ خَانَ

● مقامِ اشتراحت - دفتر نئی نسلیں - ۶۔ ۷۔ ۸۔ نظیر آپا دلکھنؤ

● لکھائی پھیائی، سائز، نائل سب خوبی خوبی اتر

● مصالا نہ قیمت تھیں دے پے، فی پرچہ جار اسے

اس جسمیہ پر عصر سا تصریح کی جیہے بھی کرچکے ہیں۔ پہلے یہ
"دعا ہی تھا اس اس بنا پر کرو یا لگایا ہے، پہلا سال" نہ دکا سال
تھا، جسے آنایش اور تحریر کا سال بھی کہہ سکتے ہیں، اور اب "حیات
ستقل" کا ڈاڑھا رہا ہے، تاثر نے یہ سوتھی اچھا کی جو دُنیا ہی سے
یک ماہی کر دیا، ایسی صورتی حیثیت کی پسخوار فخر رہتے ہوئے یہ اگر پڑو
ہو رہے بھی جوتا تو انظر ہیں کہ یہ باعث گرانی نہ ہوتا، لیکن جس طرح
دعا ہی جوتا سائل کے لیے کچھ مدد و دعویں ہیں اسی طرح پندرہ مرزا ہوئیں
خیز سو روں سا بے۔

ہم گزرنے والے سال کے تقریباً تمام شماروں کا مطالعہ کرئے دیجئے
ہیں، کوئی شیر نہیں کہ تھیں نے صورت دیسرت دلوں پہلوؤں سے
"نئی نسلیں" کی تریخ مشاھلی میں پڑے سیلیق اور پر کاری کا شوت
لیا ہے، شاید اسی "جسم" میں ان پر یہ شیر کیا گیا ہے کہ غزوہ نہیں
کہیں سے مالی امداد مل رہی ہے، اور یہ کہ وہ کسی خاص جماعت کے
کوتا دھرتا ہیں، ان دونوں اشتباہات کا مناسباً جواب اساز پر لکھا

شائیہ میں مرتبیں نے دھاخت سے دے دیا ہے اور اس کے سے
بھی الگ کوئی ان پے بنتا، الزمات کو دیر لاتا ہے تو تم کہیں گے کہ
مرتبیں اس کی ناکلی پر واد کریں اور فدود مخذالت سے پر بیڑ کریں۔
"نئی نسلیں" میں تھوڑے سے صفات کو مختلف مقابیں لئے

نشر میں جس خوبی کے ساتھ مزید کیا جاتا ہے اس کا صحیح اندازہ مکمل
مطالعہ سے ہو سکتا ہے، ایک چھوٹا سا حسین گل دستہ جس کا ہمچو
ہر قیمتی مخفوب اور شاملاً باصرہ کے لئے یہاں کیفیت ہے، صحیح جیسی
خوبی ہو جائے جذبات تہذیت کو اجاہی خواہی ہے وہ موضوع کی
بلندی، مقصود کی باکیسی اور مرتبیں کی ہائیت، فکر و نظر ہے۔
جذبات الگنیز، بیجان پرور، صدقی، جسمی اور شکنی ادب کے موجودہ دور
گمراہی میں صالح اسلامی ادب کی تحریک کو معمول ہنا ناجاہدہ کہہتے
طریقوں سے مسکن نہیں ہے، تو پہلے مقابله تک اور دیتی ہے نہیں
ہو سکتا، اسلامی ادب اسی وقت مقبول ہو سکتا ہے جب کہ اسلامی
ادب مقصود اور طرزیاں کیا کاکری کو تائیم رکھتے ہوئے تریخیں بیان
کے وہ ناگ طریقہ اپنائیں، جیسیں اپنائیں کریا طلیل تاریک ادب جو اسی ذہن
تھب کو اپیل کرتا اور مقبول بناتے، دوسرا نعلقوں میں بیطل
یوں بھیجے کہ مرد جسم ترقی پسند اور مگر اکن ادب کو "واجب القتل"
بکھر جائے ہی، یہ ہرگز نہ کھانا چاہیے کہ اپنے ارتقاء، عمل اور پھر اس
وہ جن دسائل و درائیت سے کام کر رہا ہے وہ سبک سبنا پاک اور قابل
اجتناب ہیں احسان کا مقابله کرتے ہوئے صارع تحریری ادب کو کسر و نکھل
و سائل و فرائح استعمال کرنے چاہیں، بلکہ امر واقعہ سے کہ کہہ د کہہ
خوبیاں ہی ہو تو بھی ایسا لیکر بالطف خود کو حق خلاہ کرنا اور جو اسی تھیں
پر اثر انداز ہوتا ہے، یہ خوبیاں ہی اسے مقبول بنا تیز ہیں، مقابله کرنے والے
چاہیے کہ ان خوبیوں کو اپنائیں، اسلام پسندادیوں کی کاوشوں میں اگرچہ
ایسی اصولوں نظر ہزار، تکلیف، خلوص اور حق کی پہت ظاہیاں ہیں، اس سے
بڑھ کر سب سے بڑی اور غالب خاصی بینا دی مطالعہ اور علم صحیح کی کوئی
چالاں نظر سے اغاظت دیاں کے پر دوں میں نہیں چھپا جا سکتی تاہم
اس حقیقت سے اکارا ہمیں کیا جاسکتا کہ اسلامی ادب کی تحریک
اپنے مالک ہی اہمدادی دوسری منیاں اور خوش اہمداد ترقی کو گئی ہے
اور اس کے شیدائیوں کو احتراج و تریخیں کاررواد افرزوں طیور و احسان
ہوتا ہے اسی اسلامی ادب کے موجودہ اور لکھنؤیں اگرچہ ہوتا

قد سے گھٹیا میا رہیت کے وقایتی مسوی افادیت کے پیش نظر گوارہ کر لیں، ان کی پیش کردہ موجودہ مفہومت شایقیں کے لئے سیرا بک اور کافی طاقتی خیلی تھیں ہے۔

تجھی کے ناظرین سے ہماری استدھارت کردہ "نئی لیسین" مزدور رہا مطابق ہمیں اور معاون مقام ملکے تائیگے کا زیر بطریقیت ادا کر کے ہوئے چاہیے، درد مالی اعانت کے بغیر ہلکی خوبی دہی اور مطالعہ لاحاصل ہے۔

بہر کے اعتبار سے چند امتیازی میں قائم کرنے میں جو تبلیغات کیا جا سکتا ہے کہ "نئی لیسین" کا مقام الگی مسلوب ہو گا، اسکے متین مصرف ترتیب کا ذوق سلیم و سطحیں بلکہ اپنے مالی اضطریب کو مناس اتفاقاً اور صحت مناس سلوب ہے، میں کہتے کی جو عاصی اہلیت رکھتے ہیں، ہماری دعا ہے کہ اشرفت عالی الخیں اتنے وسائل مطالعہ فراہم کر "نئی لیسین" کی حقیقت دوچندی بلکہ مدد پندرہ جو سکے، اگر سفید مدد کا خذلی یا سے رف کا خذلی کو مفہومت بر عالمی کی مانگناش چوتھا ناشرین سے عرض کریں گے کہ وہ کاغذ کی تبدیلی سے ہر ہوئے۔

فریبا میس

ماقی از صفحہ ۲۵

فریبا سائنس حاصل ہے ہیں، ان فریبا میں ایک جزو اجزائے نشاستہ کو شکریں بندی کرتا ہے، اس کے علاوہ خدوخ بالقدس سے ایک رطوبت اور بھی پسیدا بھتی ہے جو اعضا میں جمع شدہ شکر کو تکمیل فرمیں کرتی ہے۔ اسے اسولین INSULIN نہیں ہے، لگوڑہ رطوبت پسیدا ہو کر خون میں دشمنی کی جو تو خون میں شکر کی مقدار دیا رہہ ہو جاتی ہے، اور وہ فتاووہ میں خارج ہوئے لگتی ہے، اس کے دشمن کے لئے ڈاکٹر اسولین کے الجھن لگتے ہیں، جو بہت مفید ثابت ہوئے ہیں، لیکن اگر اسولین کو اندھا و مدد ہر دوست سے زیادہ دیا جائے تو خون میں شکر بھی کی مبتدا کم ہو جاتی ہے، جس سے حرارت ہریزی کم ہو کر مغلات میں منف اور ارتعاش پسیدا ہو جاتا ہے۔ مثید ضعف کی وجہ سے موت بھی دلخواہ ہو سکتی ہے، اس سے کہنا ہے کہ اسولین کا الجھن بیکری ہوشیار و دشمن کے مشودہ کے ہرگز کہنا چاہیے۔

لگن مالی علاج میں اگرچہ فتاوہ فزادہ میں ہوتا ہے میکن وہ دیر پا ہوتا ہے، فیصلہ یہ نافی دو ایسے بے ضرر ہوئی ہیں

- (۱) غذا کشی ہری لیزین اور مروہب، الطبع کیوں نہ ہو کبھی شکم سیر ہو کر دکھائیں۔
- (۲) غذا میں سلسن نشاستہ دار اور شیریں چیزیں کھائیں۔
- (۳) چلتے، قبہہ اور کافی بہت کم پین، اگر ان کے بیکاری، دودو مکسن اور بالائی کا استعمال کیا کریں تو ہبہ۔
- (۴) صحیح سورے کم سے کم دو فرلانگ تک بیہل قدمی ضرور کیا کریں۔

(۵) اپنے ا حصہ اور نہانی خواہشات پر مکمل کثیر دل رکھیں کبھی آشوشی نہیں نہیں بیکری بلکہ مدد طبیعت صحت کو قائم نہیں دکھائیں۔

ضروری لوت جب غلام مدد سے گزر کر قیمت صورت میں اثناء عشری میں داخل ہو جائے تو اس میں دوسم کی اور رطوبتیں شامل ہو جاتی ہیں (۱) رطوبت بالقراس (۲) رطوبت صفارہ۔

رطوبت بالقراس PENGRENTIC JUICE دشمن میں سفید اور مزے ہے، اسی ترکی بیان نہیں کے

کلمہ نئے رنگ رنگ

مدینہ حافظ و حامی پوی

تجھے ہو سیر چین مبارک، ملگر یہ ما ز چین بھی سن لے
کلی کلی خون ہو جکی تھی، شگفتگی ملکہ تھے تو سے پہنچ
مگر مراد اپاہی

تم خود ختنوں کی چھاؤ نہیں ساہنے چھے دے بہت ہیں مالی
قدم بلا پیس بخوارنا روں ہیں الیسے یار دکن دھوٹا ہوں
ماں خیر اپاہی

چلا جاتا ہوں ہست کھیلنا موجِ خواست سے
اگر اس نیاں ہوں دندگی دشوار ہو جائے
اصفر گوندوی

کبھی آہیں، کبھی ناے، کبھی انسو، کبھی شعلہ
زمانہ میں سکون دل بڑی مشکل سے مٹا ہے
زوالِ آدمیت اس قدر ہے خصرِ حاضر میں
کہ کوئی نہیں کامل بُرتی مشکل ملتا ہے
دارِ دل اشکِ فشاںی سے شگفتہ ہو لے
یہ دہ شبنم ہے کہ پیروں کو نکھار آئے گی
غیرِ حاصل پوری

جو سنگے کچھ اکے تفاصیل بہار کے
چلتے ہنے دیا ہوئی چوتیں ابھار کے
کچھ اور ہی سخت اب کے تفاصیل بہار کے
دھرم گئے ہیں پھر بھی طبیعت کو ماکے

لئے کچھ اس طرح تری جسد، صراحتہ ہم
بنتے گئے قدم ہتھ م آئیں سے ہم
جس آستان کو ہم سے ملیں لا کو عظتیں
ماہستا اسی پکھڑے ہیں گدا سے ہم

عاترِ عثمانی

اہل ہوس کو سوزِ محبت کہسان نصیب
گھر کو چین بنا لیا، دیراں نہ کر کے
اجڑا اوسایمی ستارن سے اجڑا امراہن
ہے بھی پستہ نہیں کہ بستا یا تھا گھر کہسان
دل کی ہبڑا ختوں کے کھلے ہیں چین چن
اور اس کا نام فعل بہساں ہے تجھ کل

حقائق

ابوالمحاجہ ناہد

ہنگام تھی پیش خدا، خاصان خدا ہی روئے ہیں وہ ہوتے ہیں
یہ لذتِ گریہ عام نہیں جو سوتے ہیں وہ ہوتے ہیں
اللہ کی نافرمانی اور، اللہ کی نصرت کے خواہاں
ہیں اہل حرم کتنے ناداں، گیہوں کیلئے جو ہوتے ہیں
جیا ذکر نماز و روزے کا مقلوم ہیں کل دنیا والے
ہے رنج بھے کچھ بھولوں کا، اہم سائے چون مرستیں
زندگی کا جعل، باطل کی طاعت کیا جائی
دنیا کو نظر میں کیا آئیں، جو طالبِ عقبی ہوتے ہیں
دنیا کیلئے ہوئے ناہد، لائے تھے پیارے بیداری
خود محتوں کے دامن میں وہ صاحبِ ایار ہوتے ہیں

معروضات

اگر ذوقِ نظر بخش اے تو نے تو مجھ کو دید کا بھی جو صدر دے
امیرِ کارداں لسم، راہ پر پیج اب آخر کون، مترال کا پتال دے
ہمسہ تن شوق ہو کر رہ گیا ہوں تری مرضی بنائے یا مشائے
مراطِ رجنوں بھی ہے نرالا مجھے صحرابھی کوئی دوسرا فے
عطافر بمحبے بھی سوز پنہاں مجھے بمحبی شک کے قابل بنائے
جو اک عالم کو دیوانہ بنائے مجھے فرزانگی بھی وہ عطا کر
یہ عالم اُف یہ عالم تیروتار کوئی نہ ہے جو سے اکر پیا فے
مری دیوانگی پر ہنسنے والو خدا تمکو بھی قلب بتلائے
کرم تیرا مجھے غم دینے والے مرے قلبِ نظر کو بھی جلا فے
قرودہ کا میا ب آرزو بے دو جانس میں جو خود کو مٹائے

از قصہ هشانی

جھکلکیاں

ظلم سے بر سر پیکار نظر آتے ہیں
حق کے دیوانے لپ دار نظر آتے ہیں
جنہیں پوشیدہ صفات کی کرن ہوتی ہے
کتنے پاکیزو وہ اشعار نظر آتے ہیں
مشتراب بھی سے شیرازہ مت یکسر
لہنی بر بادی کے آثار نظر آتے ہیں
ان کے ہی زیر اثر متزل بالا ہے قدم
زندگی میں جو سبک سار نظر آتے ہیں
و حملہ بڑھتے ہیں ہر ضرب جواہر ان کے
یعنی مومن کہیں بیمار نظر آتے ہیں
امتحان فبیٹ کا دینا ہے بہر حال مجھے ظلم پڑا جوہ متیار نظر آتے ہیں
ذمہ دل دیکھئے ناسور نہ بجا تے کہیں
خود سیما مرے بیمار نظر آتے ہیں

غیرت مورا نوی (جمشید پور)

بُرَانَهْ مَا لَوْلَوْ پُوچِھِ لِيْنَهْ

کفیل کیسرا نوی

الگریہ سچ ہے بہارائی اگے خزان کے ہبیب سائے
مکون پر گرد و غبار کیوں ہے ؟ برا نما نو تو پوچھ لیں ہم
تمہاری یاتوں کو جانتے ہیں، تمہارے ختوں سے اہشایں
نجلے پھر تم سے پوچھا کیوں ہے ؟ برا نما نو تو پوچھ جو لیں ہم
قدم قدم پوچھا کیوں ہے ؟ برا نما نو تو پوچھ جو لیں ہم
ہائی جب ہو چکی ہماری ایسے ہاتے کیسے لگے ہیں پھرے
ہمیں یقین تھا سکون مل چکا، مگر تمہارے جہاں میں آکر
اچھی تو افاز شامِ غم ہے، ابھی کہاں سختیوں کا عالم
جنہوں نے ہنسنے نہس سکا سر کٹائے جہا نہیں بُنْ حکمی عطا
اچھیں پڑھنے کی مار کیوں ہے ؟ برا نما نو تو پوچھ لیں ہم
چھن چھن جشنوں کا عالم، روش روشن زندگی کا عالم
نظر نظر اشکب ار کیوں ہے ؟ برا نما نو تو پوچھ لیں ہم

Deep Power Inact



طاقت کو محفوظ رکھتے ہیں!

شباب کو بے عرصہ تک برقرار رکھنے اور ٹھپپ کو ڈور جانکرنے کیلئے
یہ ضروری ہے۔ کہ آپ کے جسم میں طاقت کا خزانہ کم نہ ہونے پائے

شَبَابُ اور

نیعل اعضا میں جوانی کی نئی امنگ پیدا کرتا ہے اعصاب کی کمزوریوں کو
ڈور کرتا ہے۔ اور ایک بارہ بھر پور شباب کا لطفہ پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی صرف پانچ روپہ
ہمدرد دواخانہ (وقت) دہلی -

Hamdanee DAWAKHANA (TRUST) DELHI

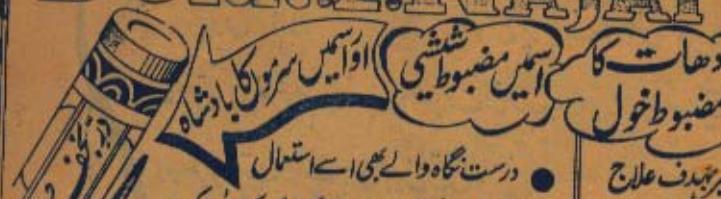
یوں تو اردو میں سیرت کے موضوع پر بہت کتابیں موجود ہیں۔ لیکن حضرت مولانا
ماشیق آہی مرحوم کی مشہور و معروف کتاب "اسلام" جس خصوصیت کی حامل ہے وہ اردو کی
دوسرا کتب ہے جس نہیں ملتیں۔

چاہے زمزم کی نمود اور کمکی ابتداء سے ہے جو بیان کے مالک اسیں ہی دلکشی تھیں
تھیں بیان کرنے کے ہیں کہ واقعہ کا ربط اور طرز بیان کی سلاست پڑھنے والے کی پچھی کو پوری
ٹھیکانے اور جگہ کرتی ہیں نہ تو غیر ضروری تفصیل اسے کلام کو طویل کیا گیا ہے نہ جیسا خطرہ سے
عذالت کو شکر کیا ہے۔ ایک متدن پسندیدہ اور عالم فہم ادازیں رسول کریم کی سیرت سبار کے
امکی متعلقہ تفصیل اور محرمانی و معاشرتی حالات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے واقعہ استند ہے جس تاریخی
ساخت بیانی کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔

تفصیلات اس خوبصورتی سے بیان کی گئی ہیں کہ صدیوں پہنچے کازمانہ نگاہ تصور کو زندہ و
تائید محسوس ہے لگتا ہے جا خوفی تردید کہا جاسکتا ہے کہ میں حصوں پر مشتمل یہ کتاب،
فدایاں رسول کی بیانی تجھے ماحصل جس کا مذاعہ بہت سی فتحیں کتابوں سے بے نیاز کر دے گا۔
نازہ ایڈشین روشن طباعت فلکاتہت و دریفید کاغذ برچھا پا گیا ہے تینوں حصے یکجا مجلد ہیں۔
جن پر خوبصورت گردپوش نئے نئے صورتیں چڑھاند لگادیئے ہیں۔ ہدیہ سات روپے۔

مکتبہ سُلَیْلی دیوبند

DURR-E-NAJAF



دھات کا سامنے مصبوطی اور اسیں سرزوں کا دادشہ

درجہ ۲

- اندھے پن کے سوا آنکھوں کی تام پیرا بیوں کا تیرہ صد ف علاج
- دھنڈہ سوتیا جلا روندا پڑبال اور سرخی و غمیشہ کے لئے پینام شفا۔
- بارہ سال سے بے شمار آنکھوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

- درست نگاہ والے بھی اسے استعمال کرتے ہیں، کیونکہ یہ آخری عمر تک نگاہ کو قائم رکھتا ہے۔
- پڑیات ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔ عمدہ پیکنگ مصبوط اور تازہ نوٹ۔
- نوٹ۔ خالص جستی کی میانی سلانی ۲ ریس طلب کیجئے۔

چند تعریفی خطوطِ حکیٰ نقلیں ملاحظہ فرمائیے

پڑھائے دو گلکار اس سردر کو استعمال کریں۔

شیخ الحدیث حقہ رہانا حسین احمد صاحب مدائی
ڈاکٹر طفیل یار خاں حسنا اہمیتی آئی ایس ٹی ہی آئی
سا ہو جو ال اسران حسنا اہمیتی عظم مرادیا داد و مبرکوں
تیں پڑھا جوں۔

ڈاکٹر طفیل یار خاں حسنا اہمیتی مسروج لہجت
زمانہ ملکی مسروج لہجت
سرخجف آنکھوں کی بیار بیوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے کہ
ایسا دو فرمائے ہیں۔ آپ کا سردار اس درجہ صدیقہ ہے کہ
اس کی توصیف ہے اس سے جو چاہیں یہی طرف سے بھی
استعمال کرنے والوں کی روشنی میں ترقی ہوتی ہے۔

اس کی تصدیق کروں گا۔

حکیم کنہیا اللال صاحب وید ہمار پور
سرخجف بہت عدو سردم ہے میں نے بہت سے شخصوں
کو دیا۔ انکوں نے استعمال کیا اور بے حد قدریف کی۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی و تحریر فرمائے ہیں
میں نے سرخجف استعمال کیا اور دوسرے اعڑا، کو
اس استعمال کرایا تب اسکے بہت سے سرخنی میں نے استعمال
کرنے سب سے اچھا اور بہتر سے پایا۔ مجھے اسی ہے کہ چیز
اسکو استعمال کرے گاہو، میرے بیان کی تصدیق صرف
زبان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔

مولانا فاروقی محمد طیب حسنا ہبھم اہمیوم دیوبند قظر ازیزی
میں نے سرخجف استعمال کیا۔ آنکھوں کو تقویت اور جملائیں
میں صدیقہ پایا۔ اسید ہے کہ اسیں بھیت اس بھیت افزاں
آنکھوں کے اعراض میں صدیقہ پایا میں بھیتہ بھر جس کو

ڈاکٹر انعام الحق حبیب ایل ایم ایس ٹی ہیں

ایل ایم ایل ایم ایس ٹی ہیں

ہندستان کا پتہ: دارالفیض رحمانی دیوبند - ضلع سہارپور - یو، پی

پاکستان کا پتہ: شیخ سلیمان احمد صاحب ہے جت لیڈنگ لائز کراچی۔ پاکستانی حضرات اس پتہ پر قیمت سرمناخ مخصوصہ اک دلہ کر کے دریافتی اور دیگر میں بھیجنیں